نوائے افغان جہاد

ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ
فروری 2014ء

شمالی وزیرستان میں مسلسل بمباری...ہزاروں لوگ دربدر ...اوراب مذاکرات

واللہ خیر الناصرین

اللہ مولانا ولا مولی لکم

خلیفۃ الرسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بیان

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ خلیفۃ الرسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں بیان فرمایا اور رب تعالیٰ کی حمد اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے بعد فرمایا:

''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر تم تقویٰ اور پاک دامنی اختیار کرو تو تھوڑا عرصہ ہی گزرے گا کہ تمہیں پیٹ بھر کر روٹی اور گھی ملے گا......اے مسلمانوں کی جماعت! اللہ عزوجل سے حیا کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! جب سے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہوا ہوں، اس وقت سے جب بھی قضائے حاجت کے لیے جنگل میں جاتا ہوں تو میں اپنے رب سے حیا کی وجہ سے اپنے اوپر کپڑا اوڑھے رہتا ہوں۔ پچھلے سال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری اس جگہ پر کھڑے ہو کر بیان فرمایا تھا کہ ''اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو اور عافیت بھی۔ کیونکہ کسی آدمی کو ایمان ویقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی نعمت نہیں دی گئی''...... سچ کو لازم پکڑے رہو کیونکہ سچ بولنے سے آدمی نیک عمل تک پہنچ جاتا ہے۔ سچ اور نیک اعمال جنگ میں لے جاتے ہیں اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ بولنے سے آدمی فسق وفجور تک پہنچ جاتا ہے اور جھوٹ، فسوق وفجور دوزخ میں لے جاتے ہیں۔ آپس میں حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، قطع تعلق نہ کرو، ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو اور جیسے تمہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو''۔

(مسند احمد، ترمذی، ابونعیم فی الحلیۃ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ عیہ وسلم نے فرمایا:
''جس نے گھر میں کمان تیار رکھی اللہ تعالیٰ اس سے فقر کو چالیس سال کے لیے دور کر دیں گے''۔

(کنز العمال ج ۴ ص ۳۵۴ بحوالہ الخطیب)

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۷، شمارہ نمبر ۲

ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ — فروری 2014ء

اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

Nawaeafghan.weebly.com

قیمت فی شمارہ: ۲۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع 'نظام کفر اور اس کے پیروؤں کے زیر تسلط ہیں۔ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا موقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

اُدھر قبیلہ ابوجہل کا، اِدھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قافلہ ہے!

اللہ رب العزت پر ایمان کی حلاوت اُن باصفا و باوفا لوگوں سے زیادہ کسے محسوس ہوگی جو امت مسلمہ کے خلاف بپا طواغیتِ عالم کی سرکشی کے مقابلے میں اہل ایمان کے لیے مضبوط دفاعی حصار کی سی حیثیت لیے ہوئے ہیں......اس پاکیزہ خُو اور نیک طینت گروہ کے دلوں میں دنیا کی چاہت بستی ہے ناہی مال ومنال کی حرص، یہ منصب وجاہ کے طلب گار ہیں ناہی اپنی شان وشوکت کے متمنی، یہ 'سہانے مستقبل' کے خواب تکتے ہیں ناہی 'فائیو سٹار لائف' کے سپنے آنکھوں میں سجاتے ہیں، یہ عشقِ مجازی کی آلائشوں میں گھرتے ہیں ناہی حسنِ ناپائیدار پر فریفتہ ہوتے ہیں......ان پر اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل اور اُس کا ایسا احسان ہے کہ اُس ذاتِ باری تعالیٰ نے اِنہیں ساری دنیا سے چھانٹ کر محض اپنے لیے خالص کرلیا ہے......اسی لیے ان کے ہاں دنیا کے مروجہ پیمانوں سے یکسر مختلف پیمانے پائے جاتے ہیں......ان کے قلوب بھی لطف وحظ سے بھر جاتے ہیں لیکن لذتوں اور آسائشوں کی بنا پر نہیں بلکہ ذکر اللہ کی تاثیر کی برکت سے، یہ بھی اپنے دلوں کو گھلاتے ہیں لیکن کسی 'نا آشنائے وفا' کے غم میں نہیں بلکہ امت کے درد میں، یہ بھی اپنے آپ کو تھکاتے اور ہلکان کرتے ہیں لیکن روزگارِ حیات کی تگ ودو میں نہیں بلکہ شریعت کی حاکمیت کو قائم کرنے کے لیے، ان کی آنکھیں بھی راتوں کی تاریکی میں خون روتی ہیں لیکن 'فراقِ محبُوب' میں نہیں بلکہ رب کے حضور نصرت کے حصول کی دعاؤں میں،، ان کے لبوں پر بھی شکوے ہوتے ہیں لیکن تنگیٔ معاش کے نہیں بلکہ امت کی بے کسی اور کسمپرسی پر چہار جانب طاری خاموشی پر، ان کے ارمان بھی مچلتے ہیں لیکن ناآسودہ خواہشات کی تکمیل کے لیے نہیں بلکہ جنتوں کے پرکیف مناظر سے لطف اندوز ہونے کے لیے، ان کے ہاں بھی جنون ہوتا ہے لیکن کسی عاشق نامراد جیسا نہیں بلکہ اپنے خالق و مالک کی رضا جوئی کے حصول کا جنون! غصہ اور طیش اِنہیں بھی آتا ہے لیکن اپنی 'ناک نیچا' ہونے پر نہیں بلکہ اللہ کی عطا کردہ مبارک شریعت کی بے توقیری پر! غضب واشتعال ان کے اعصاب پر بھی طاری ہوتا اور خون ان کا بھی جوش مارتا ہے لیکن اپنی انا کو ٹھیس پہنچنے پر نہیں بلکہ اللہ کے دین سے متصادم نظام رائج ہونے پر، قتل ومقاتلہ پر یہ بھی اتر آتے ہیں لیکن زمین داری اور پلاٹوں کے جھگڑوں پر نہیں بلکہ کفار اور مرتدین کی غرور وتکبر سے اکڑی گردنوں کو توڑنے اور اُن کے بخیے ادھیڑنے کے لیے! اللہ کے یہ بندے ان تمام خصائص پر نازاں نہیں ہوتے، نہ ان خصائل کو اپنے ذاتی کمال سے تعبیر کرتے ہوئے ان پر اِتراتے ہیں بلکہ وہ ان سب کو اپنے رب کی عطا گردانتے اور اس عنایتِ ربی پر اُن کے دلوں میں ہردم اپنے مالک کے لیے شکر واحسان کے جذبات موجزن رہتے ہیں......اس کردار اور عمل کے حاملین سے آج کے طواغیت کو سابقہ پیش ہے! وہ طواغیت کہ کسی کے سامنے اُن کی کردار نگاری بیان کرنے کی حاجت سرے سے ہے ہی نہیں! یہ اپنے رب کے ایسے باغی وطاغی ہیں کہ جن کی بغاوت وعصیان نے اللہ کی زمین کو فساد سے بھر دیا ہے......ٹیکنالوجی کی جدت اور ہلاکت خیز اسلحوں کی فیکٹریاں ان کے ہاں ہیں لیکن بزدل اور کم ہمت ایسے ہیں کہ کسی ایک جگہ بھی مجاہدین فی سبیل اللہ سے دوبدو مقابلے میں میدان نہیں مار سکے......وصفِ بہادری کسی کارخانے میں ڈھال کر دلوں میں نہیں انڈیلا جاسکتا، اسی طرح پست ہمتی کا علاج دریافت کرنے سے کوئی بھی جدید سے جدید ٹیکنالوجی عاجز ہے۔ یہ اوصاف تو اللہ تعالیٰ پر ایمان کے نتیجے دلوں میں پیدا ہوتے اور جنتوں کے شوق میں جان پر کھیل جانے سے پروان چڑھتے ہیں......پھر یہ کفار ومرتدین کردار وعمل کے ایسے بونے ہیں کہ ان کے چال چلن، رنگ ڈھنگ، لچھن اور کرتوت (جنہیں اِنہوں نے ''تہذیب'' کا لبادہ پہنا کر ''جدید اور مہذب'' بنا دیا ہے) دیکھ کر کسی بھی سلیم الطبع فرد کو محسوس کراہت ہی نہیں ہوتی بلکہ طبیعت متلانے اور اُبکائیاں آنے لگتی ہیں......اُن کی سفاکی، حیوانیت اور درندگی دیکھیں تو انسانیت کی خوبو بھی ان میں ڈھونڈنے سے نہیں ملتی، ازمنہ قدیم کے جنگلوں کے باسی (جنہیں ''تہذیب وتمدن'' چھُو کر نہیں گزرا تھا) بھی ان سے بدرجہا بہتر، ''ciliv ized'' اور ''انسانیت نواز'' تھے!

ان دونوں گروہوں کے مابین آج دنیا بھر میں ہر محاذ پر جنگ جاری ہیں......ان میں سے ایک گروہ یعنی اہل ایمان تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی شریعت کے قیام اور بالا دستی کی خاطر لڑ رہے ہیں جب کہ اُن کے مقابل تمام قوتیں (چاہے یہود ونصاریٰ ہوں، اُن کے فرنٹ لائن اتحادی یا رافضی شیطان) ابلیسی نظام کی بقا واستحکام اور طاغوت کی فرماں روائی کے لیے تگ ودو کر رہی ہیں......ان محاذوں میں ہمارا خطہ بھی شامل ہے...... پاکستان میں آج کل 'مذاکرات اور آپریشن' کی نظری بحث طول پکڑ رہی ہے لیکن عملی طور پر فوجی آپریشن کے لیے راہ ہموار کی جارہی ہے، ان کی نیتوں کا فتور پوری طرح عیاں ہے کہ مذاکراتی میز کی سجاوٹ بناوٹ کے ساتھ ساتھ عسکری تیاری بھی جاری ہے اور مکمل نا سہی ابتدائی آپریشن بہرحال شروع ہو چکا ہے! پاکستانی نظام دنیا بھر میں رائج شیطانی نظام کی کڑی میں پرویا ہوا ہے اور لامحالہ اُس کے محافظ (فوج، عسکری ادارے، جمہوری چیلے اور ذرائع ابلاغ) اسی دجالی نظام کی حفاظت اور دفاع پر مامور ہیں! جب کہ مجاہدین فی سبیل اللہ کے بسر اوقات کیسے ہوتے ہیں اور اُن کی زندگیوں کو محور ومرکز کیا ہے، اس کی پوری وضاحت ابتدائی سطور میں ہو چکی! اب بھلا ایسے دو لشکروں کے درمیان جنگ کا برآمد ہونے والا نتیجہ کسی صاحبِ فہم وشعور سے پوشیدہ رہ سکتا ہے؟ ایک دِہائی سے زائد عرصہ سے جاری موجودہ صلیبی جنگ میں عقل والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں......

ایک جانب شہادتیں، ہجرتیں، گھربار اور خاندانوں کی قربانیوں کے باوجود بڑھتے قدم ہیں اور دوسری جانب بے تحاشا فضائی بم باریوں، میزائل حملوں، ہزاروں خفیہ عقوبت خانوں میں قید لاتعداد مجاہدین پر طویل اور دراز ہوتا سلسلہ تشدد وتعذیب ہے لیکن جس تحریک جہاد کو وانا (جنوبی وزیرستان) میں (کمان دان نیک محمد رحمہ اللہ کو شہید کرکے) ختم کردینے کا اعلان کیا گیا، وہ اسلام آباد کے قلب تک پہنچی، پھر لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے سانحے کے نتیجے میں ''سر کچل دینے'' کے دعوے کیے گئے تو وہ ملک کے طول وعرض میں پھیل گئی...... ''راہ راست'' اور ''راہ نجات'' کو آزمایا گیا تو ڈھول سپاہیے اب تک اُن علاقوں میں پھنسے بیٹھے ہیں......اب صلیبی سرکار بوریا بستر سمیٹ رہی ہے تو غلامانِ صلیب اُسے جاتے جاتے ''سرپرائز گفٹ'' دینا چاہتے ہیں......لیکن 'اے بسا آرزو کہ خاک شدہ' کے مصداق یہ اپنا آخری زور لگالیں......مجاہدین ان کے مذاکراتی مکر وفریب کو بھی اپنے رب کی مدد سے خاک میں ملائیں گے، ان کی عسکری کارروائیوں کے جواب میں اللہ تعالیٰ کی نصرت کے ذریعے بھرپور طریقہ سے اپنا دفاع بھی کریں گے اور اِنہیں بھی اُسی انجامِ بد سے دوچار کریں گے جس سے 'ڈیورنڈ لائن' کے اُس پار اِن کے آقا ہو چکے ہیں! اللہ رب العزت کی معیت اور اُس کی عطا کردہ فتوحات کابل تا قندھار بھی مجاہدین کا مقدر ہیں اور وزیرستان تا کراچی بھی مجاہدین ہی کے ہمراہ ہوں گی، ان شاء اللہ!

قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا

حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

دنیا کی محبت اور موت سے نفرت:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشین گوئی فرمائی ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دنیا کی اقوام مسلمانوں پر اس طرح ٹوٹیں گی اور اس طرح ان پر حملہ آور ہوں گی جیسے بھوکے کسی پیالہ پر ٹوٹتے ہیں۔مثال کے طور پر پندرہ بیس آدمی دو چار روز سے بھوکے ہوں اور ایک بڑے پیالے میں کھانا آجائے تو وہ کس طرح کھانے پر ٹوٹ پڑیں گے...... اسی طرح دنیا کی ساری قومیں مسلمانوں پر ٹوٹ پڑیں گی۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم اس دن کم ہوں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! بہت ہوگے، کثیر تعداد میں ہوگے، مسلمانوں کی بڑی تعداد ہوگی مگر ان میں دو چیزیں پیدا ہو جائیں گی۔ایک ''حب الدنیا'' دنیا کی محبت مسلمانوں میں آجائے گی اور دوسری ''کراھیۃ الموت'' موت کو ناپسند کریں گے۔حالانکہ موت تو ایک پُل ہے جس کے ذریعے آدمی حق تعالیٰ سے ملتا ہے اور موت کو پسند رکھنے کی وجہ سے آخرت کی تیاری کرتا ہے، اس کے لیے سارا نظام کرتا ہے مگر اس کو موت ناپسند ہے وہ ادھر جانا ہی نہیں چاہتا اسی عالم میں رہنا چاہتا ہے جو ''حب الدنیا'' کا اثر ہے۔

اس بلا کی وجہ سے ساری دنیا کے مسلمانوں کا آج یہی حال ہے کہ اقوام عالم ان پر ٹوٹی ہوئی ہیں۔ورنہ ہمارے پاس پیسہ کم نہیں ہے، مسلم ممالک کے پاس مال و دولت کی کوئی کمی نہیں ہے۔ساری دنیا کی سب سے مال دار حکومتیں عرب کی حکومتیں ہے۔مگر ایسے فتنے، ایسے فتنے، ایسے فتنے کہ الامان والحفیظ......ان کے ایمان پر، اخلاق اور کردار پر، معاملات پر، کھانے پینے پر، رہنے سہنے پر، ان کے کلچر، ثقافت اور تہذیب پر، سارے ہی نظام پر وہ اپنا اثر ڈالے ہوئے ہیں اور ذہن بگاڑے ہوئے ہیں۔لہٰذا جہنّم سے اپنے کو اور اپنی اولاد کو بچانے کے لیے پہلی بنیادی چیز بقدر ضرورت دین کا علم ہے اور میں اس پر اس لیے زور دے رہا ہوں کہ سب میں بنیادی چیز یہی ہے۔

دیکھو! کاندھلہ ایک جگہ ہے، وہاں بزرگوں کا یہ معمول تھا کہ جب بچے سوتے تو مائیں ان کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین کے قصے سناتی تھیں، بزرگوں کے قصے سناتی تھیں اور اس طرح بچپن ہی سے ان کا ذہن بن جاتا تھا۔اب تو یہی ہے کہ اے پولیس لے جا اس کو! او بوڑھے بابا لے جا اس کو! تو آج کل پولیس اور بوڑھے بابا سے ڈراتے ہیں، جانور سے ڈراتے ہیں......ان سب سے پرہیز کرنا چاہیے، بچپن ہی سے خوفِ خدا بچوں کے دل میں بٹھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔تو سب سے پہلی چیز دین کا علم ہے اور بچوں کے سامنے ان تمام چیزوں سے بچنے کی کوشش کی جائے جو حرام اور ناجائز ہیں۔ورنہ کتابوں میں یہاں تک لکھا ہے کہ حمل کے زمانے میں ماں کے پیٹ میں بچہ ہے تو اگر ماں کا خیال اور دھیان برا ہے تو اس کا اثر بھی بچے پر پڑے گا۔

دوران حمل ماں کے اعمال بچے پر اثر انداز:

شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے بارے میں، میں نے اپنے حضرت حکیم الاسلامؒ سے سنا، فرماتے تھے کہ شاہ صاحبؒ ماں کے پیٹ میں تھے اور ماں سے سنت کے خلاف کوئی کام ہوتا تو اندر سے آواز دیتے کہ اے ماں! تم یہ کیا کر رہی ہو؟ یہ تھا دنیا کو سنت کی دعوت دینے والے انسان شاہ ولی اللہ کا حال جن سے ایک تاریخ وابستہ ہے وہ اتنے بڑے انسان تھے۔اللہ اکبر! ان کے علم کا حال، بقول حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ کہ وہ ایک درجہ میں مجتہد تھے۔کہنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ پیٹ میں تھے اور یہ کیفیت تھی۔حتیٰ کہ ایک دفعہ مانگنے والی آئی، اس نے کہا اللہ کے نام پر ایک روٹی دو، ماں نے بیٹی سے کہا کہ آدھی روٹی دے دو تو اندر سے آواز آئی کہ وہ اللہ کے نام پر مانگ رہی ہے اور تم آدھی روٹی دیتی ہو؟ وہ اس شان کے تھے اور یہ سب ان کے والدین کے تقویٰ کا اثر تھا۔

بہرحال لوگوں نے بڑی احتیاط اور تدبیریں کی ہیں کھانے میں، پینے میں، رہنے سہنے میں، اور اب تو یہ حال ہے کہ چلو بیٹا ہم ٹی وی دیکھتے ہیں اور بچہ کو ساتھ لے کر بیٹھتے ہیں۔اس لیے دین کی طرف توجہ کم ہے، چونکہ انسانی مزاج یہ ہے کہ جس چیز کا فائدہ آنکھوں سے دکھائی دیتا ہے ادھر جلدی دوڑتا ہے اور جس چیز کا فائدہ ادھار ہے ادھر توجہ نہیں کرتا۔اس لیے ہم دیکھ رہے ہیں کہ ماں باپ کو دنیوی تعلیم کا شوق زیادہ ہے، ہمارا بچہ گریجوایٹ بن جائے، وکیل بن جائے، ڈاکٹر بن جائے، سی اے بن جائے، فلاں بن جائے اور فلاں بن جائے۔مگر مزاج ان کا نہیں ہے کہ وہ چاہتے ہوں کہ ہمارا بچہ پکا دین دار بن جائے، بہت کم لوگوں کا ایسا ذہن ہوتا ہے اور دین کے لیے بھیجتے ہیں تو آپ دیکھ لیجیے کس کو فکر ہے کہ جا کر پوچھے کہ بیٹا! آج تم نے مکتب میں کیا پڑھا، مدرسہ میں تم نے کیا پڑھا، کوئی دھیان نہیں ہوتا۔

اسلام میں تنگی نہیں ہے:

دیکھو! اسلام میں کھانے پینے اور گھومنے وغیرہ کی تنگی نہیں ہے بلکہ خواتین تک کے لیے تفریح کی اجازت ہے۔خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی یہ ہوتا تھا کہ

16 دسمبر: صوبہ کنڑ......ضلع شیگل......مجاہدین کا فوجی چوکیوں پر حملہ......4 افغان فوجی ہلاک......

پردے کا لحاظ کر کے شوہر اپنے بچوں کو بعض دفعہ کھجور کے باغ میں لے جاتے ،بعض دفعہ جنگل میں لے جاتے تا کہ صحت اچھی رہے، کچھ تازہ آب و ہوا میں گھماتے مگر کان کھول کر اگلی بات بھی سن لینا ورنہ شام آپ گھر جا کر کہیں گے کہ چلو آج ریزن پارک چلو، چلو آج فلاں پارک گھوم آئیں گے، اس لیے وعظ میں سنا ہے......تو سن لو! وہاں یہ نہیں ہوتا تھا کہ جا کر فوٹو لے رہے ہوں، آج آپ پارک میں چلے جائیں تو جہنّم کا نمونہ معلوم ہوگا۔ آج کا جو پارک ہے وہ پارک کیا بلکہ مکمل ناپاک ہے، مکمل گندگی ہے اور یہ جواب ہے ان لوگوں کے لیے جو کہتے ہیں کہ اسلام نے پردے کا حکم دے کر عورتوں کی صحتوں کا ناس مار دیا۔ وہ اسلام کے منشا کو نہیں سمجھتے۔

اسلام میں عورت کا مقام:

ہم پورے شرح صدر اور قوت کے ساتھ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جو اسلامی پردے پر اعتراض کرتا ہے اس کو پردہ کے حکم کی حکمت اور اس کے فلسفے کی ہوا بھی نہیں لگی۔ یہ کوئی معمولی بات ہے؟ پیغمبر جو فطری دین لے کر آتا ہے اس پر چلنے کے بعد بھلا کہیں صحت خراب ہو سکتی ہے؟ ہمارے بزرگوں نے اس پر مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ ہمارے حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس مسئلہ پر مستقل کتاب لکھی ہے، جس میں اس زمانے میں شائع ہونے والے یورپی ممالک، انگلینڈ، ڈنمارک، بیلجیئم ،فرانس وغیرہ کے اخباروں کے حوالوں کے ساتھ لکھا ہے کہ فلاں اخبار یوں کہتا ہے اور فلان اخبار میں یوں لکھا ہے۔ پھر حضرت نے عورتوں کے غلط کاریوں، بدکاریوں اور ان کے کیریکٹر کی گراوٹ کے سبب صحت پر جو''بابرکت'' آثار ظاہر ہوتے ہیں اس کو بھی تفصیل سے لکھا ہے۔

بہر حال اس مسئلہ پر بہت کچھ لکھا گیا ہے اور آج ہم آپ کو بتائے دیتے ہیں کہ ایک پاک دامن عورت کو پاک دامنی کے سبب جو صحت حاصل ہو سکتی ہے وہ باہر پھرنے والی لوفر عورتوں کو نصیب نہیں ہو سکتی اور اسلام نے تو عورتوں کی اہمیّت بڑھائی ہے۔ میں تو کہا کرتا ہوں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو ان کو زندہ قبر میں دفن کرنے والے قبیلے موجود تھے، چھوٹی سی بچی کے بارے میں شوہر اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ اس کو کپڑے پہنا دو میں رشتہ داروں سے ملانے لے جا رہا ہوں اور پہلے کسی آدمی سے کہہ رکھتا ہے کہ فلاں جنگل میں گڑھا کھود رکھو۔ چنانچہ وہاں لے جاتا اور اپنے جگر کے ٹکڑے کو گڑھے میں ڈالتا، جب وہ چمٹی تو دھکا دے کر اس کو گراتا اور مٹی ڈال کر چلا آتا......وہ دل تھے کہ کیا تھے!!!

اور ادھر اسلام کو دیکھئے کہ اس نے دنیا کو بتایا کہ عورتوں کا وجود انسانیت کے لیے کوئی بدنما داغ نہیں ہے یہ بھی انسان ہی ہے اور یہ انسانی زندگی کی ساتھی ہے۔ اس لیے اللہ میاں نے اپنے سب سے چہیتے پیغمبر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں لڑکیوں کو جنم دیا۔ اگر لڑکی کا وجود برا ہوتا اور انسانیت کے لیے خراب ہوتا تو ایسا نہ ہوتا اور لڑکے پیدا تو ہوئے لیکن بچپن ہی میں اٹھا لیے گئے اور اس میں بھی بڑی حکمتیں تھیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں، بہر حال لڑکے تو بچپن میں اٹھا لیے اور صاحب زادیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی کافی عرصہ تک باحیات رہیں......

عورت گھر کی ملکہ ہے اور پھر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی گزارنے کے جو گُر بتائے ہیں ان میں عورتوں کا بڑا لحاظ ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ بادشاہ سلامت باہر کبھی کبھی آتے ہیں اور جو قیمتی چیز ہوتی ہے عامۃً اسے چھپایا جاتا ہے۔ اسلام یہ چاہتا ہے کہ سب کی نگاہیں عورت پر پڑ کر اس کا معاملہ خراب نہ ہو۔ اس کو تو گھر کی ملکہ قرار دیا، اسی لیے قرآن کریم نے گھر کی نسبت عورتوں کی طرف کی ہے، فرمایا:

وراودته التي هو في بيتها

ہمارے اردو محاورہ میں بھی عورت کو گھر والی کہا جاتا ہے۔ یہ تو علمی چیز ہے، مجھے یہ بتانا ہے کہ عورتوں کا اسلام میں بڑا مقام ہے۔ اسلام یہ نہیں چاہتا کہ بے چاری بند ہو جائے بلکہ او رضروری کاموں کی طرح تفریح کے لیے بھی باہر نکلنا جائز ہے۔ جس میں اس کی صحت کی حفاظت ہے بشرطیکہ اس کی نگاہیں، اس کا کردار اور اس کا ایمان وتقویٰ محفوظ رہے۔ اب آج کے اس دور میں جس شان کے ساتھ عورتیں نکلتی ہیں اس کا فیصلہ آپ خود کر لیجیے۔ دیکھئے یوپی میں آج بھی پردہ کا لحاظ ہے، وہاں مکان اس انداز سے بنائے جاتے ہیں کہ سب طرف کمرے اور درمیانی حصّہ کھلا ہوا ہوتا ہے تا کہ دھوپ بھی ملے اور ہوا بھی ملے۔ آپ جا کر دیکھ لیجیے، سادہ مکان ہوں گے مگر وہ اس کا لحاظ ضرور کرتے ہیں۔

اسلام عورت کی عفت کا ضامن:

شریعت اسلام نے ان کو بند نہیں کیا، جو لوگ اسلام پر اعتراض کرتے ہیں وہ غلط ہے۔ اسلام نے عورتوں کی عزت وآبرو کی حفاظت کی ہے، جب یہ باہر نکلتی ہیں تو حدیث میں ہے''**استشرفها الشيطان**'' میری مائیں اور بہنیں اسے سمجھ لیں۔ استشراف کے معنی ہیں اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر کسی چیز کو بغور دیکھنا۔ جیسے کبھی کوئی بڑی بات بولتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ لاؤ میں تیرا منہ دیکھوں پھر وہ ہاتھ پیشانی پر لے جاتے ہیں اور دیکھتے ہیں۔

اس طرح سے شیطان عورت کو دیکھنے کے لیے ہاتھ پیشانی پر لے جاتا ہے یعنی پوری کوشش کرتا ہے کہ اس کو کسی طرح پھنسائے۔ اب آپ دیکھ لیجیے کہ آج کل کیا حال ہے۔ راستہ چلتے جو''اجالے'' ہوتے ہیں آپ ان سے ناواقف ہیں۔ بہر حال اسلام نے عورتوں کو پردہ کا حکم دے کر ان کی عفت اور آبرو کو ملحوظ ومحفوظ رکھا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۲۲ پر)

16 دسمبر: صوبہ کاپیسا.................ضلع نجراب.................مجاہدین کا افغان سپیشل فورس کے حملے کے نتیجے میں جوابی حملہ.................سپیشل برانچ کے 6 فوجی اہل کار ہلاک اور کئی زخمی

زہد وورع کو لازم پکڑو!

مولانا سید ابوبکر غزنوی رحمہ اللہ

روحانی تربیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے ذریعے کی گئی۔ ان کے بارے میں حکم ہوا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ (الحجرات : ۲)

''اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچا مت ہونے دو اور ان کے ساتھ یوں بے تکلفی سے بلند آواز سے بات مت کیا کرو جیسا کہ تم آپس میں کرلیا کرتے ہو، ورنہ میں تمہارا پورا اعمال نامہ غارت کردوں گا یعنی میں تمہاری عبادتوں اور ریاضتوں کو لے کے کیا کروں، اگر میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے کا تمہیں سلیقہ نہیں''۔

دوستو!

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کے حالات ارواحِ ثلاثہ میں دیکھ رہا تھا۔ وہ اپنے شیخ سید احمد شہید رحمہ اللہ کی معیت میں حج کرنے کے بعد جب واپس آئے تو لکھنؤ میں اطلاع ملی کہ حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ انتقال فرما گئے ہیں۔ شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ سید احمد رحمہ اللہ کے شیخ تھے۔ سید احمد شہید رحمہ اللہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کے عاشق تھے۔ یہ خبر سن کر سید احمد شہید رحمہ اللہ سخت بے قرار ہوئے اور شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ سے کہا: ''فوراً دہلی جاؤ اور معلوم کرکے آؤ کہ کیا سچ مچ میرے شیخ رحمہ اللہ دنیا سے رخصت ہوگئے ہیں''......اور شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کو اپنا ذاتی گھوڑا دیا۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تمام راستہ گھوڑے کی باگیں تھامے ہوئے پیدل چلتے رہے، لیکن گھوڑے کی اس زین پر بیٹھنے کی ہمت نہ ہوئی جس پر ان کے شیخ رحمہ اللہ بیٹھتے تھے۔ آپ نے دیکھا کہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کس قدر باادب آدمی تھے کہ اس زین پر بیٹھنا بھی سوئے ادب سمجھا، جس پر ان کے شیخ رحمہ اللہ بیٹھتے تھے۔

ارواح ثلاثہ ہی میں لکھا ہے کہ سید احمد شہید رحمہ اللہ کی موجودگی میں شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ تقریر نہ کرتے تھے، خاموش بیٹھے رہتے کہ میرے شیخ رحمہ اللہ بیٹھے ہیں، ان کی موجودگی میں کیا کہوں؟ بعض لوگوں نے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کی کتاب تقویۃ الایمان ہی پڑھی ہے، کبھی صراط مستقیم بھی دیکھو، کبھی عبقات بھی پڑھو، وہ تو بہت لطیف آدمی تھے، وہ تجلیات سے آگاہ، وہ انوار سے آگاہ، وہ سلوک کے مقامات سے آگاہ، اللہ کی محبت اور معرفت کے تمام رموز سے واقف، ان کی شخصیت میں توحید وادب یکجا ہوگئے تھے۔ توحید وادب کا یکجا ہونا تکمیل کی علامت ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کے مکتوبات دیکھ رہا تھا، خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ کے صاحب زادوں کو خط لکھتے ہیں:

ایں فقیر از سرتا پا غرق احسان ہائے والد شما است

''یہ فقیر سر سے پاؤں تک آپ کے والد کے احسانات میں ڈوبا ہوا ہے''۔

ایک خط میں خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ کے صاحب زادوں کو لکھتے ہیں:

اگر مدت العمر سر خود را پائمال اقدام خدمہ عتبہ علیہ شما کردہ باشم ہیچ نہ کردہ باشم۔

''آپ کے مجھ پر اتنے احسانات ہیں کہ اگر آپ کے آستانے کے خادموں کی عمر بھر خدمت کرتا رہوں تو پھر بھی آپ کا حق ادا تو نہ ہوسکے گا''۔

دوستو! بھاگ تو ایسے لوگوں کو ہی لگتے ہیں، اور جو اپنے محسنوں کے قاتل ہوں، جو اپنے محسنوں کو ذبح کریں، وہ سرسبز کیوں کر ہوسکتے ہیں؟ یہودی بھی یہی کیا کرتے تھے جو لوگ ان کے محسن تھے، ان کے مربی تھے، جنہوں نے زندگیاں ان کی تربیت کے لیے وقف کررکھی تھیں، ان ہی کو اپنا دشمن جانتے تھے، ان کے گریبان پھاڑتے تھے اور ان ہی کے قتل کے درپے تھے:

وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ (البقرة: ۶۱)

''ناحق پیغمبروں کو قتل کیا کرتے تھے''۔

اس جرم کی پاداش میں ان پر خدا کی لعنتیں برسیں اور وہ مغضوب ہوئے۔

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآؤُوْا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ (البقرة : ۶۱)

دوستو! یہ فقرہ غور سے سنیں، موحد ہوتے ہوئے مؤدب ہونا اور مؤدب ہوتے ہوئے موحد ہونا بہت بڑی سعادت ہے۔ کچھ لوگوں کو توحید کی سُدھ بُدھ ہوتی ہے تو ادب کی لطافتوں اور باریکیوں سے محروم ہوتے ہیں اور کچھ لوگوں کو ادب کی سُدھ بُدھ ہوتی ہے، تو توحید کے معارف سے محروم ہوتے ہیں۔ مؤدب ہوتے ہوئے موحد ہونا اور موحد ہوتے

16 دسمبر: صوبہ ننگرہار......ضلع چپرہار......بارودی سرنگ دھماکے......7 افغان فوجی ہلاک......5 زخمی......3 فوجی گاڑیاں بھی تباہ

ہوئے مؤدب ہونا، یہ بہت بڑی سعادت ہے۔ دوستو! اور میں خدا سے اس سعادت کی بھیک مانگتا ہوں۔

آئین محمدی کا نفاذ:

اگلی بات یہ عرض کرتا ہوں کہ شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کا یہ مشن تھا کہ اس خطہ زمین پر آئین محمدی کو نافذ کریں۔ اے کاش! کہ تم اسے اپنا مشن بناؤ۔ محض چند فروعی اور اختلافی مسائل پر اپنی تمام توانائی کو غارت کر دینا اور احیائے دین اور آئین محمدی کے نفاذ کے کام سے یکسر غافل ہونا، میں جُرم عظیم سمجھتا ہوں۔

اے کاش کہ آئین محمدی کے نفاذ کے اس عظیم مقصد کو تم اپنے پیش نظر رکھو اور اس کے لیے مسلسل تگ و دو کرو، جس کے لیے شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ اور سید احمد شہید رحمہ اللہ نے اپنی جان تک کو نچھاور کر دیا تھا۔

دوستو! ہمیں اپنا محاسبہ کرنا چاہیے۔ وہ لوگ بہت اچھے ہوتے ہیں جو اپنا احتساب کرتے ہیں، جو اپنی گھات میں بیٹھ کر اپنی چوریاں پکڑتے ہیں:

خواہی اگر کہ عیب تو روشن شود ترا

یکدم منافقانہ نشیں در کمین خویش

ہم جو اتباع سنت پر اس قدر زور دیتے ہیں، تو کیا سچ مچ سنت کی پیروی ہمارا شعار ہے؟ کیا چند فروعی مسائل پر جھگڑنا اتباع سنت ہے؟

اطاعت امیر:

آپ غور کیجیے کہ احادیث میں اطاعت امیر پر کس قدر زور دیا گیا ہے۔ جماعتی نظم وضبط کو برقرار رکھنے اور امیر کی اطاعت وانقیاد کی کس شدت سے تلقین کی گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من یطع الأمیر فقد أطاعنی ومن یعص الأمیر فقد عصانی۔

(بخاری)

''جو امیر کی اطاعت کرتا ہے، وہ حقیقت میں میری اطاعت کرتا ہے اور جو امیر کی نافرمانی کرتا ہے، وہ حقیقت میں میری نافرمانی کرتا ہے''۔

کچھ لوگ امیر کو بھینگی آنکھ سے دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں، اس لیے یہ بھی فرمایا:

اسمعوا وأطیعوا ولو استعمل علیکم عبد حبشی (مسند احمد)

''دیکھو! امیر کی بات مانو، اگرچہ تم پر کالا بھجنگ حبشی غلام ہی کیوں نہ مقرر کر دیا جائے''۔

آپ غور کریں، آپ کس طرح مجلس شوریٰ میں امیر منتخب کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ باہر سے امیر آپ پر ٹھونس دیا جاتا ہو اور آپ دولتیاں جھاڑیں کہ کہاں سے آ گیا ہے۔ پچھلے پچیس برسوں سے تو میں دیکھ رہا ہوں کہ خود امیر بناتے ہیں اور پھر خود ہی اس کے خلاف سازشیں کرتے ہیں، خود اس کی ٹانگیں کھینچتے ہیں، خود اس کی تذلیل وتحقیر کرتے ہیں۔

دوستو! یہ کتنی بڑی نحوست ہے، یہ تو ہم نے اسلام کی بنیادوں کو ڈھا دیا، تم کون سے اتباع سنت کا ذکر کرتے ہو، یہ خلفشار، یہ انتشار، یہ انارکی، یہ طوائف الملوکی کہ ہر شخص خاک اڑا رہا ہے، امیر کے سر پر بھی خاک پڑی ہوئی ہے، سب کے چہرے لتھڑے ہوئے ہیں، سب کے سروں پر خاک پڑی ہوئی ہے:

فَمَا لِهَـؤُلاء الْقَوْمِ لاَ يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثاً (النساء: ۷۸)

''ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ بات بھی نہیں سمجھ سکتے؟''

دوستو! کچھ لوگ تو ویسے ہی باغی ہوتے ہیں اور کچھ جماعت کے اندر رہ کر بھی امیر کو معطل کیے رکھتے ہیں اور حکم اپنا چلاتے ہیں، وہ بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں سنگین مجرم ہیں۔ یہ جماعت کے اندر رہتے ہوئے امیر کو معطل کیے رکھتے ہیں اور اسے الو بنا کر اپنا الو سیدھا کرتے ہیں۔ یہ فریب اور دھاندلی، یہ کیا زندگی ہے جو تم بسر کرتے ہو؟ یاد رکھو! جب تک جماعت کے تمام افراد امیر پر اس طرح جانیں نہ چھڑکیں، جس طرح پتنگے شمع دان پر گرتے ہیں، اسلام کے جماعتی نظام کی ابجد ہوز بھی سیدھی نہیں ہوتی۔ یہ دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف حسد اور بغض کا ہونا، یہ اڑنگا پچّی، یہ دھول دھپا اور دھینگا مشتی، کیا یہ دینی زندگی ہے؟

بزرگوں کی تصنیفات:

دوستو! ہمارے بزرگوں کی تصانیف کو دیمک چاٹ رہا ہے، ہم میں کوئی نہیں جو ان بزرگوں کے حالات زندگی کو ضبطِ تحریر میں لائے، عظیم شخصیتیں تمہارے ہاں گزری ہیں۔ لوگوں نے اپنے بزرگوں کے خادموں کے حالاتِ زندگی بھی لکھ ڈالے، تم کو کیا ہوا کہ جن لوگوں نے ساٹھ ساٹھ برس تک تمہاری بے لوث خدمت کی، ان پر قلم اٹھانے کے لیے تمہارے پاس وقت نہیں ہے۔ تمہیں الیکشن جیتنے اور ہارنے کا ایسا لپکا پڑ گیا ہے کہ اور کسی بات کا تمہیں ہوش باقی نہیں رہا۔ تمہاری درس گاہیں بنجر ہو گئیں، بانجھ ہو گئیں، ان درس گاہوں سے اب کوئی مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ پیدا نہیں ہوتے، کوئی مولانا ابراہیم سیالکوٹی رحمہ اللہ پیدا نہیں ہوتے، کوئی داؤد غزنوی رحمہ اللہ پیدا نہیں ہوئے، نہ اہل قلم پیدا ہوتے ہیں، نہ مبلغ پیدا ہوتے ہیں، نہ مقرر پیدا ہوتے ہیں، نہ محقق پیدا ہوتے ہیں اور یہ باتیں تھیں غور کی۔

دوستو! تم دن رات اُکھاڑ پچھاڑ میں لگے رہتے ہو، یہ کیا زندگی ہے جو تم نے اختیار کر رکھی ہے؟ آہ! کس قدر درد ہے میرے سینے میں جس کا میں اظہار کر رہا ہوں اور اس تلخ نوائی کے لیے آپ سے معذرت چاہتا ہوں، مرکزیت نہ ہو تو خلفشار ہے، انتشار ہے۔

17 دسمبر: صوبہ کنڑ..........ضلع اسمار..........بارودی سرنگ دھماکہ..........افغان فوج کا ایک ٹینک تباہ..........4 افغان فوجی ہلاک

امام اسے بناؤ جسے روح کی گہرائیوں سے پیار کرو، چند برس پہلے بھی میں یہاں آیا تھا اور اپنی باتیں کہہ گیا تھا، مگر تمہارے سینوں میں دل نہیں، پتھر ہیں جن سے میری آواز ٹکرا کے لوٹ آئی ہے، تم نے اعراض ہی کیا، تم نے:

جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَاراً (نوح :۷)

''تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور کپڑے اوڑھ لیے اور اڑ گئے اور اکڑ بیٹھے''۔

اللّٰہ کا ذکر کثرت سے کرو:

ایک نصیحت تمہیں اور کرتا ہوں، روزانہ کچھ وقت اللّٰہ اللّٰہ بھی کیا کرو۔ میں نے بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ ہر وقت جدل و بحث ہی میں لگے رہتے ہیں اور اللّٰہ کے ذکر سے یکسر غافل ہیں۔ ہمارے اسلاف تو ایسے نہ تھے، وہ سب ذاکر تھے، ان کی زبانیں ذکر سے رکتی نہ تھیں۔ شیخ شمس الحق ڈیانوی رحمہ اللّٰہ غایۃ المقصود کے مقدمے میں حضرت عبداللّٰہ غزنوی رحمہ اللّٰہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

كان مستغرقا في ذكر الله في جميع أحيانه

''وہ آٹھوں پہر، چونسٹھ گھڑی خدا کے ذکر میں ڈوبے رہتے تھے''۔

شیخ لکھتے ہیں:

وكان لحمه وعظامه وأعصابه وأشعاره متوجها إلى الله فانيا في ذكر الله۔

''ان کا گوشت، ان کی ہڈیاں، ان کے پٹھے، ان کا ہر ہر بُن مُو خدا کی طرف متوجہ رہتا تھا اور خدا کے ذکر میں فنا ہو گیا تھا''۔

یہ تھے ہمارے اسلاف، ہم تو دنگا فساد اور لڑائی جھگڑے میں پڑ گئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی کھلّی اُڑا رہا تھا اور اس پر پھبتی کس رہا تھا کہ تمہارا درود غیر مسنون ہے اور تم بدعتی ہو۔ میں نے اسے کہا کہ بھائی! آج جمعہ تھا، خود تم نے کتنا دورد پڑھا؟ یہ تو تم نے کہا کہ اس نے غلط درود پڑھا، مگر تمہاری اپنی زبان بھی تو ساکت و صامت تھی؟ مسنون درود پڑھنے کی آج ایک بار بھی تمہیں توفیق نہ ہوئی۔ حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا :

أكثروا عليّ الصلاة يوم الجمعة (مستدرک حاکم)

''جمعہ کے دن مجھ پر درود کثرت سے بھیجا کرو''۔

ہم پر کسی غفلت طاری ہوئی، جمعہ کے دن ہم نے درود پڑھنا بھی چھوڑ دیا۔ مولانا عبدالواحد غزنوی رحمہ اللّٰہ کی عجب کیفیت ہوتی تھی جمعہ کے دن۔ ان کی زبان درود سے رُکتی نہ تھی۔ ان کی ایک عزیزہ نے جو ابھی زندہ ہیں اور معمر خاتون ہیں، مجھ سے ذکر کیا کہ ایک جمعہ کو عصر کے وقت میں مولانا عبدالواحد غزنوی رحمہ اللّٰہ سے پوچھ بیٹھی کہ آپ نے میری فلاں چیز بازار سے منگوالی ہے؟ ان کا چہرہ متغیر ہو گیا، کہنے لگے: ''تم کو کیا ہو گیا ہے؟ دیکھو ساری کائنات میں حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے عاشقوں کے درود فرشتے مدینہ منورہ لیے جا رہے ہیں، تم دنیا کی باتیں کر رہی ہو، درود پڑھو خدا کے لیے!''۔ یہ ہمارے اسلاف تھے دوستو! ہم کو کیا ہو گیا؟ صرف تخریب، صرف خاک اڑانا ہمارا کام رہ گیا۔

ہاں تو میں عرض کر رہا تھا کہ کچھ وقت روزانہ اللّٰہ اللّٰہ کیا کرو۔ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس دنیا میں خدا کے ذکر کی لذت سے بڑھ کر کوئی لذت نہیں، دنیا کی تمام لذتیں ذکر کی لذت کے سامنے ہیچ ہیں۔ ایک فقیر کہتا ہے:

اندر بوٹی مشک مچایا جان پھُلن پر آئی ہو

میرا سینہ ذکر سے مہک اٹھا ہے، میں آپے سے باہر ہوا جاتا ہوں۔

خاقانی کہتا ہے:

پس از سی سال این نکتہ محقق شد بہ خاقانی
کہ یکدم با خدا بُودن بہ از ملکِ سلیمانی

تیس سال میں لذت کی تلاش میں پھرتا رہا۔ تیس سال کے بعد یہ بات پایہ تحقیق کو پہنچی کہ ایک لحمہ خدا کی معیت میں گزار دینا تخت سلیمانی کے ہاتھ آنے سے بھی بہتر ہے۔ دوستو! خدا کا ذکر بڑی چیز ہے۔ اور یہ بات بھی پلّے باندھ لو کہ لذت آئے یا نہ آئے، اس کے ذکر میں لگا رہنا چاہیے، جو آدمی لذت آئے تو ذکر کرتا ہے اور نہ آئے تو نہیں کرتا ہے، وہ لذت پرست ہے، اللّٰہ پرست نہیں ہے۔ میرے ایک بزرگ کہا کرتے تھے:

یابم اورا یا نیابم جستجوئے میکنم
حاصل آید یا نیآید آرزوئے میکنم

میں اسی جستجو میں لگا رہتا ہوں، اسے حاصل کر سکوں یا نہ کر سکوں۔ یہ کیا کم ہے کہ اپنی تمنا کا چراغ اس نے میرے سینے میں جلا دیا ہے، اپنی آرزو سے میرے سینے کو آباد کر دیا ہے، یہ کرم کچھ کم ہے جو اس نے مجھ پر کیا ہے؟

دوستو! فراق ہو یا وصل، کیف ہو یا بے کیفی ہو، قبض ہو یا بسط، اس کے آستانے پر جم کر بیٹھے رہو اور اللّٰہ اللّٰہ کرتے رہو:

فراق و وصل چہ باشد رضائے دوست طلب
کہ حیف باشد از وغیر او تمنائے

فراق اور وصل کیا چیز ہے؟ دوست کی رضا مانگو۔ حیف ہے جو اس سے اس کے سوا کسی اور کی آرزو کرو۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

17 دسمبر: صوبہ زابل.............ضلع شاہ جوئی.............پرواز کرنے والے ایک ہیلی کاپٹر مجاہدین کا نشانہ بنا.............ہیلی کاپٹر تباہ.............8 فوجی ہلاک

باطن کے تین تباہ کن گناہ

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ العالی

بغض اور حسد کا سب سے بڑا نقصان:

ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے اندر پچھلی امتوں کی کچھ دل کی بیماریاں منتقل ہوئی ہیں۔پچھلی امتیں باطنی طور پر جن بڑے بڑے گناہوں کے اندر مبتلا تھیں ان میں سے کچھ گناہ تمہارے اندر بھی سرایت کر گئے ہیں اور وہ بغض وحسد ہیں۔ بغض اور حسد دونوں دل کے گناہ ہیں اور ایسے گناہ ہیں جو مونڈنے والے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بال کو مونڈنے والے ہیں اور صاف کرنے والے ہیں بلکہ یہ دین کا صفایا کرنے والے ہیں''......کہ جس کے دل میں حسد و بغض ہو گا اس کے دل سے دین نکل جائے گا۔ اللہ بچائے!

حسد کی آگ ایسی ہے کہ اگر خدانخواستہ سگا بھائی بھی اس کے اندر مبتلا ہو جائے اور اس کو اپنے سگے بھائی سے حسد ہو جائے تو وہ اس کو بھی جان سے مارنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ایک مسلمان کو اگر کسی مسلمان سے خدانخواستہ حسد ہو جائے تو وہ اس کی عزت کو بھی خاک میں ملا دیتا ہے،اس کو بے آبرو کر دیتا ہے اور ہر طرح سے اس کو خوار کرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔پھر وہ ذرہ برابر پرواہ نہیں کرتا کہ یہ میرا بھائی ہے یا میرا مسلمان بھائی ہے یا میرا رشتہ دار ہے یا میرا پڑوسی ہے یا میرا اعزیز ہے۔اس کو نہ کس کی کار بھاتی ہے،نہ اس کا بنگلہ بھاتا ہے،نہ اس کا کارخانہ بھاتا ہے۔

بس رات دن جلتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کا بیڑا غرق ہو جائے، چاہے وہ پہلے سے اس کا کتنا گہرا دوست کیوں نہ ہو لیکن یہ پیچھے رہ گیا اور وہ آگے نکل گیا۔اب اس کو اس کی ترقی سے رات دن حسد ہوتا ہے تو اس حسد کی وجہ سے وہ اس کی غیبتیں بھی کرے گا،اس پر الزام بھی لگائے گا،تہمتیں بھی لگائے گا،بدگمانی بھی کرے گا،بدزبانی بھی کرے گا اور اس کا بس چلے تو قتل بھی کر دے گا۔اگر خود نہیں کرے گا تو کسی سے کروا دے گا اور اکثر اسی بغض وحسد کی وجہ سے جادو ٹونہ اور کالا علم کروایا جاتا ہے۔

آپ نے دیکھا! حسد نے کتنے بڑے حرام کام کروائے۔تو اس نے دین مونڈ وایا نہیں؟انسان کے دل سے خدا کا خوف نکل جاتا ہے،آخرت کی فکر نہیں رہتی، مسلمان کے حقوق کا پاس نہیں رہتا،اس کی عزت باقی نہیں رہتی،اس کا احترام اس کے دل سے نکل جاتا ہے،یہ سب دین کے احکام تھے جو حسد کی وجہ سے اس نے فراموش کر دیے اور پس پشت ڈال دیے۔اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ یہ بغض وحسد ایسے گناہ ہیں کہ یہ دین کا ایسا صفایا کرتے ہیں جس طرح اُسترا سر کے بال صاف کر دیتا ہے،جس طرح اس سے ایک بال بھی نہیں بچتا،اسی طرح اس کے دل میں بغض وحسد کی وجہ سے دین کی رمق باقی نہیں رہتی۔

سب سے افضل کون؟

ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ:

ای الناس افضل

''لوگوں میں سب سے افضل کون ہیں؟''

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کل مخموم القلب صدوق اللسان

''ہر وہ آدمی جو مخموم القلب ہو،زبان کا سچا ہو''۔

تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ حضور! صدوق اللسان کے معنی تو ہماری سمجھ میں آ گئے کہ جو زبان کا سچا ہو اسے صدوق اللسان کہتے ہیں لیکن مخموم القلب کے معنی سمجھ میں نہیں آئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے معنی بتا دیجیے! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت ان الفاظ میں ارشاد فرمائی:

ھو التقی النقی لااثم فیہ ولا بغی ولا غل ولاحسد(ابن ماجہ)

''مخموم القلب وہ آدمی کہلاتا ہے جو متقی و پرہیز گار ہو،اس کا دل ایسا صاف شفاف ہو کہ اس میں نہ تو گناہ کا نام ونشان ہو نہ اس میں زیادتی،سرکشی،حسد اور کینہ(جیسے قبیح عناصر) ہوں''۔

مطلب یہ کہ اس کا دل آئینہ کی طرح بالکل صاف شفاف ہو،کسی بھی قسم کی نافرمانی،بدعملی اور گناہ کا دھبہ سے اس کا دل داغ دار نہ ہو۔

دل کو صاف رکھنے کی فضیلت:

جس کے دل کی دنیا پاک ہو جاتی ہے اس کی ظاہر کی دنیا بھی پاک ہو جاتی ہے۔اگر کسی کی ظاہر کی دنیا گناہوں میں مبتلا ہے اور گناہوں میں ڈوبی ہوی ہے وہ اس بات کی علامت ہے کہ اس کے دل کی دنیا میں اندھیرا ہے،اس کا دل تاریک ہے۔صاف دل آدمی کو کسی سے بغض نہیں ہوتا،کسی سے اس کو حسد نہیں ہوتا،کسی سے اس کو کوئی نفرت نہیں ہوتی اور کسی سے اس کو کینہ نہیں ہوتا۔وہ ہر ایک کا ہمدرد اور بہی خواہ ہوتا ہے اور ہر ایک کی خیر چاہنے والا ہوتا ہے۔

17دسمبر:صوبہ لوگر......................ضلع محمد آغا......................افغان فوجیوں پر مجاہدین کے حملے......................4فوجی ہلاک

ایک بات یہ ارشاد فرمائی کہ وہ زبان کا سچّا ہوتا ہے۔ سارے لوگوں میں یہ دو قسم کے آدمی سب سے افضل اور سب سے بہتر ہیں۔ کیونکہ جس کے اندر یہ اوصاف ہوں وہ عالی اخلاق کا مالک ہوگا۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ جو چیز میزانِ عمل میں بھاری ہوگی وہ اچھے اخلاق ہوں گے۔ نماز، روزہ اور زکوٰۃ بھی اتنے بھاری نہیں ہوں گے جتنا حسنِ اخلاق بھاری ہوں گے اور زبان کا سچّا ہونا اور دل کا صاف ہونا اور شفاف ہونا، کسی کی طرف سے کوئی کدورت دل میں نہ ہونا...... یہ باتیں حسنِ اخلاق کی سردار اور بنیادی اہمیّت کی حامل ہیں۔

حسد سے بچنے کی تاکید:

ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ء ایاکم والحسد فان الحسد یاکل الحسنات کم تاکل النار الحطب(ابوداؤد)

''حسد سے بچو اس لیے کہ یہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا کر ختم کرتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو جلا کر ختم کر دیتی ہے''۔

اب اگر کسی کے دل میں خدانخواستہ کسی کی نعمت دیکھ کر یا کسی کی عزت دیکھ کر یا کسی کا عہدہ دیکھ کر یا کسی کی ترقی دیکھ کر یا کسی کی قوت دیکھ کر یا کسی کی خوب صورتی دیکھ کر یا کسی کے زیور دیکھ کر یا کسی کے کپڑے دیکھ کر حسد ہو تو وہ کیا کرے! کیسے اس بیماری کا علاج کرے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ تین باتوں پر وہ عمل کرے، ان شاء اللہ تعالیٰ اس کو حسد کی بیماری سے نجات مل جائے گی۔

حسد سے بچنے کا طریقه:

سب سے پہلے وہ یہ سوچے کہ میرے حسد کرنے کا کیا فائدہ؟ میں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی مخلوق ہوں، وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے۔ میں بھی اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کا بندہ ہے اور یہ سب کچھ میرے مالک کا ہے، اس نے اپنی حکمت، اپنی مصلحت اور اپنی قدرت سے عزت، دولت، صحت اور خوب صورتی تقسیم کی ہے۔ تو یہ سب ان کی تقسیم ہے، میں ان کی تقسیم پر اعتراض کر کے کہاں جاؤں گا؟ کہ مجھے یہ نعمت کیوں نہیں ملی اور اس کو کیوں ملی؟ دنیا تو مجھے ملی ہی نہیں رہی اگر میں حسد کروں گا تو میرا آخرت کا حصّہ بھی چلا جائے گا لہٰذا میں ایسے احمقانہ کام کیوں کروں؟ پہلے اس کو سوچیں۔

پھر یہ سوچیں کہ اگر میں حسد کروں بھی تو میرے حسد کرنے سے اس کا کچھ نقصان نہیں ہوگا۔ میرے دل میں حسد ہے جس سے اس کو تو کچھ بھی فرق نہیں پڑے، میرا دوگنا نقصان ہو رہا ہے۔ ایک تو مجھے کچھ ملا بھی نہیں رہا، دوسرے خود میرا دل جل رہا ہے، میرا دل دکھ رہا ہے، یہ میرا اپنا نقصان ہے۔ اس کے نتیجے میں ہوسکتا ہے کہ شوگر ہو جائے، ہوسکتا ہے کہ ہائی بلڈ پریشر ہو جائے، ہوسکتا ہے کہ کوئی اور خطرناک بیماری ہو جائے تو تگنا نقصان ہو گیا۔

بھئی! ایک تو تکلیف ہو جانا خود ایک نقصان ہے، ملا ملایا کچھ نہیں اور بیٹھے بٹھائے تکلیف ہو رہی ہے، اس تکلیف کے نتیجے میں بڑی تکلیف ہوگئی تو ہسپتال بھی پہنچ گئے۔ جو تھوڑے بہت پیسے تھے وہ بھی خرچ ہو گئے تو یہ سوچو کہ آخر اس کا فائدہ کیا ہے؟ یہ تو حرام اور ناجائز ہے اور اس کا یہ عذاب اور وبال ہے کہ جو کچھ نیکیاں ہیں ان کا بھی صفایا ہو جائے گا۔ اپنے آپ کو جھنجھوڑیں کہ کم بخت تو ایسا نہ کر، مال تو تجھے مل ہی نہیں رہا، حسد کرنے سے عزت ملنے سے رہی جب تو اس سے حسد کرے گا تو تیری آخرت کا بھی نقصان ہو جائے گا۔ لہٰذا تین باتوں کے سوچنے سے حسد کا قلع قمع ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

حسد سے بچنے کا دوسرا طریقه:

لیکن اگر بالفرض کسی کا حسد بہت ہی تگڑا ہو، تو ایک چوتھی بات اور بھی ہے وہ یہ کہ جس سے حسد ہو رہا ہے اس کے لیے خوب دعا کرنا شروع کر دیں کہ یا اللہ! اس کو اور عطا فرما۔ اگر مال سے حسد ہو رہا ہے تو یا اللہ! اس کے مال میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ عزت سے ہو رہا ہے تو اے اللہ! اس کی عزت میں اور اضافہ فرما۔ بس اس طرح دعا کرنے سے گویا دل پر آرہ چل جائے گا، دل تو چاہ رہا ہے وہ ذلیل ہو اور زبان سے کہہ رہا ہے یا اللہ! اس کی سو فی صد عزت میں اضافہ فرما، اس کو عہدہ اور ترقی عطا فرما۔ یا اللہ! اس کے منصب، عزت، مال و دولت میں اور اضافہ فرما۔

دعا کرنے کا عمل ایسا ہے کہ ادھر اس کے لیے دعا شروع ہوگی، اُدھر ان شاء اللہ تعالیٰ حسد کی جڑ کٹنی شروع ہو جائے گی۔ کیونکہ علاج کبھی ضد کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔ گرمی لگ رہی ہے تو ٹھنڈی چیزیں کھلا دو اور سردی لگ رہی ہے تو گرم چیزیں کھلا دو۔ یہاں بھی وہی علاج ہو رہا ہے کہ دل تو چاہ رہا ہے کہ وہ خاک میں مل جائے، کچھ بھی اس کے پاس نہ رہے، سب میرے پاس آ جائے۔ اب کہہ رہا ہے یا اللہ! مزید در مزید اس کو عطا فرما دے اور اس پر فضل فرما دے، اس کو اور زیادہ عطا فرما دے۔ اس طرح دعا کرنے سے دل میں جو غلط جذبہ پیدا ہو رہا ہے وہ مٹ جائے گا۔ ان شاء اللہ

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

''ہماری گزشتہ تاریخ میں آپ کو اسلامی اقتدار نظر آئے گا، آپ کو حق پر معاونت کرنے والے لوگ نظر آئیں گے اور جائے ہجرت کا وجود نظر آئے گا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ سارا عالم ہمارے خلاف برسرِ پیکار ہے اور یہ بات دورِ صحابہ (رضی اللہ عنھم) کی مانند ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ آج کے لوگوں کے لیے اجر بھی دو چند ہوگا۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ یہ صحابہ کرام (رضی اللہ عنھم) کے اجر کے برابر ہے مگر یہ بہرحال بہت عظیم اجر ہوگا''۔

(شیخ انور العولقی رحمہ اللہ)

18 دسمبر: صوبہ ننگرہار...... ضلع طورخم...... اتحادی فوج کے سپلائی پارکنگ اڈے پر فدائی حملے...... 102 بڑے ٹینک، 22 سپلائی کنٹینرز، 14 آئل کنٹینرز، 48 ٹریلر اور دیگر سامان تباہ...... متعدد فوجی بھی ہلاک

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا صبر وثبات

شاہ معین الدین احمد ندوی رحمہ اللہ

مُردوں پر نوحہ وبکا کرنا، بال نوچنا، کپڑے پھاڑ ڈالنا، مدتوں مرثیہ خوانی کرنا عرب کا قومی شعار تھا۔لیکن فیض تربیت نبوی نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو صبر وثبات کا اس قدر خوگر بنا دیا تھا کہ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا لڑکا بیمار ہوا اور وہ صبح کے وقت اس کو بیمار چھوڑ کر باہر چلے گئے۔ان کی عدم موجودگی میں لڑکا جاں بحق ہو گیا، ان کی بی بی نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ ابوطلحہ سے نہ کہنا۔وہ شام کو پلٹے تو بی بی سے پوچھا کہ بچہ کیسا ہے؟ بولیں پہلے سے زیادہ سکون کی حالت میں ہے، یہ کہہ کر سامنے کھانا لائیں اور انہوں نے کھانا کھایا۔اس کے بعد معمول سے زیادہ بن ٹھن کے سامنے آئیں اور ان کے ساتھ ہم بستر ہوئیں، صبح ہوئی تو استعارۃً کہا کہ اگر ایک قوم کسی کو کوئی چیز عاریتاً دے اور پھر اس کا مطالبہ کر لے تو کیا اس کو روک رکھنے کا حق حاصل ہے؟ بولے نہیں، بولیں تو پھر اپنے بیٹے پر صبر کر لو(صحیح مسلم)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احد سے واپس ہوئے تو تمام صحابیات اپنے اپنے اعزہ واقارب کا حال پوچھنے آئیں۔انہی میں حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا بھی تھیں، وہ آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حمنہ! اپنے بھائی عبداللہ بن جحش پر صبر کرو، انہوں نے اناللہ پڑھا اور ان کے لیے دعائے مغفرت کی۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ماموں حمزہ بن عبدالمطلب پر بھی صبر کرو، انہوں نے اس پر بھی اناللہ پڑھا اور دعائے مغفرت کر کے خاموش ہو رہیں۔(طبقات ابن سعد، تذکرہ حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحب زادہ واقد کا انتقال ہوا تو انہوں نے تجہیز وتکفین کے بعد بدوؤں کو بلایا اور ان میں دوڑ کروائی۔اس پر حضرت نافعؒ نے کہا کہ ابھی آپ واقد کو دفن کر کے آئے اور ابھی بدوؤں میں دوڑ کروا رہے ہیں۔فرمایا: اے نافع! جب مشیت ایزدی اپنا کام کر چکی تو اس کے نتائج کو کسی نہ کسی طرح بھلا ہی دینا چاہیے۔(طبقات ابن سعد، تذکرہ واقد بن عبداللہ)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب حجاج سے معرکہ آرا ہوئے تو ان کی والدہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیمار تھیں۔وہ ان کے پاس آئے اور مزاج پرسی کے بعد بولے کہ مرنے میں آرزو ہے۔بولیں: شاید تمہیں میرے مرنے کی آرزو ہے لیکن جب تک دو باتوں میں سے ایک نہ ہو جائے میں مرنا پسند نہیں کروں گی، یا تم شہید ہو جاؤ اور میں تم پر صبر کر لوں یا فتح وظفر حاصل کرو کہ میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔چنانچہ جب وہ شہید ہو چکے تو حجاج نے ان کو سولی پر لٹکا دیا، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا باوجود پیرانہ سالی کے یہ منظر دیکھنے آئیں اور بجائے اس کے کہ روتی پیٹتیں، حجاج کی طرف مخاطب ہو کر کہا: کیا اس سوار کے لیے ابھی تک وقت نہیں آیا کہ اپنے گھوڑے سے نیچے اتر آئے۔اے حجاج! تُو نے تو اس کی دنیا خراب کی لیکن اس نے تیری عاقبت برباد کر دی‘‘۔(استیعاب، تذکرہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک سفر میں تھے، اسی حالت میں اپنے بھائی قثم بن عباس کے انتقال کی خبر سنی، پہلے اناللہ پڑھا، پھر راستے سے ہٹ کر دو رکعت نماز ادا کی، نماز سے فارغ ہو کر اونٹ پر سوار ہوئے اور یہ آیت پڑھی:

وَاسۡتَعِيۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيۡرَةٌ اِلَّا عَلَى الۡخٰشِعِيۡنَ (البقرۃ: ۴۵)

’’اور (رنج وتکلیف میں) صبر اور نماز سے مدد لیا کرو، اور بے شک نماز گراں ہے مگر ان لوگوں پر (گراں) نہیں جو عجز کرنے والے ہیں‘‘۔

اسی صبر وثبات کا یہ نتیجہ تھا کہ جب کفار نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو شہید کرنا چاہا تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور کہا کہ اگر تم کو یہ خیال نہ ہوتا کہ میں مرنے سے ڈرتا ہوں تو ان رکعات کو اور طویل کرنا۔اس کے بعد یہ اشعار پڑھے:

ولست ابالی حین اقتل مسلما

جب میں مسلمان ہو کر مرتا ہوں

علی ای شق کان للّٰہ مصرعی

تو اس کی کیا پروا کہ میرا دھڑ کس بل گرے گا

وذلک فی ذات الالہ وان یشاء

یہ مرنا تو اللہ کے لیے اگر وہ چاہے

یبارک علی اوصال شلو ممزع

تو ان کٹے ہوئے جوڑوں پر برکت نازل کر سکتا ہے

☆☆☆☆☆

اکرام کیسے کیا جائے؟

مولانا عبدالعزیز غازی دامت برکاتہم العالیہ

ادب کا تقاضہ:

کھانے کے آخر میں یوں کیا کریں کہ کھانے کے بعد دستر خوان پر کھانے کی جو چھوٹی چھوٹی چیزیں رہ جاتی ہیں، ان کو بھی صاف کر کے کھانے کا اہتمام کریں۔ کھانے کے جو چھوٹے چھوٹے ریزے بچ جاتے ہیں، چھوٹے چھوٹے روٹی کے ٹکڑے بچ جاتے ہیں یا دستر خوان پر چاول کے دانے رہ جاتے ہیں عام طور پر اس کو ضائع کر دیتے ہیں حالانکہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ اگر لقمہ گر جائے تو اس کو صاف کر کے کھالو۔ زمین پر گر جائے تو اس کو صاف کرنے کا حکم ہے۔ دستر خوان پر تو چیز صاف ہی ہوتی ہے تو عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ دستر خوان پر کوئی چیز پڑی ہوئی ہے، اس بھی نہیں کھاتے۔ حالانکہ وہ صاف ستھری ہے، اس لیے ادب کا تقاضہ یہ ہے کہ جس رب نے کھانے کی عظیم نعمت دی ہے اس کی نعمتوں کی ناشکری نہ ہو۔

محبت پیدا کرنے کا نسخہ:

حدیث میں آتا ہے کہ ہدیہ دیا کرو محبت میں اضافہ ہوگا۔ اس لیے ہدیہ کی سنت پر عمل کرنا چاہیے۔ ہدیہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کا خوب اہتمام کیا کریں۔ خاص طور پر وہ لوگ جو ہم سے ناراض ہوتے ہیں ان کو ہدیہ دینا چاہیے۔ دور رہنے والے عزیز وا قارب اور دوستوں کو ہدیہ ارسال کرتے رہا کریں۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ آئیں تب ہدیہ کریں، ہدیہ دینے کے مختلف طریقے ہیں۔ ہدیہ کے لیے رقم ارسال کریں، کتابیں ارسال کریں، اس طرح ہم بہت سارے لوگوں کی دعوت گھر میں بیٹھے کر سکتے ہیں۔ آپ کے عزیز و اقارب دور رہتے ہیں ان کو رقم ارسال کریں اور پیغام دیں کہ میں رقم ارسال کر رہا ہوں یہ آپ کے لیے دعوت ہے۔ اس طرح کتابیں، سوٹ وغیرہ ارسال کریں اس سے بھی محبت میں اضافہ ہوگا۔ اس کے علاوہ پھل، اناج وغیرہ بھی ارسال کر سکتے ہیں۔ تو اپنے عزیز و اقارب، دوستوں، رشتہ داروں، اپنے بزرگوں اور علمائے کرام کو وقتاً فوقتاً پھل، سبزی وغیرہ ارسال کر دیں۔

امیر وغریب دونوں کا اکرام کریں:

مہمان کا اکرام یہ بھی ہے کہ اس کا خندہ پیشانی سے استقبال کریں اور اچھے طریقے سے بٹھائیں۔ کسی مہمان کو آپ جانتے ہیں یا نہیں جانتے، دونوں کا اکرام کریں۔ ہمارے ہاں ان لوگوں کا اکرام تو کیا جاتا ہے جن کو جانتے ہیں اور جو امیر ہوتے ہیں لیکن اگر کوئی غریب آجائے یا اجنبی آجائے تو اس کو تعجب کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اس لیے اکرام دونوں کا کرنا چاہیے، جن کو جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں ان کو بٹھائیں، خندہ پیشانی سے ان کا استقبال کریں۔

بعض دفعہ ایسے لوگ مہمان آجاتے ہیں جن کو سلیقہ نہیں ہوتا، بدسلیقہ لوگ ہوتے ہیں۔ تو ان کی بات بھی پیار اور محبت سے سنا کریں اور یہ سوچیں کہ اس پر میرے لیے اجر ہے۔ بندہ راقم کے پاس ایسے لوگ بھی آتے ہیں جن کی بات میں سمجھ نہیں پاتا کہ یہ کیا کہنا چاہتے ہیں، بعض اوقات تو کئی کئی گھنٹے لگا دیتے ہیں لیکن میں دل شکنی نہیں کرتا، بات سنتا رہتا ہوں۔ حتی الامکان انہیں پیار اور محبت سے سمجھاتا ہوں، اس لیے اگر بدسلیقہ لوگ لمبی بات کر رہے ہیں، بے ڈھنگی بات کر رہے ہوں بے سلیقہ بات کر رہے ہوں تب بھی ان کی بات کو خندہ پیشانی سے سننا چاہیے اور یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی۔

مستورات مہمان نوازی کے لیے تکلف سے بچیں:

جتنا تکلف سے مستورات بچیں گی اتنی مہمان نوازی آسان ہو جائے گی۔ آج مہمان نوازی کیوں مشکل ہو گئی ہے؟ اس کی وجہ یہی ہے کہ خوب تکلفات کرتے ہیں تاکہ لوگ کہیں کہ واہ بھئی! کیسی دعوت تھی۔ اس کے بعد کافی عرصے تک دعوت نہیں کرتے، ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ ہمارے ہاں مستقل دعوت چلے اور دعوت ایسی ہو جو سادہ دعوت ہو، جو میسر ہو وہی پیش کریں، مستقل اکرام ایک دن اکرام کرنے سے بہتر ہے۔

سبق آموز واقعہ:

حضرت شیرازی ایک بہت بڑے بزرگ تھے۔ وہ کسی جگہ گئے وہاں پر لوگوں نے بہت تکلفات والی دعوت کی تو انہوں نے فرمایا کہ مزہ نہ آیا دعوتِ شیراز کے کیا کہنے۔ وہ سمجھے کہ ہوسکتا ہے کہ اکرام میں کمی ہوگئی ہو۔ دوسری مرتبہ اور زیادہ پر تکلف دعوت کا اہتمام کیا پھر وہ بزرگ کہنے لگے کہ مزہ نہ آیا، دعوتِ شیراز کے اپنے مزے ہیں۔ انہوں نے پوچھا حضرت دعوت شیراز کیا ہوتی ہے؟ فرمایا کہ شیراز میں جو دعوت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ جو میسر ہوتا ہے وہ پیش کر دیتے ہیں۔ اس لیے دوستو! زیادہ تکلفات اچھے نہیں، جس میں آپ کو بھی تکلیف ہوگی اور ہوتا یہ ہے کہ جب زیادہ اہتمام کیا جاتا ہے تو مہمان بھی ایک بوجھ آتا ہے، اس لیے 'دعوتِ شیراز' ہی کا اہتمام ہو۔

☆☆☆☆☆

18 دسمبر: صوبہ زابل.........ضلع ارغنداب.........مجاہدین کا افغان فوج کی ایک گشتی پارٹی پر حملہ.........5 فوجی ہلاک

امام کے ہمراہ گزرے ایام

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

بسم اللّٰہ والحمدللّٰہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللّٰہ وآلہ و صاحبہ ومن والاہ۔

امام المجاہدین اور مجددِ جہاد، شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کے ساتھ میری یادوں کی یہ تیسری کڑی ہے......جس کا آغاز میں امت مسلمہ کے لیے رمضان کی مبارک باد سے کرنا چاہوں گا......دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کے روزے، قیام اور دعائیں قبول فرمائے اور اس مبارک مہینے کو ہمارے لیے فتح ونصرت اور عزت کا مہینہ بنائے......خصوصاً ہمارے اُن بھائیوں کے لیے جوارضِ جہاد ورباط شام، یمن، صومالیہ اور دیگر علاقوں میں، مشرقی ترکستان سے لے کر مغربِ اسلامی تک اسلام کے مورچوں میں مصروف جہاد ہیں......

امام المجاہدین اور مجددِ جہاد، شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی پاکیزہ یادوں میں سے بہت سی یادیں رمضان سے وابستہ ہیں...... جب بھی شیخ اسامہؒ اور رمضان کا ذکر ہوتا ہے تو بے ساختہ اُس رمضان کی یاد تازہ ہو جاتی ہے جو تورابورا میں گزرا......تورابورا کے متعلّق میں آج کی اس نشست میں کوئی خاص گفتگو نہیں کروں گا کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ تورابورا اور وہاں پیش آنے والے مجاہدین کی سرفروشی کے واقعات کے احاطہ کے لیے الگ سے ایک نشست رکھوں......کہ کس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کی توفیق سے شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے کمال معاملہ فہمی کے ساتھ مجاہدین کی قیادت کی اور کس طرح امریکیوں کی بے ہمتی، بزدلی اور منافقین پر اُن کے انحصار کی قلعی صاف طور پر کھُل گئی......

بہرحال کہنے کا مقصد یہ تھا کہ تورابورا میں جو رمضان گزرا، اس کی ایک ایسی نرالی شان تھی جو اُس کو باقی سب چیزوں سے ممتاز کر دیتی ہے......وہ رمضان ہم سب کے لیے بہت بھاری تھا......شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے سب ساتھیوں کو خوراک کی کمی کے پیشِ نظر روزے رکھنے سے منع کر رکھا تھا......ذاتی طور پر میں تورابورا سے شیخ سے پہلے نکل چکا تھا......اس کے بعد عیدالفطر کے موقع پر شیخ سے جب میری ملاقات ہوئی، بلکہ وہ میرے پاس آئے تو مجھے یاد ہے کہ میں نے آگے بڑھ کر متنبّی کے اس شعر سے اُن کا استقبال کیا

میں آپ کو دوسروں سے خاص تو نہیں کرتا......

تاہم حال دل یہ ہے کہ اگر آپ سلامت ہیں تو سب سلامت ہیں

شیخ رحمہ اللہ کا شعر وادب اور خصوصاً متنبّی کے ساتھ خصوصی لگاؤ، جہاد واقدام اور زہد اخلاق کے حوالے سے اشعار سے گہرا شغف الگ سے ایک قصہ ہے، جس کے لیے ہوسکتا ہے کہ ہم علیحدہ سے ایک نشست کا اہتمام کریں......تاہم اس وقت میں آپ کے سامنے خصوصیّت سے ساتھ شیخ رحمہ اللہ کے علما کے ساتھ تعلّق کے حوالے سے گفتگو کرنا چاہوں گا......

بہت سے لوگ علما کے ساتھ تعلّق کے حوالے سے مجاہدین کو یہ الزام دیتے ہیں کہ وہ علما کا کما حقہ احترام نہیں کرتے اور علم کی صحیح قدر ومنزلت سے ناواقف ہیں......اس لیے میں شیخ رحمہ اللہ کے علما کے ساتھ کثیر الجہتی تعلّق کے حوالے سے کچھ وضاحت کرنا چاہتا ہوں......شیخ اسامہ رحمہ اللہ ابتدائے شباب ہی سے دینی تعلیمات کی مکمل پابندی کرنے والے تھے......طلبِ علم کی خاطر آپ بہت سارے مشائخ کی علمی مجالس میں بھی شرکت کیا کرتے تھے......لیکن چونکہ شیخ رحمہ اللہ یونی ورسٹی کی تعلیم کے دوران ہی جہاد کے لیے نکل گئے تھے اس لیے آپ تحصیل علم کے لیے اپنے آپ کو مکمل فارغ نہ کر سکے کیونکہ جہاد فی سبیل اللہ نے آپ کو ایسا مشغول کر دیا تھا کہ یہی آپ کو اوڑھنا بچھونا بن چکا تھا......تاہم یہ گوناگوں مصروفیات بھی آپ کو تحصیل علم اور اس کی نشر واشاعت کے لیے کوشش سے مکمل طور پر نہیں روک سکیں......غالباً میں نے اپنی کتاب ''فرسان تحت رایۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' میں شیخ رحمہ اللہ کی افغانستان میں دعوتی وعلمی سرگرمیوں پر کچھ روشنی ڈالی ہے کہ کس طرح شیخ نے اس مقصد کے لیے درس گاہیں قائم کیں اور دیگر خدمات سرانجام دیں......لیکن فی الوقت میں آپ کے سامنے شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کے علما کے ساتھ تعلّق کے بارے میں کچھ باتیں کروں گا......سب سے پہلے جزیرۃ العرب کے علما کے ساتھ، اس کے بعد افغانستان اور پھر پاکستان کے علما کے ساتھ......میں خود اُن میں سے بہت سی ملاقاتوں میں موجود تھا جب کہ بعض ملاقاتوں کے احوال کے بارے میں شیخ نے خود مجھے مطلع کیا......

مجھے یاد ہے کہ جزیرۂ عرب کے علما کے حوالے سے شیخ نے مجھ سے خود ذکر کیا تھا کہ آپ رحمہ اللہ اُنہیں جہاد کے لیے نکلنے اور اعداد کی فرضیت کے بھی فتوے دینے کی ترغیب دیا کرتے تھے...... کیونکہ امت اس وقت دشمنوں کا ہدف بن چکی ہے......دشمن ہر جانب سے اسے گھیرے ہوئے ہیں، اس کی زمینوں پر قابض ہیں......اور سقوطِ اندلس سے جہاد امت پر فرض عین ہو چکا ہے......ان سب امور کے حوالہ سے شیخ رحمہ اللہ، علما سے رجوع کرتے کہ وہ اس سلسلے میں واضح فتاویٰ دیں......اسی ضمن میں شیخ نے ایک مرتبہ مجھ سے شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ کے ساتھ اپنی ملاقات کے بارے میں بتایا...... یہاں میں یہ

بھی بتا تا چلوں کہ شیخ محمد بن عثیمین نے شیخ اسامہ کو اپنا خاص تزکیہ بھی دیا تھا، جو کہ مشہور و معروف بات ہے...... بہر حال شیخ نے مجھے بتایا کہ میں نے شیخ ابن عثیمینؒ سے درخواست کی کہ محترم شیخ! ضروری ہے کہ آپ کبار علما کی کونسل کی جانب سے مسلمانوں پر اعداد فی سبیل اللہ کی فرضیت کے لیے فتویٰ جاری کریں...... اس پر شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اُن سے صراحت سے کہا کہ اے اسامہ! ہم کبار علما کی کونسل سے تب تک کوئی فتویٰ جاری نہیں کر سکتے جب تک کہ ہمیں اوپر سے اجازت نہ مل جائے (یعنی بادشاہ کی جانب سے)...... اس پر شیخ بھی معاملے کی حقیقت کو سمجھ گئے......

اسی طرح علمائے صحوہ کے ساتھ بھی شیخ اسامہ رحمہ اللہ کا خصوصی تعلّق تھا...... یہ وہ نوجوان علما تھے جنہوں نے جزیرۂ عرب کے نوجوانوں میں بیداری کی تحریک کو منظّم کیا تھا...... شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی ان سے بہت سی امیدیں وابستہ تھیں، خاص طور پر خلیج کی پہلی جنگ کے بعد...... شیخ اُنہیں اللہ کی راہ میں ہجرت کی دعوت دیا کرتے تھے اور اُنہیں کہتے تھے کہ ہجرت ضروریات جہاد میں سے ہے اور ضروریات دعوت میں سے ہے...... اور یہ انبیاء، صالحین اور اُن کے پیروکاروں کی سنت ہے...... شیخ اُن سے کہتے تھے کہ حکومت آپ لوگوں کو چھوڑے گی نہیں بلکہ لازماً آپ پر پابندیاں لگائے گی اور زور زبردستی سے آپ کے منہ بند کرنے کی کوشش کرے گی...... اس لیے آپ کے لیے ضروری ہے کہ اپنے میں سے کچھ علما کو ہجرت کے لیے نکالیں تا کہ اگر ملک میں آپ کے لیے تنگی آجائے تو کوئی باہر سے آپ کے لیے آواز اٹھانے والا تو ہو...... شیخ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے اُن لوگوں پر بہت محنت کی......

مجھے ابھی تک شیخ رحمہ اللہ کی وہ بات یاد ہے کہ جب آپ نے کہا تھا کہ علمائے جزیرہ میں سے کوئی ایسا نام نہیں کہ جسے میں نے ہجرت کی دعوت نہ دی ہو، چاہے آپ اُنہیں جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں...... اس کے جواب میں وہ حضرت مختلف قسم کے عذر پیش کرنے لگتے تھے...... لیکن پھر بھی شیخ اُنہیں اپنی بصیرت کی روشنی میں خدشات سے خبردار کیا کرتے تھے...... اور فی الحقیقت ہوا بھی ویسے ہی جیسے شیخ رحمہ اللہ کا اندیشہ تھا...... آپ اُنہیں پہلے سے کہا کرتے تھے کہ عنقریب آپ کو باندھ کر رکھ دیا جائے گا، آپ کی زبانوں پر تالے لگا دیے جائیں گے اور آپ لوگوں کو قید کر لیا جائے گا...... آخر کار اُن میں سے ایک نے کہا کہ اے اسامہ! اگر ہم پر اندر سے مشکل آگئی تو آپ باہر سے ہمارے لیے آواز اٹھانے والے ہیں نا! اور پھر عملی طور پر وہی ہوا جس کی شیخ کو توقع تھی...... آپ سب جانتے ہیں کہ کس طرح اُنہیں گرفتار کیا گیا اور کس طرح اُن سے تحقیقات ہوئیں اور یہ سلسلہ تقریباً چار سال یا اس سے زیادہ عرصہ تک چلتا رہا...... اس سارے وقت میں بھی شیخ رحمہ اللہ اُن کے نام سے اُن کا ذکر کیا کرتے تھے اور اُن پر ہونے والے مظالم کو بیان کیا کرتے تھے......

اس کے بعد حکومت نے اُنہیں چھوڑنا شروع کر دیا...... مجھے یاد ہے کہ جب مجھے معلوم ہوا کہ اُن میں سے ایک مشہور عالم کو رہا کیا گیا ہے تو میں نے شیخ سے اُس کا ذکر کیا، تاہم شیخ پہلے سے ہی مجھ سے زیادہ تفصیلات کے ساتھ جانتے تھے...... تو میں خوشی خوشی شیخ کے پاس آیا اور کہا کہ الحمدللہ! فلاں شیخ کو رہا کر دیا گیا ہے اور ان شاء اللہ اُن سے بڑی خیر آنے کی امید ہے...... تو شیخ ابتدا میں خاموش ہو گئے اور پھر مجھ سے کہا کہ اصل میں آپ کو ایک بات معلوم نہیں ہے...... میں نے کہا اللہ خیر کرے، کیا مسئلہ ہے؟...... شیخ نے فرمایا کہ اس شخص کے بارے میں، میں نوجوان ساتھیوں کے سامنے بات نہیں کرنا چاہتا تھا...... میں نے کہا کوئی مسئلہ نہیں! بعد میں شیخ نے تایا کہ اُس شخص کو حکومت نے اپنے ساتھ ملا لیا اور یہ شخص جب نکلا ہے تو محمد بن نائف کی تعریف کرتے ہوئے نکلا ہے...... میں نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون......

شیخ کہنے لگے کہ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جیلوں میں کیا کچھ ہوتا رہا ہے؟ حکومت نے جیلوں کو بہترین سہولیات سے مزین کر دیا ہے...... جس کے نتیجے میں ان میں سے بہت سے لوگ پلٹ گئے ہیں...... میں نے انتہائی حیرت اور افسوس سے کہا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون...... شیخ نے کہا ہاں! ایسا ہی ہے...... اس کے بعد انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ انہی دست بردار ہونے والوں میں سے ایک نے ' جو کہ اکثر ٹی وی پر آتا رہتا ہے ' ایک پروگرام میں یہاں تک کہہ دیا کہ میں اللہ کے سامنے اسامہ بن لادن سے برأت کرتا ہوں...... میں نے حیران ہوتے ہوئے کہا کہ سبحان اللہ! یہ کیسی بات ہے؟ اے میرے بھائی! میرے بس میں سوائے اس کے کیا ہے کہ میری اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو بہترین طریقے سے حق کی جانب واپس لوٹائے اور آپ کو ایسی مقبول شہادت نصیب فرمائے جیسی شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ علیہ کو نصیب فرمائی......

اسی طرح دعوت وارشاد کے میدان سے نسبت کا ایک اور دعوے دار ایک مرتبہ ٹی وی پر آکر کہنے لگا کہ اسامہ بن لادن سراسر بہکا ہوا شخص ہے اور شیخ کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا کہ '' تم حق سے بالکل بہکے ہوئے شخص ہو'' ...... میں نے کہا سبحان اللہ! اسامہ بن لادن تو گمراہ ہے جب کہ حسنی مبارک اور عبداللہ بن عبدالعزیز ٹھہرے امیر المومنین! سبحان اللہ! کتنا بُرا فیصلہ ہے جو یہ کرتے ہیں! میں اُن سے بھی یہی کہتا ہوں کہ اے میرے بھائی! اللہ آپ کو بہترین طریقے سے حق کی جانب واپس لوٹائے اور آپ کو ایسی شہادت نصیب فرمائے جیسی شیخ اسامہ بن لادن یا ابودجانہ خراسانی کو نصیب ہوئی...... اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے تمام شہدا پر رحم فرمائے، آمین۔ سو یہ تھے شیخ اسامہ بن لادن کے جزیرۃ العرب کے علما کے ساتھ تعلّق کے بارے میں کچھ واقعات......

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

19 دسمبر: صوبہ لوگر......ضلع پل عالم......مجاہدین کی اینٹی ایئر کرافٹ گن سے فائرنگ......ایک امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا

شام میں موجود ہمارے بھائیوں کے لیے فوری پکار

شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ

بسم اللّٰہ والحمدللّٰہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللّٰہ وآلہ و صاحبہ ومن والاہ۔

میرے محترم ومعزز بھائیو! شام ارض رباط وجہاد فتح وغلبہ (جو اللہ کے حکم سے بہت قریب ہے) کے تمام جہادی مجموعات سے تعلّق رکھنے والے مجاہدین اسلام اور جہادی شیرو! ______ السلامُ علیکم ورحمۃُ اللہِ وبرکاتہ...... وبعد

میرے معزز محبُوب بھائیو! آپ جانتے ہیں کہ میں اور قاعدۃ الجہاد جماعت میں موجود میرے بھائی آپ تمام بھائیوں کے لیے اپنے دلوں میں یکساں محبت واحترام کے جذبات لیے ہوئے ہیں، ہم آپ کی قدر و قیمت سے واقف ہیں اور آپ کے صبر و ثبات کے معترف ہیں۔ آپ ہماری نگاہوں میں شام ارض رباط وجہاد میں حکومتِ شرعیہ کے قیام کے لیے امت کی امیدوں کا مرکز ہیں، آپ بیت المقدس کی آزادی کی خوش خبری ہیں، آپ کا مبارک جہاد اللہ کی مدد سے خلافت علی منہاج النبوۃ کی واپسی کے راستے کا ہراول قدم ہے۔

میرے معزز بھائیو! آپ جانتے ہیں کہ ہم اپنے متعدد بیانات میں' چاہے وہ میری جانب سے جاری کردہ ہوں یا میرے معزز بھائیوں کی جانب سے' آپ تمام کو اپنے بھائیوں کی طرح مخاطب کرتے ہیں، کسی مسلم یا مجاہد کے مابین بغیر کوئی تفریق کیے...... بلکہ ہم آپ تمام کو اسلام، جہاد، ہجرت اور رباط کے راستے میں اپنا بھائی سمجھتے ہیں۔ جماعت کے میڈیا سے متعدد بار یہ دہرایا جا چکا ہے کہ ہمارے درمیان موجود اسلامی اخوت تمام فانی اور تبدیل ہونے والے تنظیمی تعلقات سے مضبوط تر ہے، اور آپ کی وحدت، اتحاد والفت ہمارے نزدیک کسی بھی تنظیمی تعلّق سے زیادہ اہم، گراں اور عزیز ہے...... آپ کی وحدت اور اتحاد اور وحدانیت صف ہر تنظیمی نسبت اور جماعتی عصبیت سے بالاتر ہے۔

بلکہ اگر یہ تنظیمی اور جماعتی تعلقات آپ کی الفت، وحدت اور اپنے سیکولر فرقہ پرست دشمن کے خلاف ایک سیسہ پلائی دیوار بننے میں متعارض ہوں تو بلاتردد انہیں قربان کیا جائے گا۔ ہمارا دشمن بالکل واضح ہے، وہ دشمن جس کی مدد کے لیے رافضی وصفوی قوتیں اور روس وچین کمربستہ ہیں۔ جس کے ساتھ معاصر صلیبی مہم نے ساز باز کر رکھی ہے۔

اسی طرح آپ کو یہ بھی علم ہے کہ ہمیں کسی صورت یہ گوارا نہیں کہ کسی مسلم یا مجاہد کی حرمت کو پامال کیا جائے، اس کی جان، مال، عزت وشرف پر دست درازی کی جائے اور نہ ہی ہمارے لیے یہ قابل قبول ہے کہ ان پر کفر وارتداد کی تہمت لگائی جائے، اور ہم سمجھتے ہیں کہ شام ارض رباط وجہاد میں موجود جہادی تنظیمیں (جو اپنی جانوں اور اموال کو جہاد فی سبیل اللہ، اعلائے کلمۃ اللہ اور اللہ کی شریعت کی حاکمیت کی کوششوں کے لیے قربان کر رہی ہیں) وہ ہمارے بھائی ہیں، جن کے بارے میں ہمیں ہرگز یہ قبول نہیں کہ انہیں ارتداد وکفر کے ساتھ متصف کیا جائے۔

میں شام ارض رباط وجہاد میں موجود اپنے معزز بھائیوں، مجاہدین اسلام کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان یاد دلانا چاہتا ہوں:

أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا

''جس کسی شخص نے اپنے بھائی کو ''اے کافر!'' کہا تو وہ ان دونوں میں سے ایک پر لوٹ آئے گا''۔

میرے معزز محبُوب بھائیو! آپ جانتے ہیں کہ ہم نے اس بات کی پہلے بھی دعوت دی ہے، اب بھی دے رہے ہیں اور (باذن اللہ) دیتے رہیں گے۔ ہم تمام بھائیوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ شام ارض رباط وجہاد میں اسلامی حکومت کے قیام کی کوشش کریں، اور وہ جسے پسند کریں (جس میں شرعی شرائط موجود ہوں) اپنا حاکم چن لیں، وہ جس کا چناؤ کریں گے وہی ہمارا انتخاب بھی ہوگا، ہم ہرگز ایسا نہیں چاہتے کہ کوئی زور زبردستی سے اپنے آپ کو ان پر مسلط کرے۔ کیونکہ ہم خلافت راشدہ علی منہاج النبوۃ کے قیام کے لیے کوشاں ہیں، جو شریعت کی حاکمیت قائم کرے، شوریٰ کو زندہ کرے، عدل وانصاف کو عام کرے، حقوق کی محافظ ہو، سرکشی کا جواب دے۔

ارض رباط وجہاد شام کے تمام جہادی مجموعوں میں موجود میرے معزز بھائیو! مجاہدین اسلام! ہمارے اور امت کے دل (وہ دل جو آپ کے دلوں کے ساتھ دھڑکتے ہیں) اس باہمی قتال کے فتنہ سے بہت پریشان ہیں جو مجاہدین اسلام کی صفوں میں بھڑک اٹھا ہے۔

اسی لیے ہم تمام جہادی مجموعوں میں موجود اپنے بھائیوں کو دعوت دیتے ہیں۔ اسی طرح اہل شام کے فضلا، علما، دعاۃ، قائدین، قبائل کے سرداروں، تاجروں، لکھاریوں، صحافیوں، میڈیا کے افرد، اہل الرائے اور ہر آزاد ومعزز شخص کو دعوت دیتے ہیں جو اس سیکولر، ظالم، مجرم فرقہ پرست بشار کی حکومت کے خاتمہ اور عادل حکومت کے قیام کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ اس فتنہ کو روکنے کی کوشش کریں جس کے بارے میں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ یہ کب ختم ہوگا۔

(بقیہ صفحہ ۵۳ پر)

20 دسمبر: صوبہ ننگرہار.................. ضلع خوگیانی.................. افغان فوج کی چوکی پر مجاہدین کا حملہ.................. 4 افغان فوجی ہلاک.................. متعدد زخمی

پاکستانی حکمرانوں کے کفر وارتداد کے بنیادی اسباب

شیخ ابو یحییٰ اللیبی رحمہ اللہ

پاکستانی حکمرانوں کے کفر کا معاملہ تو روز روشن کی طرح عیاں اور دل کے اندھوں کے سوا ہر ایک پر واضح ہے۔ یہ حکمران کئی اعتبار سے کفر کے مرتکب اور دین سے خارج ہو چکے ہیں، لیکن ان میں سے دو اسباب سب سے نمایاں ہیں:

۱۔ کفار سے دوستی و تعاون اور مسلمانوں سے دشمنی و عداوت

اگر ان خائنینِ امت کے باقی تمام جرائم سے نظریں پھیر بھی لی جائیں تو صرف یہی ایک بات ان کے کفر کے لیے کافی ہے کہ افغانستان پر قبضے کے دوران انہوں نے علی الاعلان نصاریٰ کا ساتھ دیا، ان سے دوستی نبھائی اور مسلمانوں کے خلاف ان کی ہر ممکن امداد کی۔ انہوں نے کفار کی دلجوئی کے لیے مجاہدین کو قتل کیا، انہیں قید کر کے ڈالروں کے عوض فروخت کیا، اسلام پر حملہ آور دشمن کے لیے پاکستان کے تمام دروازے چوپٹ کھولے...... یہاں تک کہ آج افغانستان میں موجود صلیبی لشکر کی ۸۰ فی صد عسکری و غیر عسکری رسد پاکستان سے گزر کر اور پاکستانی فوج کی حفاظت میں جاتی ہے۔ کیا یہ ایک جرم ہی ان حکمرانوں کا کفر ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں؟...... چہ جائیکہ ان کے کفریہ افعال کی پوری فہرست یہاں بیان کی جائے۔ سلف وخلف کے علما اس امر پر متفق ہیں کہ کفر واسلام کی جنگ میں کفار کا ساتھ دینا اور مسلمانوں کے مقابل ان کی مدد کرنا ان خطرناک جرائم میں سے ہے جو ایک مسلمان کو دین سے خارج کر دیتے ہیں۔ ویسے تو قرآن مجید کی بہت سی آیات اس نکتے کو واضح کرتی ہے لیکن ہم یہاں محض ایک آیت اور اس کے تشریحی اقوال بطور نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاء بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِيْ الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ(المائدة: ۵۱)

''اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ، یہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست اور ساتھی ہیں، اور تم میں سے جو کوئی بھی انہیں اپنا دوست بنائے وہ انہی میں سے ہے، بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتے''۔

امام قرطبی رحمہ اللہ اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں:

﴿ومن يتولهم منكم﴾أي يعضدهم على المسلمين ﴿فانه منهم﴾بيّن تعالىٰ أن حكمه كحكمهم

''﴿اور تم میں سے جو کوئی انہیں اپنا دوست بنائے﴾ یعنی مسلمانوں کے مقابلے میں ان کی مدد کرے ﴿تو وہ انہی میں سے ہے﴾ یعنی اس کا اور ان (یہود ونصاریٰ) کا شرعی حکم ایک سا ہے''۔

امام طبری رحمہ اللہ ﴿فَإِنَّهُ مِنْهُمْ﴾ یعنی ﴿وہ انہی میں سے ہے﴾ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فهو من أهل دينهم وملتهم

''وہ انہی (یہود ونصاریٰ) کے دین وملت پر ہے''۔

امام مظہری حنفی رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں ﴿فَإِنَّهُ مِنْهُمْ﴾ کے ذیل میں لکھتے ہیں:

يعني كافر منافق......

''یعنی وہ (انہی کی طرح) کافر ومنافق ہے''۔

امام ابو بکر جصاص حنفی رحمہ اللہ اس آیت مبارکہ کے ذیل میں کچھ یوں رقم طراز ہوتے ہیں:

انما المراد أحد وجهين: ان كان الخطاب كؤلكفار العرب فهو دال على أن عبدة الأوثان من العرب اذا تهوّدوا أو تنصروا كان حكمهم حكمهم......وان كان الخطاب للمسلمين فهو اخبار بانه كافر مثلهم بموالاته اياهم

''اس آیت مبارکہ کے دو میں سے کوئی ایک معنی ہیں: اگر تو یہاں کفارِ عرب سے خطاب ہے، تو پھر تو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عرب کے بت پرست اگر یہودی یا نصرانی ہو جائیں تو ان پر بھی یہود ونصاریٰ والے شرعی احکامات لاگو ہوں گے......اور اگر یہاں مسلمانوں کو مخاطب کیا جا رہا ہے تو پھر یہ آیت ہمیں بتلاتی ہے کہ جو مسلمان کفار کا ساتھ دے وہ انہی کی طرح کافر ہو جاتا ہے''۔

اس سے چند سطور قبل بھی آپ اسی بحث کے ذیل میں صراحتاً لکھتے ہیں کہ:

لو ارادالمسلمين لكانوا اذا تولوا الكفار صاروا مرتدين

''اگر یہ آیت مسلمانوں کو مخاطب کرتی ہے تو مسلمان تو کفار کا ساتھ دینے کے سبب مرتد ہو جاتے ہیں''۔

یہ تمام اقوال اس بات پر صراحتاً دلالت کرتے ہیں کہ علمائے سلف نے مسلمانوں کے بالمقابل کفار کی معاونت کرنے کو حقیقتاً کفر وارتداد گردانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ فرمائے، آمین۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

20 دسمبر: صوبہ کابل..................ضلع سروبی..................ایک فوجی سپلائی قافلے پر مجاہدین کا حملہ..................2 آئل ٹینکر تباہ

اللہ کی شریعت کے علاوہ کسی اور قانون سے فیصلے کرنا

مولانا عاصم عمر دامت برکاتہم العالیہ

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کرنے کا مقصد یہ بیان فرمایا کہ ''وہ صرف اللہ کی عبادت کریں''......لیکن اگر عدالت میں قرآن نافذ نہ ہو، تجارت عالمی مالیاتی اداروں کے بنائے ہوئے قوانین کے تحت کی جاتی ہو، نظامِ حکومت جمہوری ہو......تو اللہ کی عبادت کس طرح کی جاسکتی ہے؟

حالانکہ اللہ تعالیٰ کا منشا تو یہ ہے کہ روئے زمین سے تمام باطل ادیان کو مٹا کر اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا دین قائم کردیا جائے۔صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ کافر بھی اس دین کے عطا کردہ نظام کے تحت زندگی گزاریں تاکہ کوئی طاقت ور کسی کمزور پر ظلم نہ کر سکے، مظلوم کو انصاف دلایا جائے، غریب کو عزت سے جینے کا حق دیا جائے۔

اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم صرف مسلمانوں کے مسائل ہی میں نہیں ہے بلکہ کفار کے مسائل ومقدمات (سوائے کچھ شخصی و عائلی معاملات کے) اسی الٰہی دستور و آئین کے ذریعہ حل کیے جائیں گے۔لیکن آپ سوچوں کی پستی اور اللہ تعالیٰ کے صریح حکم سے غفلت کا اندازہ لگایئے کہ کافروں کے مابین فیصلہ تو دور کی بات، مسلمانوں کی عدالتیں مسلمانوں کے مابین فیصلے کافروں کے قانون سے کرتی ہیں۔اسی کے مطابق زندگی گزارنے پر مجبور کیا جاتا ہے اور ان فیصلوں پر عمل درآمد کے لیے پولیس اور فوج بنائی گئی ہے جو اس کفر کو جبراً نافذ کرتی ہے، اس کی رِٹ کو یقینی بناتی ہے۔حالانکہ اللہ کا قرآن ہی وہ قانون ہے جس کے مطابق فیصلے کرنے چاہئیں:

فَاحۡکُم بَیۡنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ وَلاَ تَتَّبِعۡ أَهۡوَاءهُمۡ عَمَّا جَاءکَ مِنَ الۡحَقِّ...... (المائدۃ:۴۸)

''سو آپ اس (دستور) کے مطابق فیصلہ کیجیے جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے، اور ان (کافروں) کی خواہشات کی پیروی نہ کیجیے......''

یہاں ہم جمہوری نظام کے ایک اساسی ستون، یعنی جمہوری عدالتوں کا جائزہ لیں گے اور اس غرض سے اس بنیادی سوال کا جواب جاننے کی کوشش کریں گے کہ ان عدالتوں میں اللہ کی شریعت کی بجائے انسانوں کے تراشے ہوئے قانون کے مطابق فیصلے کرنے کا جو عمل جاری ہے، اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

اللہ کی شریعت کے علاوہ کسی اور قانون سے فیصلہ کرنا:

وَمَن لَّمۡ یَحۡکُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوۡلَـئِکَ هُمُ الۡکَافِرُونَ(المائدۃ: ۴۴)

''اور جو اللہ کے نازل کردہ (قرآن) سے فیصلہ نہ کریں وہی لوگ کافر ہیں''۔

اہل سنت والجماعت کو اللہ رب العزت نے اپنے دین کی حفاظت کے لیے منتخب فرمایا اور دین کو افراط وتفریط اور کمی وزیادتی سے محفوظ رکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ قرآن وسنت کو اس کے صحیح معنی ومفہوم کے ساتھ بیان کرنے اور اس کو سلف صالحین کی تشریحات کے مطابق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائی تاکہ یہ طبقہ دین مبین کو ہر قسم کی ملاوٹ سے پاک کرکے، تشدد وغلو کے خاردار راستوں سے بچا کر اعتدال کی شاہراہ پر چلائے۔

چنانچہ امت ہر دور میں تاریک سے تاریک فتنوں میں بھی کامیابی سے سفر کرتی رہی۔دشمنانِ دین کی طرف سے اڑائے گئے گرد وغبار میں بھی اس جماعت نے حق کی راہِ اعتدال کو نہیں چھوڑا، علمائے اہل سنت نے اس قافلے کو فکری ڈاکوؤں، مذہبی سوداگروں اور ایمان کے دشمنوں سے بچا کر منزل کی جانب رواں دواں رکھا ہوا ہے۔

آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خذلهم حتى يأتي أمر الله......(صحيح مسلم)

''میری امت کی ایک جماعت حق کی خاطر قتال کرتی رہے گی، حق پر غالب رہے گی، جس نے ان کا ساتھ چھوڑا وہ اس جماعت کو نقصان نہ پہنچا سکیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ آجائے''۔

چنانچہ دیگر موضوعات کی طرح اس مسئلہ (اللہ کے نازل کردہ قانون سے فیصلہ نہ کرنا) میں بھی ہر دور کے علمائے حق نے اپنے دور میں پائی جانے والی کمی وزیادتی کو بیان کرتے ہوئے اس مسئلہ کو شریعت کی تعلیم کی روشنی میں سمجھایا ہے۔

لہٰذا اس دور میں بھی اہل علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ سب سے پہلے اپنے سامنے موجود صورتِ مسئلہ کو گہرائی کے ساتھ سمجھیں، صرف اس کے ظاہری حالات اور مبہم اصطلاحات کا استعمال ہوتے دیکھ کر اس کے مطابق اس کی شرعی حیثیت کو بیان نہ کریں، تاکہ قرآن وحدیث کی روشنی میں امت کی رہ نمائی کر سکیں۔نہ تو اپنی طرف سے کسی مسئلہ میں تشدد اختیار کریں، اگر شریعت نے لوگوں کو گنجائش دی ہے تو یہ اپنی طرف سے ان پر سختیاں نہ عائد کریں، اور نہ ہی آسانیاں پیدا کرنے کے چکر میں دین کی ان سرحدوں کو ہی پامال کر بیٹھیں جو کفر واسلام میں امتیاز قائم رکھتی ہیں۔

لیکن افسوس کہ اس دور میں، زیر بحث مسئلہ میں لوگوں نے انتہائی سستی اور

21 دسمبر: صوبہ لوگر..........ضلع چرخ..........مجاہدین کا ایک فوجی چوکی پر حملہ..........2 فوجی ہلاک..........1 زخمی

مداہنت سے کام لیا ہے۔ اور اب تو یہ حال ہے کہ عوام تو عوام، اہل علم گھرانوں میں بھی اس بات کا احساس نہیں کہ اللہ کی شریعت کے علاوہ کسی اور قانون کے تحت زندگی کی سانسیں لینا، غیر اللہ کے آئین کو حاکم ماننا، اس پر خاموش رہنا، راضی رہنا یہ کوئی چھوٹا موٹا گناہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو سخت الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

کس قدر زیادتی ہے کہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی سخت وعید کو کوئی اپنی طرف سے ہلکا کر کے پیش کرے، کسی صحابیِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو غلط جگہ پر پیش کرے۔ شہنشاہِ ارض وسماء لوگوں کو ڈرا رہے ہیں کہ جس نے ہمارے آئین کے علاوہ کسی اور آئین سے فیصلہ کیا وہ کافر ہے......لیکن ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ کی دھمکی کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں، خود بھی کفر کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی جری کرتے ہیں کہ نہیں کوئی بات نہیں، یہ کوئی ایسا بڑا جرم نہیں جتنا تم سمجھ رہے ہو۔ گویا (نعوذ باللہ) احکم الحاکمین کی وعید نہ ہوئی، کوئی معمولی بات ہو گئی! اعاذنا اللہ منہ!

اسی طرح یہ بھی اہل سنت کے مسلک کے خلاف ہے کہ قرآن وحدیث کے ظاہری ترجمہ کو دیکھ کر اس کو وہ معنی پہنا دیے جائیں جو اسلافِ امت سے ثابت نہیں ہیں۔

اپنے دور میں درپیش کسی مسئلہ میں ہم اس وقت غلطہ کر بیٹھتے ہیں جب کسی مسئلہ کے بارے میں ہم اس کا ظاہر دیکھ کر فیصلہ سناتے ہیں اور اس تفصیل کو طلب نہیں کرتے جو سلف صالحین نے بیان فرمائی ہے۔ اسی طرح دوسری غلطی یہ ہوتی ہے کہ اسلافِ امت کی بیان کی گئی تفصیل کو ہم آج ایسی جگہ ثابت کر جاتے ہیں جہاں وہ منطبق ہو ہی نہیں سکتی۔

زیر بحث مسئلہ (قرآن کے خلاف فیصلہ کرنا) بھی اسی قسم کے مسائل میں سے ہے جن میں صورت مسئلہ کی گہرائی میں جائے بغیر موجودہ نظام کے بارے میں شرعی حکم بیان کر دیا جاتا ہے۔ بندہ نے کوشش کی ہے کہ صورت مسئلہ کو پوری طرح کھول کر بیان کر دیا جائے تا کہ علمائے حق شریعت کی روشنی میں ہماری رہ نمائی کریں۔

تنبیہ: غیر قرآن سے فیصلہ کرنے والا کافر ہو جاتا ہے یا نہیں؟ اس بحث میں یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ یہ ساری بحث صرف ایک شرعی حکم سے متعلّق ہے۔ یعنی کوئی جج یا حکام قرآن کے تمام فیصلے نافذ کرتا ہے لیکن صرف ایک قطعی طور پر ثابت شدہ شرعی حکم میں غیرِ قرآن سے فیصلے سناتا ہے (مثلاً زنا کی شرعی سزا کو بدل کر انگریزی قانون میں بیان کردہ سزا کے مطابق فیصلے کرتا ہے) تو کیا وہ مکمل دائرۂ اسلام سے خارج ہو گیا یا نہیں؟

آیت کا شان نزال:

پہلے اس آیت کی شان نزول (پس منظر) سمجھتے چلیں، اس کے بعد اس آیت کی تفسیر میں مشہور مفسرین (متقدمین ومتاخرین) کے اقوال بیان کیے جائیں گے۔ اگر ہم اس بحث کو اچھی طرح سمجھ لیں تو ان شاء اللہ اسلام وکفر، جس کو جدید دجالی ذہنوں نے خلط ملط کرنے کی کوشش کی ہے، الگ الگ ہو جائیں گے۔

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّٰهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ(المائدة: ۴۴)

''اور جو اللہ کے نازل کردہ (قرآن) سے فیصلہ نہ کریں وہی لوگ کافر ہیں''۔

معارف القرآن میں مفتی شفیع صاحبؒ نے اس کی شانِ نزول امام بغویؒ کے حوالہ سے اس طرح بیان فرمائی ہے:

> ''یہ زنا کا واقعہ ہے۔ خیبر کے یہودیوں میں یہ واقعہ پیش آیا اور تورات کی سزا کے مطابق ان دونوں کو سنگسار کرنا لازم تھا۔ مگر یہ دونوں کسی بڑے خاندان کے افراد تھے۔ یہودیوں نے اپنی قدیم عادت کے مطابق یہ چاہا کہ ان کے لیے سزا میں کمی کی جائے اور ان کو یہ معلوم تھا کہ مذہب اسلام میں بڑی سہولتیں دی گئی ہیں، اس بنا پر اپنے نزدیک یہ سمجھا کہ اس سزا میں بھی تخفیف ہو گی۔ خیبر کے لوگوں نے اپنی برادری بنی قریظہ کے لوگوں کو پیغام بھیجا کہ اس معاملہ میں فیصلہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کرا دیں۔ چنانچہ کعب بن اشرف وغیرہ کا ایک وفد ان لوگوں کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا کہ شادی شدہ مرد وعورت اگر زنا میں مبتلا ہوں تو ان کی کیا سزا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میرا فیصلہ مانو گے؟ انہوں نے اقرار کیا۔
>
> اس وقت جبریل امین' اللہ تعالیٰ کا یہ حکم لے کر نازل ہوئے کہ ان کی سزا سنگسار کر کے قتل کر دینا ہے۔ ان لوگوں نے جب یہ فیصلہ سنا تو بوکھلا گئے اور ماننے سے انکار کر دیا۔ جبریل امین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں سے یہ کہیں کہ میرے اس فیصلے کو ماننے یا نہ ماننے میں ابن صوریا کو حکم بنا دو۔ اور ابن صوریا کے حالات و صفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وفد سے پوچھا کہ کیا تم اس نوجوان کو جانتے ہو جو گورا مگر ایک آنکھ سے معذور ہے، فدک میں رہتا ہے، جس کو ابن صویا کہا جاتا ہے؟ سب نے اقرار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، آپ لوگ اس کو کیسا سمجھتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ علمائے یہود میں روئے زمین پر اس سے بڑا کوئی عالم نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو بلاؤ۔ چنانچہ وہ آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم دے کر پوچھا کہ اس صورت میں تورات کا کیا حکم ہے؟ وہ بولا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دی ہے! اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قسم نہ دیتے اور مجھے یہ خطرہ نہ ہوتا کہ غلط

21 دسمبر: صوبہ ننگرہار.........ضلع بٹی کوٹ.........مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ.........4 امریکی اور 8 افغان فوجی ہلاک

بات کہنے کی صورت میں تورات مجھے جلا ڈالے گی تو میں یہ حقیقت ظاہر نہ کرتا۔حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی طرح تورات میں بھی یہی حکم ہے کہ ان دونوں کو سنگسار کر کے قتل کر دیا جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم پر کیا آفت آئی کہ تم تورات کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہو؟ ابن صوریا نے بتالایا کہ اصل بات یہ ہے کہ زنا کی شرعی سزا تو ہمارے مذہب میں یہی ہے لیکن ہمارا ایک شہزادہ اس جرم میں مبتلا ہو گیا، اس کی رعایت کرتے ہوئے ہم نے اس کو چھوڑ دیا، سنگسار نہیں کیا۔ پھر یہی جرم ایک معمولی آدمی سے سرزد ہوا تو ذمہ داروں کو سنگسار کرنا چاہا۔ تو مجرم کے خاندان والوں نے اس کی مخالفت کی اور کہا کہ اگر شرعی سزا اس کو دینی ہے تو پہلے شہزادے کو دو ورنہ ہم اس پر یہ سزا جاری نہ ہونے دیں گے۔ یہ بات بڑھی تو سب نے مل کر صلح کر لی کہ سب کے لیے ایک ہی ہلکی سزا تجویز کر دی جائے اور تورات کا حکم چھوڑ دیا جائے، اور اب یہی سب میں رواج ہو گیا''۔

امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے بھی اس آیت کی شانِ نزول اسی واقعے کو قرار دیا ہے۔ دیگر مفسرین نے بیان کیا ہے کہ تورات میں مذکور یہ سزا منہ کالا کر کے دونوں کو الٹا گدھے پر بٹھا کر شہر کا چکر لگوانا پھر کوڑے مارنا تھی۔

چندقابلِ غور باتیں:

أ۔ آپ ان یہود کی تورات کی سچّائی وصداقت پر ایمان دیکھئے کہ وہ غلط بات کہنے کی صورت میں اس بات سے ڈر رہا ہے کہ تورات اس کو جلا ڈالے گی۔ اس کے ساتھ اللہ کی وحدانیت پر یقین بھی ملاحظہ فرمائیے کہ قسم دیے جانے پر ایسا سچ بولنے پر آمادہ ہو گیا جس سے اس کی پوری قوم ومذہب کی بے عزتی ہوتی تھی۔

ب۔ انہوں نے تورات کے حکمِ سنگسار کا اس طرح انکار نہیں کیا تھا کہ وہ ان کے منزل من الله (اللہ کی جانب سے نازل کردہ) ہونے کے منکر ہو گئے تھے، بلکہ انہوں نے تورات کے حکم کے مقابلہ میں اپنی طرف سے ایک اور قانون منظور کر لیا تھا، اور اسی کو نافذ کر دیا تھا۔

ج۔ علمائے یہود نے تورات کے اندر رجم کرنے کے حکم کو مٹا کر اپنا ترمیم شدہ قانون کسی دستاویز یا دستور کی شکل میں لکھا نہیں تھا اور نہ ہی تورات کے قانون کے مقابلے میں کوئی دستور تحریری طور پر تیار کیا تھا۔ بلکہ ابھی تک تورات میں اللہ کا نازل کردہ قانونِ رجم ہی موجود تھا، یہ ترمیم صرف زبانی کلامی کی گئی تھی۔ جب کہ آج قرآن کے مقابلے میں ایک دستور تحریری طور پر تیار ہے جس کو پڑھایا جاتا ہے اور قرآن کی بجائے اسی کو جبراً ملک میں نافذ کیا گیا ہے۔ اس کے اندر بے شمار خلافِ شرع ترمیمات موجود ہیں، پھر بھی اس کو اسلامی کہا جاتا ہے۔ گویا قرآن اسلامی نہیں بلکہ اسلامی وہ ہے جو آئین پاکستان میں ہے۔ یا جو چور کے ہاتھ کاٹنے اور شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنے کے قوانین محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے وہ اسلامی نہیں، بلکہ اسلامی وہ ہیں جو قوانین پاکستان میں ہیں؟

د۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ اللہ کے نازل کردہ قانون میں ترمیم کرنے والوں پر کفر کا حکم لگایا گیا۔

اب آپ ذرا غور فرمائیے کہ آج جمہوریت کے لادین علم بردار اور اس کے مسلح محافظین بھی تو ایسا ہی کر رہے ہیں۔ بلکہ اس سے کہیں زیادہ بدتر جو یہود کرتے تھے۔ آپ آج جمہوریت میں شریک سیکولر جماعتوں کو دیکھئے کہ وہ کس ڈھٹائی کے ساتھ اس قرآن کے احکامات کو وحشت ودرندگی کہتے ہیں، ان کو فرسودہ اور تاریک دور کے قوانین کہتے ہیں، قوت کے زور پر ان کو نافذ ہونے سے روکتے ہیں، اس میں نہ کسی شرافت، نہ ہی کسی خوفِ الٰہی کی پرواہ کرتے ہیں...... پھر کیا وجہ ہے کہ یہود تو اس حکم ماأنزل الله (اللہ کے قانون) کے مطابق فیصلہ نہ کرنے یا اس میں ترمیم کرنے سے مطلقاً کافر اور ان جاحدین ومنکرین کے حق میں اتنے دلائل کہ کبھی ان کو پکا سچّا مسلمان ثابت کیا جائے، کبھی امام المسلمین بنا دیا جائے!

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

''افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اسلام کے بارے میں سوچتے ہوئے ہمارے ذہنوں پر قوم پرستانہ تصورات غالب آجاتے ہیں اور ہماری نگاہیں وہ مصنوعی سرحدیں پار نہیں کر پاتیں جو معاہدہ سائیکس پیکو نے ہمارے لیے کھینچی ہیں یا جان انتون نامی برطانوی یا کسی اور فرانسیسی کافر نے جن کا تعیّن کیا تھا! آخر کیا وجہ ہے کہ شام کی سرحد پر واقعہ اردن کا شہر (رمثا) میں رہنے والا مسلمان اردن ہی کے ایک اور شہر (عقبہ) میں رہنے والے شخص سے گہری وابستگی کا احساس رکھتا ہے اور اس کے بارے میں ایسے فکر مند کرتا ہے جیسے ایک مسلمان کی فکر ہونی چاہیے حالانکہ (عقبہ) اس سے ۶۰۰ میل کے فاصلے پر ہے۔ لیکن یہی مسلمان سرحد پار شام کے علاقے (درعا) میں بسنے والے شخص کے بارے میں نہ ایسے جذبات رکھتا ہے، نہ اس کی فکر کرتا ہے، حالانکہ (درعا) اس سے محض ۱۰ میل کی مسافت پر ہے...... یہ فرق کیوں ہے؟ جب کہ درعا (شام) اور عقبہ (اردن) دونوں کے باشندے مسلمان ہیں۔ بلکہ ہوسکتا ہے کہ درعا کا رہنے والا دوسرے شخص سے زیادہ دین دار اور پابندِ شرع ہو۔ بلاشبہ یہ رویے ہمارے ذہنوں میں راسخ قوم پرستانہ تصورات ہی کا نتیجہ ہیں''۔

(شیخ عبداللہ عزام رحمہ اللہ)

21 دسمبر: صوبہ ننگرہار.........ضلع ہٹ کوٹ.........مجاہدین نے ایک امریکی جاسوس طیارہ مار گرایا.........طیارے کا ملبہ مجاہدین نے اپنے قبضے میں لے لیا

ادائیگی فریضہ جہاد پر اعتراضات اور اُن کا علمی محاکمہ

مولانا محمد عیسیٰ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

اعتراض: وقاتلوھم حتی یکونو امثلنا یہ ہے وجہ قتال کی۔ اب ہم کسے کہیں یکونو امثلنا؟ ہم کس کو جا کر کہیں یکونو امثلنا۔ ہم کس چیز کی دعوت دیں؟ ہمارے اپنے ہی گھر میں اس وقت حالات خراب ہیں اور کس کو بلائیں؟

الجواب: حضرات معترضین نے مذکورہ حدیث اور اس کے مطالب کو خلط ملط کر دیا۔ نہ حدیث کے الفاظ صحیح اور نہ اس کے مطالب صحیح، نہ ان الفاظ کی آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت صحیح ہے۔ پہلے ہم اصل حدیث الفاظ نقل کرتے ہیں، پھر ان کے مطالب پر بحث کریں گے:

عن سهيل بن سعد سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول يوم خيبر لاعطينالراية رجلايفتح على يديه فقاموا يرجون لذلك ايهم يعطى فغدوا كلهم يرجوأن يعطى فقال أين على؟ فقيل يشتكي عينيه فامرفدعى له فبصق فى عينيه فبرأمكانه حتى كانه لم يكن به شئى فقال نقاتلهم وفى رواية اقاتل حتى يكونوا مثلنا فقال على رسلك حتى تنزل بساحتهم ثم ادعهم الى الاسلام واخبرهم بما يجب عليهم فوالله لأن يهدى بک رجلا واحدا خيرلک من حمرالنعم (صحيح بخارى)

''آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا دے کر بھیجا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم ان سے لڑیں گے یہاں تک کہ وہ ہم جیسے ہو جائیں یعنی اسلام قبول کر لیں۔ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے روش پر چلے جاؤ، حتیٰ کہ جب ان کے میدانوں میں پڑاؤ ڈال لو تو ان کو اسلام کی طرف بلاؤ اور ان کو مطلع کرو۔ بخدا! تیری وجہ سے ایک شخص ہدایت حاصل کر لے تو یہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے (یعنی سرخ اونٹوں کے صدقہ اور ثواب سے)''۔

حديث اول: والله لان يهدى بک رجل واحد خير لک من حمر النعم۔

حديث ثانى: لغودة اوروحة فى سبيل الله خير من الدنيا ومافيها (صحيح بخارى)

معترضین نے دو حدیثوں میں پیوند کاری کر کے ایک حدیث کے اول حصّہ کو دوسری حدیث کے آخر کے ساتھ ملا دیا اور دوسری حدیث کے آخری حصّہ کو پہلی حدیث کے اول حصّہ سے ملا دیا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان احادیث پر عمل کر کے دکھایا اور انہوں نے اپنی آنکھوں سے ان نتائج کا مشاہدہ کیا۔ لوگ جہاد کی برکت سے حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور یہ روایت اس امت میں جاری وساری رہی۔ محمدؒ بن قاسم نے سندھ میں اسلام کا جھنڈا گاڑا۔ قتیبہ بن مسلمؒ نے وسط ایشیا کو فتوحات اسلامیہ کی بدولت خلافت کا حصّہ بنایا۔ طارق بن زیادؒ نے اندلس میں اس کا علم بلند کیا۔ یوسف بن تاشفین نے مغرب اوسط، مغرب اقصیٰ کو فتح کیا اور ان میں اسلام کا پرچم بلند کیا۔ جہاد کی بدولت اسلام کو سربلندی حاصل ہوئی، اسلام پھلا پھولا ہے، اس کے ثمرات رہتی دنیا تک باقی رہیں گے۔ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

لاتزال طائفة من امتى يقاتلون على الحق ظاهرين على من ناواهم حتى يقاتل آخرهم المسيح الدجال (ابو داؤد)

''میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر غالب رہے گی حتیٰ کہ ان کا آخری طبقہ دجال سے لڑائی کرے گا''۔

لیکن معترضین نے حتی یکونوا کو کونوا امثلنا صیغہ امر بنالیا۔ یعنی ہو جاؤ ہمارے جیسے۔ یہ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کا مقصد نہیں۔ اگر دعوتِ اسلام میں قتال کا پروگرام نہ ہو تو اس سے دین اسلام کی تکمیل اور اسلام کو سرفرازی و بلندی کبھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ معرضین حدیث کے اصل مفہوم اور مقصد کو الٹے منہ چڑاتے ہیں۔

وقال اللہ تعالیٰ: وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّه فَإِنِ انتَهَوْاْ فَإِنَّ اللّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (الانفال: ۳۹)

شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''یعنی کافروں کا زور نہ رہے کہ ایمان سے روک سکیں یا مذہبِ حق کو موت کی دھمکی دے سکیں۔ جیسا کہ تاریخ شاہد ہے کہ جب کبھی کفا کو غلبہ ہوا، مسلمانوں کا ایمان اور مذہب خطرہ میں پڑ گیا۔ اسپین کی مثال دنیا کے سامنے ہے کہ کس طرح قوت اور موقع ہاتھ آنے پر مسلمانوں کو تباہ کیا گیا، مرتد بنایا گیا۔ بہر حال جہاد و قتال کا اولین مقصد یہ ہے کہ اہل اسلام مامون ومطمئن ہو کر اللہ کی عبادت کر سکیں اور دولت ایمان و توحید کفر کے ہاتھوں

سے محفوظ ہو۔(چنانچہ 'فتنہ' کی یہی تفسیر ابن عمر رغیرہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کتب حدیث میں منقول ہے)۔ یہ جہاد کا آخری مقصد ہے کہ کفر کی شوکت نہ رہے۔حکم اکیلے اللہ کا چلے، دین حق سب ادیان پر غالب آجائے (**لیظهره علی الدین کله**) خواہ دوسرے ادیان باطلہ کی موجودگی میں (جیسے خلفائے راشدین وغیرہم کے عہد میں ہوا) یا سب باطل مذاہب کو ختم کرکے (ایسا نزول مسیح کے وقت ہوگا) بہرحال یہ آیت اس کی واضح دلیل ہے کہ جہاد خواہ اقدامی ہو یا دفاعی ہو،مسلمانوں کے حق میں اس وقت تک مشروع ہے جب تک یہ دونوں مقصد حاصل نہ ہو جائیں۔اسی لیے حدیث میں آگیا:**الجهاد ماض الی یوم القیامة**۔ جہاد کے احکام وشرائط وغیرہ کی تفصیل کتب فقہ میں ملاحظہ کی جائے''۔ (تفسیر عثمانی)

اعتراض: انبیاء کی بعثت کا جو مقصد ہے،وہ ہدایت ہے،لہٰذا ایک آدمی کا ہدایت پہ آجانا، وہ ساری دنیا کے مل جانے سے بہتر ہے۔تو گویا مالِ غنیمت ایک طرف رکھا جا رہا ہے اور ایک شخص کی ہدایت کو ایک طرف رکھا جا رہا ہے کہ تم لوگوں کو مارو، فتح کرو اور ساری دنیا کے خزانے تمہیں حاصل ہوجائیں،اس سے بہتر ہے ایک شخص کا کلمہ پڑھ لینا۔اسی جذبے سے وہ لوگ قتال کے لیے نکلے تھے۔اس وقت یہ جذبہ ہے ہی کوئی نہیں،چونکہ تربیت کوئی نہیں۔اکثر تحریکوں میں نوجوان جوش میں آکر ظلم وستم کرتے ہیں تو اللہ کی مدد کیسے آئے گی؟

الجواب: جہاد فی سبیل اللہ کا مالِ غنیمت سے تقابل اور مالِ غنیمت کا تصور کہ تم لوگوں کو مارو، فتح کرو اور مار مار کر ساری دنیا کے خزانے تمہیں حاصل ہو جائیں...... یہ جہاد وقتال فی سبیل اللہ کا کتنا بھیانک نقشہ ہے جو معترضین نے پیش کیا ہے۔قتال فی سبیل اللہ میں مارنا اور مر جانا، جان کی بازی لگا دینا، بے خوف وخطر لڑنا، اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے اپنے آپ کو قربان کرنا اور اپنی جانوں کو اس قابل بنا دینا کہ خود اللہ تعالیٰ ان کا خریدار ہو،اس کا اصل مقصد ہے اور اس ضمن میں کفار کا مال ودولت حاصل ہو جائے تو وہ انعام خداوندی ہے اور حلال وطیب ہے۔

ظاہر ہے کہ یہ مالِ غنیمت جو اعلائے کلمۃ اللہ کے نتیجے میں حاصل ہوا ہے، اسے کسی شخص کی ہدایت کے متوازی ومقابل قرار نہیں دیا جا سکتا بلکہ یہ تو اعلائے کلمۃ اللہ کے صلہ میں حاصل ہوا ہے، وہ اعلائے کلمۃ اللہ جو کسی ایک شخص کے انفرادی کلمہ پڑھ لینے سے بدرجہا بہتر ہے، کیوں کہ اس میں اسلام کی سربلندی کے ساتھ لاتعداد اور بے شمار انسانوں کی ہدایت مضمر ہے۔

شہادت ہے مطلوب ومقصود مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

قال النبی صلی الله علیه وسلم :رأس الامر الاسلام وعموده الصلوة وذروة سنامه الجهاد(مشکوٰۃ)

''دین کی بنیاد اسلام ہے اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کی کوہان کی بلندی جہاد ہے''۔

پھر آخر میں معترضین نے مجاہدین کا ایسا خاکہ کھینچا ہے گویا کہ وہ آج کل کی اصطلاح کے مطابق تخریب کار اور دہشت گرد ہیں۔جب آپ کے نزدیک مالِ غنیمت، لوگوں کو مارو اور فتح کرو اور ساری دنیا کے خزانے تمہیں حاصل ہو جائیں،لوٹ مار کے نتیجے میں حاصل ہوتا ہے تو پھر آپ اہل جہاد کو ظالم اور ستم کار نہ کہیں تو اور کیا کہیں؟ کون نہیں جانتا کہ ظلم وستم، غارت گری اور ناحق خون ریزی اللہ تعالیٰ کے غضب کا ذریعہ ہے، لیکن مال غنیمت کے تحت اس کا ذکر کرنا عمل جہاد کی ہتک اور مجاہدین کی غلط عکاسی نہیں تو اور کیا ہے؟

یہاں میں نکتہ توحید آتو سکتا ہے
ترے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

22 دسمبر:صوبہ زابل...........ضلع شاہ جوئی.................بارودی سرنگ دھماکہ.................افغان فوج کا ایک ٹینک تباہ

لادینیت کے داعی......مسلمان معاشرے کے لیے بڑا خطرہ

عبداللہ حفیظ

خلافت کے خاتمے اور پھر پے در پے باطل نظاموں - نو آبادیاتی نظام، روسی کمیونزم اور مغربی سرمایہ دارانہ نظام کے تسلط نے امتِ مسلمہ میں سے ایک طبقے کے ذہن کو باطل نظریات سے اس قدر کثیف کر دیا ہے کہ ان کے یہاں معیارات، اصطلاحات و تشریحات تک بدل کر رہ گئیں۔ وہ امت جس کے لیے چودہ سو سال تک آئین صرف آئینِ پیغمبری ہی تھا جس کے مصادر بالا جماع قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس ہی رہے، آج یہ طبقہ ہر خطے میں ایسے جدید آئین کی تلاش میں سرگرداں ہے جو ان کو ترقی کی اوج تک پہنچا دے۔

جس امت نے رومیوں، فارسیوں اور مشرکین کے تخلیق کردہ عہدِ جاہلیّت کو منزّہ عقائد، منور علم، روشن اقدار اور اخلاق وعبادات میں للّٰہیت سے تبدیل کر کے رکھ دیا، آج اسی امت میں سے افراد اپنے لیے مغرب سے چراغ ادھار مانگ رہے ہیں۔ جس امت کو اللہ تعالیٰ نے نبیٔ امی صلی اللہ علیہ وسلم سے نوازا، جنھوں نے انسان کو اس کا درست مقام دکھایا، جن کی وجہ سے ایمان لانے والے اس قدر بلند ہو گئے کہ دورِ جاہلیّت میں محض ایک حبشی غلام سمجھے جانے والے بلالؓ فتح مکہ کے روز بیت اللہ کی چھت پر کھڑے اذان کہہ رہے تھے، آج اسی میں سے لوگ نکل نکل کر اہلِ کفر کے در پر جا بیٹھے ہیں۔ حالانکہ اہلِ مغرب کا حال تو یہ ہے کہ

قد ضلوا من قبل وأضلوا كثيرا وضلوا عن سواء السبيل

''وہ گمراہ ہو چکے پہلے اور گمراہ کر گئے بہتوں کو اور بہک گئے سیدھی راہ سے''۔

اہلِ کفر سے براہِ راست متاثر اس طبقے نے امت کی زبوں حالی میں نہایت اہم کردار ادا کیا ہے۔ کفار کے عسکری وفکری منصوبہ جات کی مسلمان خطوں میں در آمد اسی طبقے کی مرہونِ منت ہے۔ جمہوریت پر منعقد ہونے والی کانفرنسیں ہوں، بہبودِ آبادی (دراصل تحدیدِ آبادی) کے پروگرام ہوں، غیر سرکاری تنظیموں (این جی اوز) کا جال ہو، میڈیا پر بے حیائی کی مہم ہو، مدارس وعلما کے خلاف پروپیگنڈا ہو، نفاذِ شریعت کے خلاف ریلیاں ہوں، تعلیمی نصاب اور تعلیمی اداروں کے ماحول کو سیکولر بنانے کی سازشیں ہوں، بلیک واٹر جیسے دجال کے لشکروں کو ٹھکانے مہیا کرنے کا کام ہو.....غرض اس طرح کی تمام سرگرمیوں میں یہی طبقہ ملوث ملتا ہے۔ لال مسجد کی تحریک کے دوران میں اور اس کے بعد تو اس طبقے نے علی الاعلان اپنے بغض کا اظہار شروع کر دیا ہے۔ امریکی اور یورپی فنڈز پر پلنے والے اس طبقے نے قرآن پڑھنے والی امت ہی کی سڑکوں پر شریعت سے آزادی کے نعرے لگائے، چینلوں پر برملا علمائے کرام اور حدود اللہ پر کیچڑ اچھالنی شروع کی، شعائرِ اسلامی کی توہین پر مبنی فلمیں بننا شروع ہوئیں، برقعہ، پگڑی، داڑھی کو تضحیک کا نشانہ بنایا۔ جہاد فی سبیل اللہ کو فساد ثابت کرنے اور اس کو باطل ٹھہرانے کے لیے کتنی ہی چرب زبانوں کو اپنے یہاں نوکر کیا۔

> یہ اپنے افکار کو واضح طور پر اسلام سے متصادم دین کے طور پر پیش نہیں کرتے۔ ان کے نام ہمارے ہی ناموں جیسے اور نسبت بھی ہمارے ہی علاقوں سے ہے۔ اس لیے یہ بڑی آسانی سے اپنی سرگرمیاں انجام دے رہے ہیں۔ اور یہ بات اپنی جگہ پر حقیقت ہے کہ اس گروہ میں روافض اور قادیانیوں کی خاصی تعداد موجود ہے جن کا اول وآخر مقصد ہی اہلِ سنت کے دینِ حنیف میں نقب لگانا اور اہلِ سنت علما وعوام کو نقصان پہنچانا ہے۔

بالاصل تو یہ ٹولہ آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ ان کی باقاعدہ صف بندی سول سوسائٹی، این جی اوز، میڈیا وغیرہ میں دیکھنے کو ملتی ہے جب کہ سیاست اور فوج کے افسروں میں ایک تعداد ہے جو نظریاتی طور پر لادین ہے لیکن ابلاغ کے ذرائع تک رسائی، بے پناہ وسائل اور عرصہ کی محنت کے باعث اس طبقے کی سرگرمیوں نے آج مسلمان معاشروں میں علما کا وہ احترام باقی نہیں رہنے دیا جو شریعت میں مطلوب ہے۔ وہ علما جو انبیاء کے وراث ہیں، جنھوں نے امت کو ہر فتنے سے محفوظ رکھا اور ہر مشکل دور میں امت کی رہنمائی کی، آج ایک جدید تعلیم یافتہ نوجوان بڑی آسانی سے ان کو تنقید کا نشانہ بنا دیتا ہے، الا ماشاء اللہ۔

یہ تو ایک امر ہے، ان لوگوں کی سرگرمیوں نے تو عقائد وعبادات، اخلاق و اقدار، عزت وعفت، غیرت وحمیت سب چیزیں ہی متاثر کر دی ہیں۔ عفت وحیا کی علامت، عورت کو حقوقِ نسواں اور آزادی کے نام پر بازار میں لا کھڑا کیا ہے۔ انھی کی وجہ سے مسلمان خطے مغربی تہذیب میں رنگے نظر آتے ہیں۔

آج جب عالمی نظام ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہا ہے اور اسلام کے غلبے کا آغاز ہوا چاہتا ہے تو عین ممکن بلکہ یقینی بات ہے کہ یہی طبقہ مسلمان خطوں میں سرمایہ دارانہ نظام

22 دسمبر: صوبہ قندہار.........ضلع میوند.........مجاہدین کا ایک فوجی قافلے پر حملہ.........3 ٹینک تباہ اور کئی فوجی ہلاک

سے بے زار، سیاستدانوں سے تنگ، اور اپنے حقوق کی خاطر اٹھنے والی تحریکوں کو اپنے فطری مقام اسلام کی بجائے لادینیت کی کسی اور شکل میں پھنسانے کی کوشش کرے گا۔

جیسا کہ مصر، تیونس، الجزائر وغیرہ میں حالیہ مظاہروں کے درمیان دیکھنے کو ملا کہ ہر مظاہرے میں سول سوسائٹی کے چند افراد شامل ہو کر پورے مظاہرے کو اپنے نام کروالیتے۔ جاننا چاہیے کہ یہ محض مفادات کی خاطر جمع چند حریص افراد کا ٹولہ نہیں بلکہ ایک نظریاتی فرقہ ہے جو اپنی اصطلاحات، اپنے مفاہیم اور خاص نظریات رکھتا ہے۔ جن کے ہاں آزادی کا مطلب وہ نہیں جو حضرت ربعی بن عامرؓ نے رستم کو سمجھایا تھا کہ

لنخرج العباد من عبادة العباد الی عبادة رب العباد

''بندے بندوں کی بندگی سے نکل کر اللہ کی بندگی میں داخل ہو جائیں''۔

بلکہ یہ تو انسان ہی کی الوہیت کے قائل ہیں اور شرعی ضابطے سے علیحدگی کو آزادی کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے میزان اور اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ عدل کے برخلاف مساوات کے نام سے اپنی اصطلاح اور اس کی ایسی تعبیر رکھتے ہیں جس کو باحیا معاشرے سننے سے بھی عار کھائیں۔ ایک مسلمان کی سعی کا محور تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے آگے کھڑے ہونے کا خوف اور آخرت کی کامیابی کا حصول ہوتا ہے لیکن یہ طبقہ تو اس عقیدے کے ساتھ استہزا کرتا ہے اور دنیا کی مختصر زندگی ہی کو کل سمجھتا ہے۔ والعیاذ باللہ!

لیکن مسئلہ یہ بھی ہے کہ یہ اپنے افکار کو واضح طور پر اسلام سے متصادم دین کے طور پر پیش نہیں کرتے۔ ان کے نام ہمارے ہی ناموں جیسے اور نسبت بھی ہمارے ہی علاقوں سے ہے۔ اس لیے یہ بڑی آسانی سے اپنی سرگرمیاں انجام دے رہے ہیں۔ اور یہ بات اپنی جگہ پر حقیقت ہے کہ اس گروہ میں روافض اور قادیانیوں کی خاصی تعداد موجود ہے جن کا اول و آخر مقصد ہی اہلِ سنت کے دین حنیف میں نقب لگانا اور اہلِ سنت علما و عوام کو نقصان پہنچانا ہے۔ اس لیے نہایت ضروری ہے کہ لادینیت کے افکار و نظریات کا ابطال کیا جائے، معاشرے میں پھیلی ان کی جڑوں کو کاٹا جائے، مہاجر کیمپوں، سیلاب زدہ علاقوں، دور دراز کے پہاڑی علاقوں میں ان کی سرگرمیوں کی نگرانی کی جائے، پوش علاقوں میں واقع ان کے دفاتر غرض ہر جگہ ان کا پیچھا کیا جائے، ان کی عسکری شاخوں کا کھوج لگایا جائے اور ان لوگوں کے باطل افکار کا مقابلہ قرآن و احادیث کے دلائل و براہین سے کیا جائے یہاں تک کہ اس گروہ کے سامنے واضح ہو جائے کہ

قل ان هدى الله هو الهدى

''کہہ دیجیے کہ اللہ کی دی ہوئی ہدایت ہی درحقیقت ہدایت ہے''۔

☆☆☆☆☆

بے پردگی کے نتائج:

بے پردگی کے نتیجہ میں جو واقعات دن رات پیش آرہے ہیں، آپ دیکھتے رہتے ہیں کہ فلاں کی بہن غائب، فلاں کی لڑکی غائب، فلاں کی بیوی غائب......اب رو رہے ہیں، پہلے دم بھرتے تھے آزادی کا۔ اب وہ رخصت ہو گئی تو پریشان ہو رہے ہیں۔ یہ دن کیوں دیکھنے پڑے؟ یہ منحوس وقت کیوں دیکھنا پڑا؟ یہ منحوس خبر کیوں سننی پڑی؟ صرف اس وجہ سے کہ آپ نے اسلام کے اس حکم یعنی پردہ کی عظمت کو نہیں سمجھا۔

الغرض اسلام یہ نہیں چاہتا کہ ہماری ماؤں اور بہنوں کو بالکل پیک اور بند کردے۔ اسلام نے اجازت دی مگر اس کے ساتھ یہ بات ہرگز نہیں بھولنا چاہیے کہ اس کے حدود اور طریقے ہیں اور آج بھی آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ دنیا کے بہت سے ملکوں میں پردہ کا رواج ہو رہا ہے۔ اب ساؤتھ افریقہ میں جہاں مغربی تہذیب ہے اور جس کو لوگ 'سیکنڈ امریکہ' کہتے ہیں۔ خیر وہ سیکنڈ امریکہ ہو یا تھرڈ امریکہ ہو، اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ وہاں مغربی کلچر ہونے کے باوجود پردہ کا رواج شروع ہو رہا ہے اور سیکڑوں عورتیں الحمدللہ ان مدرسوں کی برکت سے (جو مالیگاؤں اور اس کے علاوہ دیگر مقامات پر ہیں) اور دعوت کی برکت سے برقعہ سلوا رہی ہیں اور پہن رہی ہیں۔

ماحول بنانا آدمی کے اختیار میں ہے:

اس سے ایک بات اور معلوم ہوئی جیسا کہ مولانا آزادؒ نے ایک موقع پر بیان فرمایا تھا کہ لوگ ماحول کا رونا روتے ہیں کہ بھئی! آج کا ماحول ٹھیک نہیں ہے، فرمایا ماحول تو آدمی خود بناتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام جیل میں تشریف لے گئے تو وہاں کون سا ماحول تھا؟ وہاں جانے کے بعد انہوں نے دعوت دی، تقویٰ اور خوش اخلاقی کا ماحول قائم کیا۔ ایسا ماحول قائم کیا کہ جب نکلے تو ایک ایک قیدی ان کے جانے سے رو رہا تھا اور افسوس کر رہا تھا کہ آپ آئے تو یہ جیل خانہ مدرسہ بن گیا، باغ بن گیا، رشک جہاں بن گیا، آپ جا رہے ہیں معلوم نہیں ہمارا کیا حشر ہوگا۔ بلکہ سب سے بڑے داعی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ماحول ملا وہ سب سے چوپٹ قسم کا تھا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ماحول کا رخ ہی پھیر دیا اوا ایسا خوش گوار اور پاکیزہ ماحول تیار فرمایا کہ دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ غرض ماحول تو آدمی خود بناتا ہے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

23 دسمبر: صوبہ میدان وردک......ضلع سید آباد......بارودی سرنگ دھماکہ......ایک رینجر زگاڑی تباہ......6 اہل کار ہلاک

مسلمانوں کے بازاروں میں بم دھماکوں سے متعلّق شیخ عطیۃ اللّٰہ کا فتویٰ

'خونِ مسلم کی حرمت' کے نام سے ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔جس میں گاہے بگاہے مجاہدین کی قیادت کی طرف سے آنے والے بیانات شائع کریں گے۔مجاہدین کے لیے اس موضوع کی بہت زیادہ اہمیّت اس لیے بھی ہے کہ وہ تو اپنی جنت کے لیے مارتے اور مرتے ہیں......اگر ناحق خون کر کے جنت کو جہنّم میں بدل لیں تو اس سے بڑا خسارہ کیا ہوگا؟

السوٴال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین (اللّٰہ تعالیٰ ان کو اپنے حفظ و امان میں رکھے) کہ سال ۲۰۰۹ء اواخرِ اکتوبر میں پشاور کے بازار میں خرید و فروخت کرنے والے عام تاجروں اور عوام الناس پر ہونے والے دھماکوں یا اسی طرح کے واقعات پر کیا مسرت و خوشی کا اظہار جائز ہے؟اس بات کو بنیاد بناتے ہوئے کہ یہ مسلمان دنیا داری میں مشغول اور دین میں کوتاہی کا شکار ہیں، جہاد کو ترک اور مجاہدین سے دست برداری اختیار کیے ہوئے ہیں، مرتد حکومت کے تحت زندگی بسر کر رہے ہیں اور انہیں اس کی کچھ پرواہ بھی نہیں!ازراہِ کرم اس مسئلہ میں حق کا پہلو واضح فرمائیے!اللّٰہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے اور ہماری اور تمام مسلمانوں کی طرف سے آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے!

الجواب:الحمدلله والصلاة والسلام علی رسول الله وآله وصحبه ومن اهتدی بهداه۔و بعد!

بازاروں اور ان جیسے دیگر مقامات میں دھماکوں پر خوشی اور اظہارِ مسرت ہرگز جائز نہیں!اور نہ ہی ان لوگوں کی تکلیف پر اظہارِ مسرت جائز ہے جن کو اس میں نقصان اٹھانا پڑا۔اس فعل کا انکار کرنا اور اس سے متعلّق یہ عقیدہ رکھنا واجب ہے کہ ایسا فعل در حقیقت فساد، باطل،ظلم ،سرکشی اور شریعت اسلامی سے خارج ہونے کے مترادف ہے۔ اور یقیناً اللّٰہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھنے والا کوئی مومن بندہ ہرگز ایسے فعل کا مرتکب نہیں ہوسکتا، چہ جائیکہ اللّٰہ کے راستے میں جہاد کرنے والا کوئی مجاہد ایسا کرے۔ بلکہ ایسے معاملے میں جذبات و احساسات کے حوالے سے ہمیں شرعاً یہ ہدایت ملتی ہے کہ مسلمان اس پر غمگین اور رنجیدہ ہوں۔**فانّا لله و انّا الیه راجعون۔**

جواب کی تفصیل:

و بالله التوفیق...... جہاں تک اس پر فرحت و خوشی کے ناجائز ہونے کا تعلّق ہے تو وہ اسی سبب سے ہے کہ یہ فعل سراسر فساد، باطل،ظلم و سرکشی اور خارج از شریعت ہے۔اور یہ بات قطعی طور پر معلوم ہے کہ اس پر مسلمانوں کا خوش ہونا جائز نہیں۔شریعت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ایک مسلمان یقیناً اسی سے محبت کرتا ہے جس سے اللّٰہ اور اس کے رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم محبت کرتے ہیں۔وہ خیر، امن، سلامتی، نیکی، عدل و احسان، ہدایت ،حق اور معروف کو پسند کرتا ہے اور ان کے برعکس؛ شر، فساد،ظلم و زیادتی ،سرکشی و گمراہی، باطل اور منکر وغیرہ سے نفرت کرتا ہیں۔یہ ایمان کی شرط ہے اور اسی سے ایک انسان مومن شمار ہوگا، ورنہ وہ اپنے باطن میں کافر و منافق ہوگا......**والعیاذبا الله!**

قرآن و سنت میں اس معاملے میں نص اور معنی، ہر دو اعتبار سے بے شمار دلائل ہیں۔دینِ اسلام اسی بنیاد پر قائم ہے، کیونکہ اسلام تو نام ہی اس کا ہے کہ ظاہری و باطنی ہر لحاظ سے خود کو عجز و انکساری کے ساتھ اللّٰہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا جائے۔اور اس کا مظہر احکاماتِ الٰہی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا اور رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت و اتباع کرنا ہے۔ جو شخص کسی ایسی چیز پر خوش اور راضی ہو جسے اللّٰہ رب العزت ناپسند کرتے اور اس پر ناراض ہوتے ہیں تو اس نے اللّٰہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور اس کی اطاعت میں نقص واقع ہو گیا۔نتیجتاً وہ بندگی کی ایک قسم سے خارج ہو گیا۔البتہ اس میں کچھ تفصیل ہے۔یہ نافرمانی کبھی تو صرف معصیت شمار ہوتی ہے(کفر نہیں)اور کبھی اسے کفر و نفاق گردانا جاتا ہے۔یہ بحث ذرا تفصیل طلب ہے اور اس کے لیے یہ جواب کافی نہیں،لہٰذا آگے ہم اس کے بعض اہم پہلوؤں کی وضاحت اور نشاندہی کریں گے۔یہی حکم اس شخص کا بھی ہے جو اُس چیز کو ناپسند کرے اور اُس پر وہ شے ناگوار گزرے جسے اللّٰہ تعالیٰ پسند فرمائے، اُس سے راضی ہو اور اُس کا حکم بھی دیتا ہو۔لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان کسی چیز کو ظاہراً ناپسند کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ اس چیز کو ناپسند کرتے ہیں۔اس پہلو سے وہ اپنے رب سے موافق ہے اور اطاعت گزار بھی ،لیکن پھر وہی شخص اس کام میں ملوث بھی ہو جاتا ہے اور اس سے لطف اندوز بھی ہوتا ہے۔تو ایسی صورت میں اللّٰہ تعالیٰ کے ہاں ناپسندیدگی کا معاملہ مختلف درجات میں ہوگا۔اگر تو وہ معاملہ قطعی نوعیت کا ہو تو علیحدہ بات ہے،لیکن اگر وہ معاملہ قطعی نوعیت کا نہیں تو پھر اس کا حکم فاعل کے علم کے مطابق ہوگا کہ وہ اس کی کراہت کس درجے میں جانتا ہے۔پھر اس بارے میں حکمِ الٰہی کے مطابق فیصلہ ہوگا کہ آیا اللّٰہ عزّ وجل نے اس فعل کو(چاہے اس فعل کا تعلّق دل سے ہو یا جوارح سے)اپنی شریعت میں کفر قرار دیا ہے یا صرف معصیت۔

کبیرہ گناہوں کے مرتکب کی مثال:

ایسا مسلمان جو شراب پیتا ہے یا زنا کا مرتکب ہوتا ہے اور وہ جانتا بھی ہے کہ شراب پینا اور زنا کرنا حرام اور انتہائی ناپسندیدہ افعال ہیں، اور اللّٰہ تعالیٰ نے ان سے منع کیا ہے،لیکن اس فعل کی شدید کراہت جاننے کے باوجود وہ اس کا مرتکب ہوتا ہے، اس کو

23دسمبر:صوبہ لغمان.....................ضلع علینگار.....................امریکی فوج کے چھاپہ کارروائی پر مجاہدین کا جوابی حملہ.....................6امریکی فوجی ہلاک.....................2زخمی

چاہتا ہے اور اس حیوانی فعل سے لطف اندوز ہوتا ہے، کیونکہ اس کی محبت اس کے دل میں جا گزیں ہوتی ہے اور اس کی شہوت اس پر غالب آ جاتی ہے، لہٰذا ایسی صورت میں محبت اپنے اصل مقام سے ہٹ جاتی ہے۔ اور یہی وہ کیفیت ہے جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا یزنی الزانی حین یزنی و هو مؤمن

''زانی جب زنا کرتا ہے تو اس حالت میں وہ مومن نہیں ہوتا''۔

چنانچہ دورانِ فعل اس کی صفت ایمانی کی نفی کی گئی، لیکن اس کے باوجود وہ کافر نہیں ہو جاتا! اور اس امر پر سوائے ملحد خوارج کے تمام اہلِ سنت کا اجماع ہے۔ ہاں البتہ جب تک وہ توبہ نہیں کر لیتا وہ فاسق شمار ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کے لیے رحمت و شفقت اور خصوصی عنایت ہے کہ اس نے ان افعال کے مرتکب کو کافر اور دین سے خارج قرار نہیں دیا۔ پس تمام حمد وثنا اللہ ہی کے لیے ہے اور یہ اسی کا فضل اور رحمت ہے۔

صغیرہ گناہوں کے مرتکب کی مثال:

ایسا شخص جو اپنی شہوت و لذت کے ہاتھوں مجبور ہو کر صغیرہ گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے۔ جیسے کوئی سگریٹ نوشی کرتا ہے، یا موسیقی اور گانا سنتا اور اس سے محظوظ ہوتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ اس کی حرمت سے اچھی طرح واقف ہو، لیکن یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ اس حوالے سے کچھ شبہات کا شکار ہو۔

کفریہ اعمال کی مثال:

ان کی مثال یہ ہے کہ انسان اللہ کے دشمن کفار سے محبت اور دوستی رکھے، جیسے نصاریٰ، یہود و ہنود یا دیگر کفار جن کا کفر واضح اور معلوم ہے۔ محبت اور دوستی سے مراد وہ ان کے دین، تہذیب اور اقدار کو پسند کرتا ہو اور ان سے راضی اور خوش ہو۔ اگر کوئی شخص شریعت کو مکمل طور پر یا کسی ایک حکم الٰہی کو ناپسند کرتا ہو اور وہ اس سے بغض رکھے، تو ایسا انسان کفر کا مرتکب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْساً لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۔ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ (محمد:۸،۹)

''اور جو کافر ہیں ان کے لیے ہلاکت ہے اور اللہ نے ان کے اعمال برباد کر دیے۔ یہ اس لیے کہ اللہ نے جو چیز نازل فرمائی انہوں نے اس کو ناپسند کیا تو اللہ نے بھی ان کے اعمال اکارت کر دیے''۔

إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَى لَهُمْ ۔ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ۔فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ۔ ذَلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ "

''بیشک جو لوگ اپنی پیٹھ پیچھے پلٹ گئے اس کے بعد کہ ان پر ہدایت ظاہر ہو گئی، شیطان نے ان کے لیے ان کے عمل پر کشش بنا دیے اور اللہ نے انہیں ڈھیل دے دی۔ یہ اس لیے کہ بے شک انہوں نے ان لوگوں سے جنہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا جو اللہ نے نازل کی، کہا کہ بعض امور میں ہم آپ کی مانیں گے اور اللہ ان کے راز جانتا ہے۔ پھر کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی روحیں قبض کریں گے؟ جب کہ وہ ان کے چہروں اور ان کی پیٹھوں پر مار رہے ہوں گے۔ یہ اس لیے کہ بے شک انہوں نے اس چیز کی پیروی کی جس نے اللہ کو ناراض کر دیا اور انہوں نے اللہ کی رضامندی ناپسند کی، لہٰذا اللہ نے ان کے اعمال برباد کر دیے''۔

بعض اوقات کئی لوگوں کے ہاں محبوب و ناپسندیدہ کی تاویل میں بھی اختلاف واقع ہو جاتا ہے، مثال کے طور پر کوئی شخص یہ گمان کرتا ہے کہ فلاں مسلمان قتل کا مستحق ہے کیونکہ وہ شخص فاسق و فاجر ہے، اس لیے وہ اس کی موت پر خوشی محسوس کرتا ہے۔ جبکہ حقیقت میں کبھی یہ گمان درست ہوتا ہے اور کبھی غلط۔ یہ معاملہ کسی ایک فرد کے بارے میں تو ہوسکتا ہے لیکن مسلمان عوام کے بارے میں مجموعی طور پر نہیں۔ اس بات کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ عامۃ المسلمین اور اسی طرح ان کی تمام جماعتیں، ان کے بچے، عورتیں، بزرگ اور ان کے علما کے قتل اور ان کی ہلاکت و تباہی پر کوئی مسلمان خوشی محسوس کرے۔ ہاں البتہ صرف منافقین عام اہلِ ایمان پر آنے والی مصیبتوں پر خوش ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِن تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِن تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُواْ بِهَا (آل عمران: ۱۲۰)

''اگر تمہیں بھلائی پہنچے تو وہ انہیں بری لگتی ہے اور اگر تمہیں برائی پہنچے تو وہ اس پر خوش ہوتے ہیں''۔

إِن تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِن تُصِبْكَ مُصِيبَةٌ يَقُولُواْ قَدْ أَخَذْنَا أَمْرَنَا مِن قَبْلُ وَيَتَوَلَّواْ وَّهُمْ فَرِحُونَ (التوبہ: ۵۰)

''اگر آپ کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو انہیں بری لگتی ہے اور اگر آپ پر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے تو اپنے معاملے میں پہلے ہی احتیاط برتی تھی اور وہ خوش خوش لوٹ جاتے ہیں''۔ لہٰذا یہ منافقین کی صفت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو مصائب و آلام پہنچنے پر خوش ہوتے ہیں۔ اور جب مسلمانوں کو کوئی بھلائی و خیر ملتی ہے تو یہ بات ان کو غم زدہ، رنجیدہ اور پریشان کرتی ہے۔

(جاری ہے)

24 دسمبر: صوبہ لغمان.........ضلع قرغئی.........بارودی سرنگ دھماکہ.........3 رینجرز گاڑیاں تباہ.........6 اہلکار ہلاک

(قسط ششم)

افغانستان پر صلیبی حملے سے حاصل ہونے والے اسباق

القائد شیخ سیف العدل حفظہ اللہ

جونہی یہ فوج مجاہدین کے بچھائے جال میں آئی تو گھات لگائے منتظر مجاہدین ان پر اپنے راکٹوں سے ٹوٹ پڑے......وہ اُنہیں اپنے اسلحہ اور مشین گنوں سے فصل کی طرح کاٹتے ہوئے تکبیر کے نعرے بلند کر رہے تھے......اللہ تعالیٰ کی مدد سے بھائیوں نے اُن میں سے اکثر کو قتل کر دیا، دو گرفتار ہو گئے اور باقی بھاگ نکلے۔جنگ کے دوران طیارے دخل اندازی نہ کر سکے کیونکہ دونوں متحارب صفیں آپس میں مل چکی تھیں...... یہ اللہ رب العزت کی توفیق تھی کہ گھات بڑی عمدگی کے ساتھ لگائی گئی۔

یہ کیسے نہ ہوتا جب کہ ان کے ساتھ اللہ کی نصرت تھی، اور پھر ان کے ہمراہ موحد، ابوالحسن، ابوبکر السوری، صلاح الدین اور عبد الوہاب جیسے اللہ والے تھے۔اور یہ افغانستان، چیچنیا اور بوسنیا کے ابطال میں سے ہیں۔

جلد ہی صورت حال پہلے سی ہوگئی، طیارے پلٹ آئے اور مسلسل دو گھنٹوں تک بم باری کرتے رہے......شیخ ابوعبدالرحمٰنؒ بی ایم کنٹرول روم میں موجود تھے اور شہر والوں کو خبروں سے آگاہ کر رہے تھے۔شہر میں موجود مجاہدین بھی اپنی پوری ایمانی قوت کے ساتھ تیار اور دفاع کے لیے نکلنے پر مُصر تھے......میں نے اس وقت اُنہیں منع کیا اور کہا کہ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ موقع دیں گے۔

امریکیوں نے مغرب کے قریب بم باری روک دی...... بھائی اپنی خندقوں میں روزے کی حالت میں تھے، انھوں نے کھانا بھی تیار نہیں کیا تھا......میں نے ابوالطیب کی جانب ایک شخص کو بھیجا اور کہا کہ بازار سے کھانا خرید کر خطِ اول پر موجود بھائیوں کے لیے بھیجیں۔اس طرح سے محاذ پر موجود بھائیوں کی افطاری کے لیے کھانا پہنچایا۔میں نے پیغام میں مزید کہا کہ کل سے ہم المعھد الشرعی میں عام مطبخ کا اہتمام کریں گے، جو منظّم انداز میں تین اوقات کا کھانا محاذ والوں کو مہیا کر سکے۔ابوالطیب نے مطبخ کو بڑی عمدگی سے چلایا اور آنے والے دنوں میں باقاعدگی سے کھانا مہیا کیا۔کبھی گاڑیوں پر، کبھی پیدل اور کبھی موٹر سائیکل پر۔لیکن اس نظم کے باوجود کھانا حالات کی سختی کی بنا پر دیر سے ہی ملتا رہا۔

رات کی تاریکی پھیلنا شروع ہوگئی اور بم باری دوبارہ شروع ہو چکی تھی...... مجاہدین نے ایک مرتبہ پھر سامنے کی جانب سے اپنی طرف آتی ہوئی گاڑیوں کی روشنی دیکھی۔یہاں امیر الفتح، جنہوں نے اپنے ٹینک کو 'الفیل' (یعنی ہاتھی) کا نام دے رکھا تھا' نے ابوالحسن سے کہا کہ وہ گاڑیوں کی نگرانی کریں اور اُنہیں صورت حال سے آگاہ رکھے...... یہاں تک کہ جب گاڑیاں طے شدہ پوائنٹ پر پہنچ گئیں تو امیر الفتح جنہوں نے اپنے ٹینک کو پہلے سے تیار کر رکھا تھا ان پر گولہ باری شروع کر دی۔

ابوالحسن اور امیر الفتح کے مابین وائرلیس سیٹ پر ہونے والی گفتگو بہت واضح سنائی دے رہی تھی......آسمان پر طیارے گھوم رہے تھے، زمین پر گاڑیاں بہت آہستگی سے حرکت کر رہی تھیں اور ابوالحسن کہہ رہے تھے''یا امیر اصبر، یا امیر اصبر، یا امیر'' پھر وہ پوری قوت سے چیخے اضرب ''اب ان پر چوٹ لگاؤ''......

امیر نے اپنے ''ہاتھی'' کی لگام سنبھالی تاکہ اللہ کے فضل اور توفیق سے پہلی گاڑی کو تباہ کر دیا، باقی گاڑیاں پیچھے کی جانب بھاگ اٹھیں۔طیارے دوبارہ لوٹ آئے اور پوری رات ''ہاتھی'' کو تلاش کرتے رہے کہ یہ کہاں گیا......لیکن ان میں سے کوئی بھی اس کو نہ ڈھونڈ سکا اور نہ ہی گل آغا کی فوجیں رات کو دوبارہ حملہ کرنے کی جرات کر سکیں۔

تیسرے ہفتے ہم نے BM-12 لانچر کو پک اپ پر نصب کیا۔جب شیخ ابوعبدالرحمٰنؒ بی ایم نے اس کے بارے میں سنا تو فوراً مجھ سے مطالبہ کیا کہ اس کی مسئولیت اُنہیں دی جائے، میں اُن کے مطالبے کو رد نہ کر سکا۔انھوں نے اپنا مجموعہ تشکیل دیا اور مجھ سے کام میں آزادی اور علاقے میں آزادانہ نقل و حرکت کی اجازت مانگی، میں نے انھیں اجازت دے دی۔شیخ عبدالرحمٰنؒ بی ایم نے ائیر پورٹ کی جانب حرکت کی اور شیخ ابو خبابؒ کے ساتھ پہاڑ پر اپنی پوزیشن سنبھال لی اور ان کے معاون کے طور پر کام کرنے لگے۔

افغانستان کے اکثر علاقوں میں جنگ ختم ہو چکی تھی ......جب کہ قندھار ائیر پورٹ اور اروزگان ولایت کی جانب سے معرکہ جاری تھا۔میں نے ملا برادر کو' جو کہ اروزگان ولایت کی جانب جنگ کے مسئول تھے' کہا کہ ہم آپ کے شمالی محاذ کو مضبوط کرنے کے لیے ۱۰۰ مجاہدین دیں گے۔

ہمارے پاس طالبان کی دو گاڑیاں تھیں جن پر شلکا گنیں نصب کی گئیں تھی......ان کے ذریعے ہم بھائیوں کے دفاع میں مدد کرتے تھے۔اگلے دن جب طیاروں نے بار بار بم باری کی اور گل آغا کی فوج نے پیش قدمی کی کوشش کی تو بھائی اس حملہ کو روکنے میں مصروف ہو گئے ......اس دوران میں ان دونوں گاڑیوں کو طیاروں نے ہٹ کیا اور ان پر کام کرنے والے بھائی شہید ہو گئے یہ افغان بھائیوں کا ہمارے پاس آخری گروپ تھا۔

24 دسمبر: صوبہ ہلمند..................ضلع مارجہ..................مجاہدین کا کمین لگا کر افغان فوجیوں پر حملہ..................8 فوجی ہلاک..................2 ٹینک تباہ

میں نے افغان بھائیوں سے اسلحہ اور ایمونیشن کا مطالبہ کیا تو انہوں نے ائیر پورٹ پر موجود ذخیرہ ہمارے سپرد کر دیا۔اس دوران میں امیر المومنین نصرہ اللہ ایمونیشن کی قلت کی وجہ سے فائر میں میانہ روی کا حکم کرتے رہے ۔ جب ہم ان دونوں گاڑیوں سے محروم ہو گئے تو ہم نے جس گاڑی پر BM-12 لانچر نصب تھا اسے آگے بڑھایا، معاملات دوبارہ بہتر ہو گئے ۔

شیخ ابوعبدالرحمٰنؒ بی ایم نے اللہ کی توفیق سے اپنی عسکری مہارت کو پوری طرح بروئے کار لاتے ہوئے اس گاڑی اور لانچر کو استعمال کیا۔انھوں نے گل آغا کی فوج کی پوزیشنوں کو جہنّم میں تبدیل کر دیا۔اس کے بعد اس علاقے میں طیاروں کے سامنے ایک ہی ٹارگٹ تھا،اس متحرک لانچر کو تلاش کیا جائے...... اور جب وہ اس کھوجنے میں ناکام ہو گئے تو انہوں نے اس پوری بستی کو تباہ کرنے کا فیصلہ کیا...... B-52 طیارے آئے اور اس پہاڑ اور میدان میں بم باری شروع کر دی،جس بستی میں لانچر اور گاڑی تھی اس کی ایک جانب سے بم باری شروع کر دی......کوئی گھر بھی ایسا نہ چھوڑا جس پر بم باری نہ کی گئی ہو۔جب وہ اس مکان پر پہنچے جس میں شیخ عبدالرحمٰنؒ بی ایم موجود تھے تو انہوں نے بھائیوں کو اس لانچر سے دور جانے کا حکم دیا۔ یہ مقام بھی تباہ ہو گیا اور پوری بستی بارود،مٹی اور دھوئیں کے بادلوں میں تبدیل ہو گئی،شیخ کے ساتھ ہمارا رابطہ بھی منقطع ہو گیا۔ میں ان کے بارے میں پریشان تھا،تقریباً آدھا گھنٹہ بعد میں نے وائرلیس سیٹ پر ان کی پرسکون آواز سنی،وہ کھدائی کے آلات مانگ رہے تھے،میں سمجھ گیا کہ وہ محفوظ ہیں ۔ ۳ دن کی خوف ناک لڑائی کے بعد یہ لانچر تباہ ہوا،اس کے چلانے والے گروپ میں سے اسامہ الصومالی شہید ہو گئے ۔

ائیر پورٹ پر موجود گروپ پر مسلسل لڑائی سے تھکاوٹ کے آثار نمودار ہونا شروع ہو گئے،وہ سارا دن لڑائی لڑتے اور رات بھر پہرا چلتا...... میں نے ابو حارث المصری سے کہا کہ وہ ان مجاہدین کو آرام دینے کے غرض سے ان کی جگہ کو تبدیل کریں......اس کے بعد ایئر پورٹ کے محاذ پر موجود مجاہدین شہر کی حفاظت پر مامور مجاہدین کی جگہ چلے گئے اور شہر والے ایئر پورٹ پر آ گئے......ایئر پورٹ پر جانے والوں میں حمزہ السوری کے گروپ کے مجاہدین تھے۔ پھر اُنہوں نے مجھ سے ایک اور گروپ مانگا تو اس کے لیے عبدالرحمٰن المصری کے گروپ نے آگے بڑھ کر جگہ سنبھال لی۔ پھر بھائی ابو مصطفیٰ نے مجھ سے رابطہ کیا اور عراقی لہجہ میں بولے :

''عبدالاحد! یہ کیا ہو رہا ہے؟ ہم عراقی اور کرد مجاہدین ہیں......صف اول میں رہنے اور معرکہ آرائی کرنے کے علاوہ ہمیں اور کوئی کام نہیں آتا، اور آپ نے ہمیں شہر میں چھوڑا ہوا ہے، ہمارا اس بیٹھے محاذ سے کیا کام؟''۔

میں نے ان سے کہا کہ خوش ہو جاؤ، پھر میں نے ابوالحارث المصری سے رابطہ کر کے کہا کہ ابو مصطفیٰ کا گروپ بھی آپ کے ماتحت ہے۔تو شیخ ابوالحارث المصری نے اس گروپ کو ابوالحسن کے گروپ کی پوزیشن پر تعینات کر دیا۔

لڑائی اپنی پوری شدت سے مسلسل ۵ روز تک ایک ہی طرز پر جاری رہی...... ان سب معرکوں میں اللہ کے لشکروں کو کامیابی ملتی رہی اور چند مجاہدین شہید ہوئے......سوائے تیسری رات کے جس میں دشمن نے پیش قدمی کی......موحدؔ دشمن کے انتظار میں تھے،انہوں نے گروپ کو مخاطب کیا' گویا کہ وہ شیروں کا گروپ ہو جو اپنے شکار کے انتظار میں گھات لگا کر بیٹھے ہوں'......موحد نے کہا'' عبدالوہاب ! آپ دشمن کو روکو گے؟''......عبدالوہاب نے کہا:'' ہاں"......تو موحد نے کہا'' اپنی جگہ پر مضبوطی سے ڈٹے رہو،صلاح الدین دائیں سے آئیں گے میں درمیان سے دخل اندازی کروں گا''۔

اسی دوران ابو ہاشم السید نے تیزی کے ساتھ مخابرے میں دخل اندازی کی،وہ پچھلے مرکز سے آ رہے تھے......انہوں نے جونہی پیش قدمی کا سنا تو تیزی سے کہا'' موحد! تمہیں میری ضرورت ہے؟'' تو انہوں نے کہا'' ہاں''......ابو ہاشم بولے'' میں راستے میں ہوں،اللہ تمہارے لیے کافی ہو میرا انتظار کرو''۔پھر انہوں نے گاڑی چھوڑ دی اور پیدل راستے پر چلنا شروع کر دیا۔ان کے ساتھ ابوحفص الموریتانی،حمزہ القطری،ابو یوسف الموریتانی،ابو عامر،سمیر النجدی اور کچھ تعداد میں دوسرے بھائی تھے جو بڑی دلیری سے طیاروں،دشمن اور بم باری سے بے پرواہ راستے پر رواں دواں تھے۔

ابو ہاشم السید سب سے سبقت لے گئے ......وہ مخابرے پر بلند آواز سے نعرے لگا رہے تھے'' میں تیرا بھائی ہوں،تم میرے علاوہ اور کسی سے مطمئن نہیں ہو گے''......اور موحد اُنہیں تحریض دلا رہے تھے'' اللہ آپ کے والدین پر رحم کرے! آپ کدھر رہ گئے ہیں؟ بہت دیر کر دی'' اور وہ کہہ رہے تھے'' بس میں پہنچا ہی چاہتا ہوں''۔

پھر ابو ہاشم السید نے انتہائی کیف و سرور کی حالت میں وائرلیس سیٹ پر مجاہدین کو تحریض دینی شروع کر دی......اُنہوں نے قسم کھا کر کہا کہ وہ جنت کی خوشبو سونگھ رہے ہیں......اس کے بعد ان کی آواز آنا بند ہو گئی۔

موحد بہت پرجوش ہو گیا......اُنہوں نے ابو حارث المصری سے رابطہ کیا اور مزید کمک کا مطالبہ کیا......اُن کی خواہش یہ تھی کہ آگے بڑھ کر اللہ کے دشمنوں کو گھات لگا کر قتل کیا جائے۔

میں نے ابو حارث المصری سے رابطہ کر کے مخصوص فریکوئنسی پر جانے کا کہا اور اُنہیں کہا کہ'' خیال رکھو! موحد بہت جذباتی ہو گیا ہے،تم جوانوں کو آگے بڑھنے کی اجازت نہ دو۔اسے ابو ہاشم السید کا گروپ ہی کافی ہے اور کوشش کرو کہ انھیں گھات کی جگہ کراس کرنے سے روکو''۔

الشیخ ابو حارث المصری نے کہا'' میں سمجھ رہا ہوں لیکن صورت حال بہت

25 دسمبر: صوبہ ہلمند......................ضلع گریشک......................بارودی سرنگ دھماکہ...................... ایک افغان فوجی ٹینک تباہ...................... 5 فوجی ہلاک

کشیدہ ہے، میں کوشش کروں گا کہ بھائیوں کو حتی الامکان قابو میں رکھوں''......میں دوبارہ عام فریکونسی پر آ گیا......موحد اور اُن کے ساتھ موجود دوسرے بھائی دشمن کو کھیتی کی طرح کاٹ رہے تھے، تکبیر بلند کر رہے تھے اور دشمن کی لاشوں کے درمیان گھوم رہے تھے......

اس کے ساتھ ساتھ بھاگنے والوں کا پیچھا کرنے لگے۔ کچھ دوسرے نوجوان بھی اپنی پوزیشنوں سے نکل کر ابوھاشم کے گروپ کی طرح راستے پر کمین لگانے کے لیے نکلے۔ یہاں طیاروں نے دخل اندازی کی اور راستے کو ہدف بنانا شروع کر دیا۔ جیسا کہ ابوھاشم نے کہا تھا کہ ''میں جنت کی خوشبو سونگھ رہا ہوں''......پھر یہ بطل جلیل شہید ہو کر گرا اور بہت سے جوان اس کے گرد گر پڑے......شیخ ابو یوسف المور یتانی، حمزہ القطری شہید ہو گئے، میں نے بذات خود ان سے بہت عمدہ خوشبو سونگھی، ان کے چہرے پر بھرپور مسکراہٹ تھی۔ سبحان اللہ! وہ مسکراہٹ کتنی پیاری تھی......اور سمیر النجدی جو بہت خوب صورت دکھائی دے رہے تھے باوجود اس کے کہ ان کا جسم خون آلودہ ہو چکا تھا......ابو عامر کا پاؤں کٹ چکا تھا اور ابو حفص المور یتانی ٹھیک تھے۔

اس علاقے میں بم باری بہت زیادہ شدت اختیار کر گئی۔ امیر الفتح اور خالد حبیبؒ کے دونوں ٹینک اور اس طرح شلکا (جن پر ادھم المصری اور ابو عامر الفلسطینی متعین تھے) اس معرکے میں شریک تھے......ان کے اور طیاروں کے درمیان بڑے عجیب مقابلے جاری تھے اور یہ انتہائی غیر معمولی شجاعت سے اپنا کام سرانجام دے رہے تھے...... طیارے آسمان سے ہر جگہ پر آگ برسا رہے تھے اور یہ دونوں شلکا سے ان پر آگ برسا رہے تھے......نہ ان کی گولیاں دور فضا میں موجود طیاروں تک پہنچتی تھیں اور نہ ہی طیاروں کے راکٹ ان میں کسی کو ہٹ کر سکے اور یہ مبارزت بڑے لمبے عرصے تک جاری رہی۔

امیر الفتح اور خالد حبیبؒ نے ٹینک آگے بڑھائے مگر خالد کے ٹینک پر دو راکٹ آ کر لگے ایک بالکل ٹینک پر آ لگا اور دوسرا ان کے قریب آ گرا۔ ٹینک پر موجود تمام بھائی محفوظ رہے، جب کہ خالد زخمی ہو گئے......ان کے سر میں پارچہ آ کر لگا جس کی وجہ سے ان کے جسم کے بائیں حصّے نے کام کرنا چھوڑ دیا، تقریباً ۵ ماہ بعد یہ بالکل صحت یاب ہو گئے، مگر بائیں ہاتھ میں معمولی سا اثر باقی ہے۔ اس کے بعد وہ پاکستان اور افغانستان کی سرحد کے قریب القاعدہ کے خفیہ معسکرات میں سے ایک میں استاد رہے اور بالآخر ایک ڈرون حملے میں شہید ہوئے۔

جب کہ امیر الفتح کا ''ہاتھی'' امریکیوں کے نزدیک بہت اہمیّت اختیار کر گیا تھا......انہوں نے اس کی تلاش شروع کر دی، پورے علاقے کو خانوں میں تقسیم کر کے اسے بم باری سے چھاننا شروع کر دیا، یہاں تک کہ انھوں نے اس ''ہاتھی'' کو ہٹ کر لیا۔ امیر الفتح اور ان کا گروپ ایک شدید لڑائی کے بعد جس میں ''ہاتھی'' نے اپاچی ہیلی کاپٹر کو مار گرایا تھا، مکمل طور پر محفوظ رہے......لیکن اب ہاتھی اپنے برج پر ایک اعزازی تمغہ لیے معرکے سے نکل چکا تھا۔ اس طرح سے ہم بڑے ہتھیار ٹینک اور BM-12 لانچر وغیرہ کے فائر کی سپورٹ سے محروم ہو گئے۔

یہ بڑا خطرناک معاملہ تھا، لیکن دشمن بھی اپنے بہت سے افراد سے محروم ہو چکا تھا......اسی طرح اس کی جنگی قوت ارادی مکمل طور پر ٹوٹ چکی تھی، اب دور سے فائر کرنے کے علاوہ اس میں آگے بڑھنے کی ہمت باقی نہ رہی اور نہ ہی امریکیوں میں طاقت رہی کہ انہیں دوبارہ آگے کی جانب دھکیل سکیں۔

ہم اللہ کے فضل سے اس زمینی لڑائی میں جو مسلسل پانچ دن جاری رہی غالب رہے۔ باوجود اس کے کہ ہمارے پاس کسی قسم کا بھی جدید اینٹی ایئر کرافٹ ہتھیار نہیں تھا اور دشمن M-16 کی گولی سے لے کر ے اور ۸ ٹن کے وزنی بموں کا حامل تھا جو پورے علاقے کو چھلنی کر دیتے تھے......لیکن وہ ہمارے بھائیوں کو ایک بالشت برابر بھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹا سکا۔

مجاہدین نے آسمانی نصرت کے کیف وسرور کو محسوس کیا۔ ابو حفص المور یتانیؒ اور اسامہ الکینیؒ نے مخابرے پر اس کو یاد کرتے ہوئے کہا ''یہ صرف اللہ کی نصرت اور محض اس کے فضل کی بدولت ہی ممکن ہوا''

مجاہدین نے اللہ کی نصرت اور مدد ملنے پر سجدہ شکر ادا کیا۔ اس کارروائی میں مجاہدین کا اعزاز ۴ شہدا اور ۲ زخمی تھے......جب کہ بدلے میں مجاہد بھائیوں نے دشمن کی تمام جنگی قوت ارادی کو توڑ کے رکھ دیا، چنانچہ آگے آنے والے دنوں میں دشمن کا کام اس علاقے میں صرف اپنی موجودگی ثابت کرنا ہی رہ گیا تھا۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

''مجھے حیرت ہوئی جب میں ___ اسلام کے نام پر بنے، اور ایک جلیل القدر صحابیِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نامِ نامی سے منسوب ___ ایک 'اسکول سسٹم' کی عمارت میں داخل ہوا۔ ہر کمرہ 'ڈونلڈ ڈک' ___ 'مکی ماؤس' وغیرہ کے کارٹونوں سے پٹا ہوا، کسی جنگل یا چڑیا گھر کا پیش منظر تھا۔ گویا امریکی نبّاضوں نے جن نفسیاتی اور دعوتی مقاصد کے لیے یہ فرضی کردار تخلیق کیے تھے، وہ پورے ہوئے۔ ڈزنی لینڈ کے یہ سبھی اور دیگر کردار، معصوم ذہنوں میں صہیبِ رومی رضی اللہ عنہ و بلالِ حبشی رضی اللہ عنہ کو 'آئیڈیل' بنانے کی راہ میں ایک رکاوٹ نہیں تو اور کیا ہیں؟''

انجینئر احسن عزیز رحمہ اللہ

26 دسمبر: صوبہ ہلمند......ضلع گریشک......مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ......5 افغان فوجی ہلاک

مذاکرات کی آڑ میں فوجی آپریشن اور فضائی بمباریاں

مصعب ابراہیم

آٹھ ماہ تک قوم کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے بعد بالآخر شمالی وزیرستان پر صلیبی اتحادیوں نے حملہ کردیا ہے اور ساتھ ساتھ چار رکنی مذاکراتی ٹیم کا بھی اعلان کردیا گیا ہے.....مجاہدین کا اول روز سے یہی موقف رہا ہے کہ پاکستان میں برسراقتدار آنے والی ہر حکومت کی ڈور 'خفیہ ہاتھوں' میں ہوتی ہے اور ان خفیہ ہاتھوں کے فیصلوں کے پیچھے صلیبی احکامات کارفرما ہوتے ہیں...... اب یہ امر کس سے پوشیدہ ہے کہ صلیبی آقا افغانستان سے محفوظ انخلا چاہتا ہے اور 'خفیہ ہاتھوں' کو محفوظ انخلا کو یقینی بنانے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے......اس کے لیے پاکستان میں مجاہدین کی بڑھتے ہوئے نفوذ کو ختم کرنا یقینی تھا...... یہ محض اللہ ہی کا فضل ہے کہ ڈرون حملوں میں قیادت کی مسلسل شہادتیں مجاہدین کی تحریک میں کمی لاسکیں نہ ہی ملک بھر میں جاری خفیہ آپریشنز جہادی تحریک کو دبانے میں مددگار بن سکے...... ہر طرح کے سخت حالات اور کڑی آزمائشوں کے باوجود تحریک جہاد کے اثرات ملک کے ہر شہر میں محسوس کیے جانے لگے...... یہ صورت حال نہ صلیبی آقاؤں کے لیے قابل قبول تھی اور نہ ہی سیکولر، لبرل طبقات کو ہضم ہورہی تھی......

صلیبی آقا تو ایک عرصے سے شمالی وزیرستان پر چڑھ دوڑنے کے لیے پاکستانی فوج کی پیٹھ ٹھونک رہے تھے لیکن فوج اور اُس کے خفیہ ادارے بھی بخوبی جانتے تھے کہ شمالی وزیرستان میں اُن سے ساتھ کیسا سلوک ہونے والا ہے......اب صلیبیوں نے جاتے جاتے اپنے غلاموں کو باور کروا دیا ہے اور ذرائع ابلاغ نے بھی پاکستانی سیکورٹی اداروں کے سامنے ''مستقبل کا نقشہ'' سمیٹ کر رکھ دیا ہے کہ ''اگر چھ ماہ کے اندر حالات کو قابو نہ کیا گیا تو طالبان اس پورے خطے پر قابض ہوجائیں گے''......لہٰذا فوج نے سیاست دانوں کو میدان میں آگے کرکے مذاکرات کا ڈول ڈالا جس کے پس پردہ مقاصد یہی تھے کہ ایک تو آپریشن کو بھرپور تیاری کے ساتھ شروع کیا جائے اور اس تیاری کے لیے وقت حاصل ہوجائے......دوسرا یہ کہ ''مذاکرات کریں گے'' کے اعلانات کرواکر میڈیا پر براجمان دین اور جہاد دشمن عناصر کو ہدف دے دیا جائے کہ وہ مذاکرات کی مذمت کی آڑ میں اسلام، جہاد اور مجاہدین کے خلاف بھرپور مہم چلائیں اور عامۃ المسلمین کے ذہنوں کو جس قدر ہوسکے مسموم کریں کہ ''مذاکرات کا کوئی فائدہ نہیں ان کے خلاف بہرصورت آپریشن ہی ہونا چاہیے''......ظاہر بین آنکھیں یہی دیکھتی ہیں کہ یہ دونوں مقاصد حاصل کرلیے گئے ہیں......لیکن ظاہر بین آنکھوں کا دیکھا اکثر و بیشتر حتمی نتائج کے حوالے سے یکسر مختلف ثابت ہوتا ہے......

نئی فوجی کارروائی کا آغاز:

۱۹ جنوری کو بنوں چھاؤنی میں مجاہدین کے فدائی حملے میں ۱۰۰ فوجی افسران اور سپاہی ہلاک ہوئے......میڈیا میں تو ہلاک شدگان کی تعداد ۳۰ سے زیادہ نہیں بڑھنے دی گئی لیکن عینی شاہدین کے بقول ہلاک اور زخمی ہونے والے فوجی اہل کاروں کی تعداد میڈیا پر بتائی جانے والے تعداد سے کئی گنا زیادہ ہے......اس فدائی کارروائی کے بعد فوج نے بوکھلاہٹ کا شکار ہوکر اپنی فطرت کے عین مطابق عام شہریوں کو نشانہ بنانے کا فیصلہ کیا اور تحصیل میر علی کے گاؤں ہمزوئی سے بمباری کا آغاز کیا۔اس فوجی کارروائی میں ایف ۱۶ طیاروں، گن شپ ہیلی کاپٹروں سے بمباری کے علاوہ اور فوج کے بھاری توپ خانے سے بے تحاشا گولہ باری کی گئی......جس کے نتیجے میں درجنوں عام افراد لقمۂ اجل بنے......لیکن آئی ایس پی آر نے شہید ہونے والے تمام افراد کو ''دہشت گرد'' ہی گردانا اور مختلف مجاہد کمان دانوں کے نام لے لے کر بتایا کہ ''فلاں اور فلاں اس بمباری میں ہلاک ہوا''......جب کہ مجاہدین نے آئی ایس پی آر اور فوجی ذرائع کے تمام دعووں کی تردید کرتے ہوئے واضح طور پر کہا کہ مجاہدین کے تمام رہنما محفوظ و مامون ہیں البتہ فوج کی بمباری سے عام آبادی کو نشانہ بنا کر اُن پر ظلم ڈھایا گیا ہے......شہید ہونے والوں میں ہمزوئی کی جامعہ مسجد میں نماز فجر ادا کرتے ۲۰ نمازی بھی شامل ہیں جب کہ متعدد بچے اور خواتین بھی ان حملوں میں شہید ہوچکی ہیں، ۲۰ جنوری سے لے کر تادم تحریر شمالی وزیرستان کے مختلف علاقوں میں فضائی بمباری تسلسل سے جاری ہے......

یہاں یہ حقیقت مدنظر رہنی چاہیے کہ طالبان اپنی ہر کارروائی میں فوج اور سیکورٹی اہل کاروں کو نشانہ بناتے ہیں جب کہ فوج کی ہر کارروائی بے دریغ فضائی بمباری کی صورت میں ہوتی ہے جس میں صرف عامۃ المسلمین نشانہ بنتے ہیں۔لیکن ذرائع ابلاغ کی اسلام اور جہاد سے مخاصمت کو کیا کہا جائے کہ وہ مجاہدین کو مسلمانوں کے قتل عام کا ذمہ دار قرار دینے کے لیے پوراز ورصرف کرتے ہیں جب کہ فوج کے مظالم اور سربریت کے معاملے میں ان کی آنکھیں اندھی اور ''غیر جانبدارانہ صحافت'' گنگ ہوجاتی ہے!

فوجی منصوبہ سازوں نے اپنی تمام کارروائی میں ظالمانہ فضائی بمباری ہی کو ترجیح دینے کا فیصلہ کیا ہے اور زمینی طور پر مجاہدین کے خلاف فوج استعمال کرنے سے انکار کردیا ہے! فوج کے اس فیصلے سے مجاہدین کے اس دعوے کی تصدیق ہوتی ہے کہ اپنے صلیبی آقاؤں کی طرح پاکستانی فوج بھی مجاہدین سے برسرِ میدان جنگ کسی صورت جیت

26 دسمبر: صوبہ فراہ.........ضلع فراہ رود.................مجاہدین کا حملہ.................رینجر زگاڑی تباہ.................6 فوجی اہل کار ہلاک

نہیں سکتی ، اپنی خفت مٹانے اور ذلت آمیز شکست کی سیاہی کو مندمل کرنے کے لیے صلیبیوں ہی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے فضائی بم باری کر کے عامۃ المسلمین کو لہولہان کر دینے کو ہی ترجیح دی جاتی ہے!

کیا "مقدس گائے" ہی کا خون قیمتی ہے؟

۲۱ جنوری کو وزیر دفاعی پیداوار رانا تنویر اور وزیر دفاع خواجہ آصف کا بیان آیا کہ "جہاں فوجی جوانوں کا خون بہے گا وہاں کارروائی ہوگی"...... "منتخب نمائندوں" کے یہ الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ اس ملک میں اگر کسی کے خون کی قیمت اور اہمیت ہے تو وہ محض صلیبی لشکر کے ہراول دستوں ہی کی ہے...... باقی رہے عامۃ المسلمین تو اُنہیں یہ خفیہ ایجنسیاں قصہ خوانی بازار میں جلا کر خاک کر دیں، پشاور کے تبلیغی مرکز میں رافضیوں کے ہاتھوں بم دھماکوں میں شہید کروا دیں، پشاور کی ورکشاپ میں دھماکہ کروا کے اُن کا خون بہا دیں یا مساجد، بازاروں اور عوامی مقامات پر مجرمانہ بم دھماکوں میں مسلمانوں کو خون میں نہلا دیں...... انہیں کوئی پوچھنے والا ہے نہ ہی ان کے ہاتھوں بہنے والے خون کا کوئی حساب لینے والا! بلکہ سفاکیت اور درندگی ان فوجیوں کے رگ و پے میں اس قدر سرایت کر چکی ہے کہ ایسے تمام بم دھماکوں کا الزام بھی مجاہدین کے سر تھوپ دیا جاتا ہے، پھر میڈیا کی لگامیں کھینچی جاتی ہیں کہ رائے عامہ کو مکمل طور پر مجاہدین کے خلاف کرنے کے لیے لنگوٹ کس لیں...... میڈیائی بندروں کے ہاتھوں میں ڈگڈگی تھما دی جائے کہ وہ اپنے تماشوں کے پیسے بھی پورے کر لیں۔ "دہشت گرد مسلمان تو کیا انسان کہلانے کے بھی حق دار نہیں" جیسا پروپیگنڈہ کر کے نا صرف اصل مجرمین کو نظروں سے اوجھل کر دیں بلکہ ان دھماکوں میں شہید ہونے والے معصوم لوگوں میں سے ایک ایک کا تفصیلی خاکہ پیش کر کے مجاہدین کو مطعون کرتے رہے......

اس کے برعکس فوجی طیاروں کی بم باریوں، گن شپ ہیلی کاپٹروں کی شیلنگ اور توپ خانے کی گولہ باری سے شہید ہو جانے والے معصوموں کے لہو سے نظریں ہٹانے کے لیے صرف دو لفظ بول دو کہ "جنگوں میں Collateral Damage تو ہوتا ہی ہے!"...... آئی ایس پی آر کی اس پریس ریلیز کے بعد فضائی بم باری میں شہید ہو جانے والا چھ ماہ کا دودھ پیتا بچہ بھی "دہشت گرد" قرار پاتا ہے، باپردہ خواتین کی میتیں بھی "عسکریت پسندوں کی ڈیڈ باڈیز" گردانی جاتی ہیں اور کمزور اور ضعیف العمر بزرگوں کے جسدِ خاکی بھی "شدت پسندوں کی لاشیں" بن جاتے ہیں...... ایسے میں دجالی میڈیا کو کوئی ایسا "گھر کا واحد کفیل" فرد نظر نہیں آتا جس کے جسم کے پرخچے گن شپ ہیلی کاپٹروں نے اڑا دیے ہوں...... کوئی "پانچ اور سات بہنوں کا اکلوتا بھائی" نہیں ہوتا جس کی موت نے اُس کے پورے گھر کو ویران کر دیا ہو...... کوئی "معصوم طالب علم" بھی نہیں ہوتا کہ جس کے ارد گرد اُس کی کتابیں پھٹی پڑیں ہوں اور وہ "سہانے مستقبل" کی بجائے موت کی آغوش میں جا پہنچا ہو!

دنیا بھر کے عزت دارو! | جاگتی آنکھوں والے اندھو!
یہ کون ہوا ہے خاک بسر؟ | یہ کس کے خون کے چھینٹوں نے
تہذیب کی اجلی چادر پر | اک سرخ سا رنگ بکھیرا ہے
یا ظلم کے بوجھل کندھوں پر | انصاف کا لاشہ رکھا ہے

صلیبی افواج کی ناآسودہ خواہشات کی تکمیل کے لیے سعی:

پاکستان فوج نے مذاکرات کی آڑ میں پہلے مولانا ولی الرحمٰن محسودؒ اور امیر حکیم اللہ محسودؒ کو امریکی میزائل حملوں میں شہید کروایا اور پھر دسمبر ۲۰۱۳ء کے آخری ایام میں میر علی کے مکینوں پر بم باری کے ساتھ ہی پاکستانی فوج نے امریکی خواہشات کی تکمیل میں اس مہم کا آغاز کر دیا...... اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس کے نتیجے میں ایک بڑی تباہی سے اُسے سابقہ پیش آئے گا...... اس فوجی مہم کا مقصد شمالی وزیرستان میں مجاہدین کی قوت کو ختم کرنا ہے......

یاد رہے کہ یہ وہی مجاہدین ہیں جس کے مقابلے میں پورے افغانستان میں بالعموم اور جنوب مشرقی افغانستان میں بالخصوص ۵۰ صلیبی ممالک کی افواج مکمل ناکام و نامراد ہو چکی ہیں...... اب جاتے جاتے آقاؤں نے اپنے 'ہراول دستے' کو ان کے خلاف آزمانے پر آمادہ و تیار کر لیا ہے...... جن فدائی دستوں کو "حقانی نیٹ ورک" کا نام دیا جاتا ہے اُنہوں نے افغانستان میں کفار کے لشکروں پر پیہم ضربیں لگا کر اُنہیں پیمپر چھوڑ کر بھاگنے پر مجبُور کر دیا ہے، شمالی وزیرستان میں اِنہی فدائی شاہینوں کا بسیرا ہے...... مجال ہے کہ پاکستانی فوج نے گزشتہ بارہ سالوں کی "کارگزاری" سے کوئی سبق اخذ کیا ہو...... جب ڈالروں کی چمک آنکھوں کو چندھیا دے اور اُن کی ہوس سے پیٹ میں مروڑ اٹھنے لگیں تو پھر بصارتیں اندھی ہو جاتی ہیں...... پاکستانی فوج کے ان اقدامات کے بھیانک نتائج اُسے جلد ہی دیکھنا پڑیں گے...... اگر نیٹو اتحادی اپنی تمام تر ٹیکنالوجی اور وسائل جھونک کر اس جنگ میں مجاہدین کو زیر نہیں کر سکے تو 'رینٹل آرمی' کے بس سے یہ "ٹاسک" بالکل ہی باہر ہے!......

آقائے امریکہ کی جانب سے نقد انعام:

ادھر شمالی وزیرستان میں پاکستانی فوج کی چڑھائی کا فیصلہ ہوا اور اُدھر امریکہ "بہادر" نے Coalition support fund کی مد میں ۳۵ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر جاری کرنے کا حکم دے دیا...... افواجِ پاکستان کے لیے تو یہ نقد انعام ہی کافی ہے کہ وہ آقا کی مزید خوشنودی کے لیے بڑھ چڑھ کے مسلمانوں کے خون سے ہاتھ رنگیں...... سونے پر سہاگہ یہ کہ امریکیوں نے مزید شاباشی دینے کے لیے تین سال بعد پاکستان سے 'اسٹریٹجک ڈائیلاگ' دوبارہ شروع کر دیے، جس کی اطلاع ملتے ہیں سرتاج عزیز اور خواجہ آصف نے پہلی فلائٹ پکڑی اور بھاگم بھاگ واشنگٹن دربار میں جا حاضر ہوئے......

27 دسمبر: صوبہ کابل............ امریکی فوجی قافلے پر ایک مجاہد کا بارود سے بھری گاڑی سے فدائی حملہ.................. 12 امریکی فوجی ہلاک.................. 5 گاڑیاں تباہ

جہاں امریکی وزیرخارجہ کیری کو یہ کہتے سن کر کہ ''امریکہ کو اس بات پر کوئی شبہ نہیں کہ وزیراعظم کی پالیسیاں پاکستان کو مزید خوش حال مستقبل کی راہ پر ڈال دیں گی'' اُن کے دل بلیّوں اچھلنے لگے...... کیری کے یہ الفاظ کہ ''پاکستان کو ایشین ٹائیگر بنانے میں مکمل مدد دیں گے'' جب حکمران ٹولے تک پہنچے تو ان کے ''پیسے ہی پورے'' ہوگئے...... آقا کا خوش گوار موڈ سرتاج عزیز کی للچائی نظروں نے بھانپ لیا اور اُس نے کیری کے آگے فوراً مطالبہ رکھ دیا کہ ''۲۰۱۴ء میں انخلا کے بعد بھی پاکستان کے لیے Coalition support fund جاری رہنا چاہیے''......اس کے جواب میں امریکی آقاؤں نے یقینی طور پر ''کارکردگی دکھاؤ، ڈالر کماؤ'' کا فارمولا سامنے لا رکھا ہوگا!!!

طواغیتِ زمانہ کے لیے اصل خطرہ مجاهدین هی هیں!

زمانہ موجود میں رب تعالیٰ سے سرکشی اور بغاوت اختیار کرنے والوں کے ائمہ اگر کسی کو اپنا اول و آخر دشمن سمجھتے اور موجودہ دنیا میں قائم طاغوتی نظام کے لیے کسی کو حقیقی خطرہ گردانتے ہیں تو وہ یہی مجاہدین ہیں......اسی لیے کفر چاہے ہندوازم کی شکل میں ہو یا یہودیت و نصرانیت کی شکل میں، وہ انہی مجاہدین سے خوف زدہ نظر آتا ہے اور پھر کفر کے لشکروں کی ''صفِ اول'' کو بھی یہی مجاہدین 'اصل خطرہ' محسوس ہوتے ہیں......

۲۶ جنوری کو برطانوی وزیراعظم ڈیوڈ کیمرون نے کہا کہ القاعدہ جنگ جو پاکستان اور افغانستان کے سرحدی علاقوں میں چھپے ہوئے ہیں۔ القاعدہ دنیا کے لیے مزید خطرہ بنتی جا رہی'' ......۲۱ جنوری کو بھارت کی قومی سلامتی کے سابق مشیر اور مغربی بنگال کے گورنر ایم کے نارائن نے کہا ہے کہ ''طالبان کا اگلا ہدف بھارت میں ہوگا۔ طالبان جیسے عسکریت پسند گروہ افغانستان میں اقتدار حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے تو ان کا اگلا نشانہ بھارت ہوگا۔ پاکستان اور افغانستان دونوں ممالک میں دہشت گرد گروپ براہ راست بھارت کے لیے خطرہ ہیں''۔ اسی تناظر میں پاکستانی فوج کی 'نئی ڈاکٹرائن' کو دیکھنے کی ضرورت ہے، جس کو وضع کرنے والا کوئی اور نہیں پاکستانی فوج کا موجودہ چیف راحیل شریف ہی ہے!......

جب کفر کے سردار مجاہدین سے اس قدر خوف زدہ اور سراسیماں ہوں گے تو اُن کی چاکری کرنے والے لازماً اُن کی تسلی و تشفی کے لیے ہاتھ پاؤں ماریں گے...... یہی وجہ ہے کہ اب پاکستانی فوج نے ''بھارت دشمنی'' سے ہمیشہ کے لیے جان چھڑوا کر 'امن کی آشاؤں' کے تماشے سجائے ہیں اور ''اندرونی خطروں سے نمٹنے'' پر اپنی ساری توجہ مرکوز کرلی ہے......فوجی ڈاکٹرائن بھی یہی کہتی ہے کہ ''بھارت دشمنی کو بھول جاؤ'' اور ۲۶ جنوری کو راول پنڈی کا کور کمانڈر قمر جاوید بھی یہی کہتا پایا گیا کہ ''ملک کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے کے لیے ضروری ہے کہ ہمارے لیے پاکستان سب سے پہلے ہو۔ ہمیں بھارت سے نہیں اپنی ہی صفوں میں موجود انتہا پسندوں سے خطرہ ہے''......

ماضی قریب هی کا مشاهده کافی هے!

بعض لوگوں کے نزدیک شاید فوجی آپریشن کی گھن گرج اور میڈیائی سرکس کے تماشے نئے ہوں لیکن مجاہدین تو پچھلی ایک دہائی سے ان آپریشنوں اور تماشہ گروں سے نبرد آزما ہیں...... ایسے میں سوال یہی ہے کہ اپنی تمام تر قوت، ٹیکنالوجی اور پروپیگنڈہ مشینری کو مجاہدین کے خلاف جھونک دینے والوں نے گذشتہ دس سالوں میں کتنی کامیابی حاصل کرلی؟ مالاکنڈ اور جنوبی وزیرستان کے بہیمانہ فوجی آپریشنز کو تو زیادہ عرصہ بھی نہیں گزرا......آخر اُن کے نتائج کس کے حق میں نکلے؟ اگر پہاڑوں، وادیوں، بازاروں اور عام آبادیوں پر اندھا دھند بم باری کرکے اُنہیں ویران کر دینا ہی کامیابی ہے اور اگر پورے خطے کو فوجی چھاؤنی میں بدل دینا ہی فتح کے زمرے میں آتا ہے تو ایسی ''فتوحات'' افغانستان میں صلیبی لشکر بھی حاصل کرچکے ہیں اور یہاں پاکستان میں صلیبیوں کا ہراول دستہ بھی ایسی ''فتوحات'''' کے تمغے اپنے سینے پر سجانے میں حق بجانب ہے!

لیکن اس کے نتیجے میں جہاد فی سبیل اللہ (جسے صلیبیوں کی اصطلاح میں ''دہشت گردی'' سے تعبیر کردیا گیا ہے) کے پھیلاؤ کی کیا صورت حال رہی؟ افغانستان میں صلیبی قبضہ کے تیرہ سال مکمل ہونے کے باوجود کفار کے متحدہ لشکر ہردم ہراساں ہیں اور (باذن اللہ) عنقریب مجاہدین اُن کے ظالمانہ پنجوں سے افغانستان کا قبضہ بھی واگزار کروانے والے ہیں، جب کہ تحریکِ جہادِ افغان کو ہساروں میں پھل پھول کر پوری دنیا میں برگ و بار لا رہی ہے اور نظام ہائے کفر کی بیخ کنی کے لیے معرکوں کو سر کر رہی ہے...... بالکل ایسا ہی معاملہ پاکستانی نظام کے ساتھ ہے......سوات، مالاکنڈ، جنوبی وزیرستان (محسود) میں اپنی ''فتوحات'' کے جھنڈے گاڑنے کے باوجود تحریک جہاد کو دبایا نہیں جا سکا......آئی ایس پی آر سے جاری ہونے والے ''کمر توڑ دینے'' کے اعلانات کے باوجود مجاہدین نے پاکستان بھر میں فوجی تنصیبات، عسکری اڈوں، خفیہ اداروں اور پولیس کے مراکز پر پے درپے عملیات سرانجام دیں......آج پاکستان کے ہر چھوٹے بڑے شہر میں مجاہدین موجود بھی ہیں اور اپنی جہادی کارروائیوں کو منظّم و مربوط بھی کر رہے ہیں......

اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ مجاہدین نے 'آپریشن زدہ علاقوں' میں اپنی شکست تسلیم کرلی ہے...... ہرگز نہیں! 'زمینی حقائق' پر ایمان لانے والے اس برسرزمین حقیقت سے قطعی انکار نہیں کرسکتے کہ سوات، مالاکنڈ سے لے کر وزیرستان اور تمام آزاد قبائل میں مجاہدین کی قوت پہلے سے کئی گنا بڑھ کر موجود ہے......ان علاقوں میں آپریشن پر مامور فوج کا سالار 'جی او سی' کہلاتا ہے......سوات میں یکے بعد دیگرے دو 'جی او سیز' مجاہدین کا نشانہ بنے (جن میں سے ایک میجر جنرل ثناءاللہ نیازی مردار اور دوسرا میجر جنرل جاوید اقبال زخمی ہوا) جب کہ جنوبی وزیرستان میں جی او سی کوہاٹ میجر جنرل جاوید سلطان مجاہدین کا نشانہ بن کر مردار ہو چکا ہے......جن آپریشنوں کے انچارج

27 دسمبر: صوبہ ہلمند............ضلع گریشک............بارودی سرنگ دھماکہ............3 افغان فوجی ہلاک

(سالار) مجاہدین کے ہاتھوں مردار ہوچکے ہیں، اُن کے متعلّق کامیابی کے دعوے کرنے کی کوئی تو بنیاد موجود ہونی چاہیے!

اس کے علاوہ اب تک ان علاقوں کو'سول انتظامیہ' کے سپرد کیا گیا ہے نہ ہی مستقبل میں اس کا دور دور تک کوئی امکان ہے.....ایسے میں یہ''مقبوضہ علاقے'' ہی قرار دیے جاسکتے ہیں جہاں کی کیفیت کا اندازہ لگانے کے لیے یہی بات کافی ہے کہ فوج اپنی چھاؤنیوں، بیرکوں اور قلعوں میں محصور ہے اور مجاہدین آئے روز اپنی کامیاب عسکری عملیات کے ذریعے اُن پر جان لیوا وار کرکے اُنہیں شدید زک پہنچاتے رہتے ہیں! مجاہدین کی چھاپہ مار کارروائیوں کے آگے فوج مکمل طور پر بے بس اور لاچار نظر آتی ہے.....لیکن چونکہ ''آزادصحافت'' محض آئی ایس پی آر کی پریس ریلیزوں اور بریفنگوں کے سہارے ہی اس جنگ کی کوریج کرتی ہے لہٰذا پاکستانی فوج اس پورے خطے میں بُری طرح پٹنے کے باوجود اُس کی نظر میں ''فاتح'' ہی قرار پاتی ہے!

گزشتہ بارہ سالوں میں آزادقبائل میں چھ ہزار سے زائد چھوٹے بڑے فوجی آپریشنز ہوچکے ہیں.....جن کے نتیجے میں ملنے والی کامیابیوں کی ایک جھلک دیکھنی ہو تو ۲۹ اکتوبر ۲۰۱۳ء کو وزیرستان کے پولیٹیکل ایجنٹ اسلام زیب کے دیے گئے بیان پر نظر دوڑالی جائے جس میں اُس نے واضح الفاظ میں اعتراف کیا کہ ''محسود کا ۳۰ سے ۳۵ فی صد علاقہ کلیئر کروایا جاسکا ہے''۔ یہ اُس آپریشن کے نتائج ہیں جو جنوبی وزیرستان میں ۲۰۰۹ء سے مسلسل جاری ہے اور جسے آزادقبائل میں ہونے والا سب سے بڑا فوجی آپریشن قرار دیا جاتا ہے.....اس کے نتیجے میں ساڑھے چار سال میں محض ۳۰ سے ۳۵ فی صد علاقے کو ''کلیئر'' کروایا جاسکا.....

''امن کو موقع'' دینے کی حکومتی خواهش:

حکومت نے حالیہ دنوں میں ایک مرتبہ پھر مذاکرات کا شور ڈالا ہے.....یہ مذاکرات کی دھوم ایسے وقت میں اٹھی ہے کہ میر علی تا میران شاہ جیٹ طیاروں کی بم باری تواتر سے جاری ہے.....ہزاروں خاندان سخت ترین موسم میں اپنے گھروں سے ہجرتیں کررہے ہیں.....پاکستان بھر میں مجاہدین کی گرفتاریاں اور خفیہ اداروں کی تحویل میں موجود ''لاپتہ افراد'' کی تشدد زدہ لاشیں ملنے کا سلسلہ نہیں تھما.....پھر بھی ''امن کو آخری موقع'' دینے کے پیغامات جاری کیے جارہے ہیں.....اورصورت حال یہ ہے کہ نواز شریف کے قومی اسمبلی کے کیے جانے والے خطاب (جس میں اُس نے مذاکرات کرنے اور مذاکراتی کمیٹی تشکیل دینے کا اعلان کیا) انیس منٹ پر محیط تھا جن میں سے تیرہ منٹ کو مجاہدین کے خلاف 'چارج شیٹ' لگاتے ہوئے صرف ہوئے.....اس خطاب میں اُس نے مجاہدین کو قصہ خوانی بازار دھماکے، پشاور چرچ حملہ، ہنگو میں بچوں کی شہادت ایسے واقعات میں بھی ملوث قرار دے دیا جن سے مجاہدین قطعی لاتعلقی اور برأت کا اظہار کرچکے ہیں.....

ساتھ ہی ساتھ ''دہشت گردی'' یعنی جہاد فی سبیل اللہ کے خلاف شرعی حوالے بھی دیے..... ایسے ہی بے وقوف ہوتے ہیں جو کھلی حقیقتوں سے بھی بے خبر رہتے ہیں کہ مقابل میں شرعی دلائل سے پوری طرح مسلح لوگ موجود ہیں! پھر جو کمیٹی تشکیل دی گئی ہے اُس کا سربراہ ایک ایسے فرد کو بنایا گیا جس کے قلم کی سیاہی ''شریفوں'' کی سیاہ کاریوں کے دفاع میں ہی استعمال ہوتی ہے.....پاکستان میں جاری تحریک جہاد کے خلاف اُس کے قلم سے نکلے الفاظ ہمیشہ فوجی اور جرنیلی اکڑخوں لیے ہوتے ہیں.....بہرحال اس کمیٹی کے کندھوں پر صرف رابطہ کاری اور ''سفارت کاری'' کی ذمہ داری ہے اور اختیارات سے محروم لوگ ہیں جنہیں ''مذاکرات کی میز سجانے'' کی ذمہ داری سونپی گئی ہے.....درحقیقت مذاکرات کی آڑ میں مجاہدین کے خلاف بھرپور عسکری کارروائی کے لیے فوج کو تیار کیا جارہا ہے.....

مجاہدین نے مذاکرات کے حوالے سے ہمیشہ دوٹوک اور واضح موقف اختیار کیا ہے جس کا اظہار تحریک طالبان پاکستان کے ترجمان شاہد اللہ شاہد حفظہ اللہ نے اس مرتبہ بھی بیّن طریقہ سے کیا ہے کہ ''جنگ ہو یا مذاکرات ہمارا اولین مقصد پاکستان میں شریعت نافذ کرنا ہے۔جس طرح وزیراعظم کا کہنا ہے کہ ''ملک سے دہشت گردی ختم کرکے دم لیں گے''۔اسی طرح ہمارا بھی عزم ہے کہ ملک میں جلد از جلد شریعت کا نفاذ ہو کیونکہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا اور ہم اس میں شریعت نافذ کرکے ہی رہیں گے، یہ چاہے مذاکرات کے ذریعے ہو یا پھر اس کے لیے جنگ لڑنا پڑے۔''

نوازلیگ اپنی پیشروؤں کا حال احوال دریافت کرلے!

پچھلی حکومتوں کے دور میں ق لیگ، اے این پی، پیپلز پارٹی وغیرہ نے فوج کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے مجاہدین کے خلاف محاذ سجایا تھا.....اس کے نتیجے میں تحریک جہاد کو کہاں تک روکا جاسکا' یہ جائزہ پیش کیا جاچکا ہے.....البتہ مجاہدین کے خلاف کمر بستہ ہونے پر اُن کا انجام کیا ہوا، یہ آج کسی سے پوشیدہ نہیں.....لہٰذا نواز لیگ کو بھی اپنے انجامِ کار کو ملحوظ رکھنے میں ہی بھلائی سمجھنی چاہیے.....سابقہ حکومتوں کی طرح یہ بھی محض پیسے کے غلام ہیں اور روپے پیسے کا غلام بزدلی میں سب سے آگے ہوتا ہے.....اِن کے باپ دادا لوہے کو ڈھال کر مختلف اوزاروں اور کارآمد اشیا کی صورت دے کر 'لوہار' تو بن گئے لیکن اب جن سے اِنہیں مقابلہ درپیش ہے اُن کے باپ دادا نے اسی لوہے سے کھیلنا اور اسی لوہے سے دشمن کے سروں کو اڑانا سکھا کر اُنہیں انداز سپہ گری میں ایسا یکتا کردیا ہے کہ اُن کے سامنے دنیا کی ''سپر طاقتیں'' پانی بھرتی چلی جارہی ہیں.....مجاہدین کے ساتھ اُن کے رب کی معیت اور '''سیاہ لوہاراں'' کے ساتھ اُن کے صلیبی آقاؤں کی ہم نوائی ہے..... اس لیے اپنی فطری بزدلی کو فوجی سورماؤں کی آڑ میں ''سکندری'' سمجھنے کی حماقت نہ کریں وگرنہ ان سورماؤں کے ساتھ ساتھ 'لوہار' بھی اس بھٹی میں پگھل کر راکھ ہوجائیں گے!

☆☆☆☆☆

28 دسمبر: صوبہ خوست.................لگاتار 16 بم دھماکے.................سپیشل انٹیلی جنس کے 2 اہل کاروں سمیت 9 فوجی ہلاک.................3 گاڑیاں بھی تباہ

جو لہو پھیل رہا ہے!

محترمہ عامرہ احسان صاحبہ

طالبان، طالبان......انتقام، انتقام کا شور وغوغا ہے۔ کان پڑی آواز سنائی نہیں دے رہی۔ میڈیا بخار میں پھنک رہا ہے۔ مذاکرات کی طرف جانے والی تمام راہیں مسدود کر دی گئیں۔ مفتی عثمان یار اس سلسلے کے ایک اہم رابطہ کار تھے انہیں شہید کر کے یہ دروازہ بند کر دیا گیا۔ مولانا سمیع الحق کو مذاکرات کا جھانسا دے کر پیچھے سے سیڑھی ہٹالی گئی۔ طالبان سے مذاکرات پر بھارت پر بھی لرزا طاری تھا۔ بھارتی قومی سلامتی کے سابق مشیر نے خدشات کا اظہار کیا کہ طالبان کا اگلا ہدف بھارت ہوگا۔ (طالبان کو ہم بھارتی ایجنٹ قرار دیتے نہیں تھکتے۔ بھارتی، بیان دیتے ہوئے ہمارے بڑوں کے موقف کا ذرا خیال نہیں رکھتے!)

قضیہ یہ ہے کہ امریکہ جانے کی کوشش میں ہے۔ خطے میں شریعت پر کمر بستہ طالبان کا راستہ افغانستان، خراسان میں روکنا (جس مقصد وحید کے لیے پوری صلیبی بارات حملہ آور ہوئی تھی) اب پاکستان کے ذمے ہے۔ حالیہ واقعات کی آڑ میں لگے ہاتھوں رائے عامہ ہموار کرنا (میڈیا اس جنگ کا اٹوٹ انگ ہے) آپریشن کے لیے ذہن سازی، تحفظ پاکستان کے نام پر تحفظ امریکہ و امریکیت آرڈیننس جاری کرنا لازم ٹھہرا۔ یہ شاہان جہاں کی جنگ ہے جس اوکھلی میں ہم سر دیے بیٹھے ہیں۔ جنگِ شاہان جہادی غارت گری است، جنگ مومن سنت پیغمبری است۔

سو وہ جنگ جو افغانستان پر کفر کی تمام اتحادی طاقتوں کی یلغار سے شروع ہوئی۔ مقصد افغانستان سے خلافت، شریعت کا خاتمہ تھا۔ ہم بونگے احمق بنے اس بارات کے شہ بالے بن بیٹھے تھے اپنے بوتلی سردار' مشرف کے ہاتھوں' اس جنگ نے دنیا کو غارت گری کے سوا کچھ نہ دیا۔ ایسی ہر جنگ میں تمام عالمی کردار نئے چہرے، نئے نام لیے آموجود ہوتے ہیں۔ میکیاولی، گوئبلز، ہٹلر، ہلاکو، چنگیز سب ہی موجود رہے۔ سب نے ڈٹ کر اپنا کردار ادا کیا۔ تاہم یہ بدنصیبی تاریخ میں شاید یوں کبھی نہ آئی ہو کہ ایک پوری مسلم قوم بھیڑ بکریوں کا ریوڑ بنی کفر کا دست راست بنی اور یہ تمام عالمی کردار اسے ہمارے سیاست دانوں، دانشوروں، قلم کاروں، اینکر پرسنز حتیٰ کہ کچھ دینی حلقوں تک سے میسر آئے اور الیکٹرونک میڈیا نے ان کے پھیلائے فتور سہ آتشہ کر دیے۔

افغان وخراسان والوں نے اس جنگ کو سنت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جان کر جہاد میں سب کچھ جھونک ڈالا۔ معجزات رقم کیے۔ اس ملٹی ملین ڈالر سوال پر سب کو سانپ سونگھ جاتا ہے کہ گھن گرج والی اس یلغار عظمیٰ، کبریٰ کو شکست کس نے دی؟ اگرچہ خواب آسان ترین ہے...... **فلیدع نادیه سندع الزبانیة**......سورۃ العلق میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا (نعوذ باللہ) سر مبارک سجدہ کرنے کی پاداش میں کچل دینے کی دھمکی پر یہ جواب ابوجہل کو قرآن نے دیا اور عملی تجربہ بھی اسے کروا دیا تھا۔ وہ بلا لے اپنے حمایتیوں (اتحادیوں) کو ہم بلالیں گے اپنے سپاہیوں (عذاب کے فرشتوں) کو۔ اور پھر وہ باغی، طاغی، سرکش اپنی طاقت کے زعم میں اکڑتا اتراتا آگے بڑھا مذموم ارادہ پورا کرنے کو! مگر کیا ہوا؟ خوف زدہ ہو کر، بدحواس ہو کر خود کو بچاتا ہوا پلٹا۔ لوگوں کے پوچھنے پر بتایا ''میرے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان آگ کی خندق، گھبراہٹ ڈالنے والی خوف ناک چیزیں اور فرشتوں کے پر ہیں''۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' اگر یہ اور قریب آجاتا تو فرشتے اس کا ایک ایک عضو الگ کر ڈالتے''(ابن کثیر)

جہادِ افغانستان اول میں اللہ کے انہی پر اسرار بندوں نے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچّے امتیوں نے ایک معجزہ رقم کیا۔ پاکستان میں ان سارے صفر آلود صف بستہ امریکی جانثاروں کو روسی یلغار سے بچانے والے یہی مجاہدین تھے جو انہی آبادیوں سے لشکر در لشکر سرحد پار جا کر اسے گرم پانیوں تک رسائی کے لیے پاکستان کو پامال کرنے سے روکنے کے لیے سدِّ ذوالقرنین بن گئے تھے۔ دروغ گو حافظہ ندارد! اس معجزے کو پوری ڈھٹائی کے ساتھ انہوں نے امریکہ کے سر کا تاج بنایا۔ اللہ اس وقت بھی نظر نہ آیا تھا۔ آج کی طرح گزری کل میں بھی یہی 'گلوبل حمد' ان کا ترانہ تھی۔ پھیری جو نظر تو نے جائیں گے وہیں مرہم تو حافظ کل عالم تو ناصر کل عالم......امریکہ وامریکہ ہے وردِ زبان ہر دم۔

ٹارگٹڈ آپریشن کے نام پر آدھی رات کو اندھا دھند بمباری کر کے اعلان فرما رہے ہیں بنوں، آر اے بازار، قصہ خوانی بازار (جس سے طالبان مکمل برات کر چکے) وغیرہ وغیرہ کے سارے دہشت گرد مار دیے! طالبان علیحدہ چھاؤنیوں میں بورڈ لگا لگا کر نہیں رہتے۔ بنوں والوں، آر اے بازار والوں کی طرح، کہ آپ نے فوراً مار ڈالے! وہ عورتوں بچوں کے ساتھ عوام الناس کا ایک حصّہ ہیں کچے گھروں والی بھری بستیوں میں رہتے ہیں۔ میڈیا سارا اتنا سادہ لوح ہے جو یہ سرخیاں لگاتا ہے کہ سارے دہشت گرد مار دیے؟ ہوش کے ناخن لیجیے۔

پاکستانی فوج نے بنوں حملے کے بعد بوکھلاہٹ کا شکار ہو کر اپنی فطرت کے عین مطابق عام شہریوں کو نشانہ بنانے کا فیصلہ کیا اور تحصیل میر علی کے گاؤں ہمزوئی سے بم باری کا آغاز کیا۔ اس فوجی کارروائی میں ایف ۱۶ طیاروں، گن شپ ہیلی کاپٹروں سے بم باری کے علاوہ اور فوج کے بھاری توپ خانے سے بے تحاشا گولہ باری کی گئی......جس کے نتیجے میں درجنوں عام افراد لقمۂ اجل بنے......شہید ہونے والوں میں ہمزوئی کی جامعہ مسجد میں نماز فجر ادا کرتے ۲۰ نمازی بھی شامل ہیں جب کہ متعدد بچے اور خواتین بھی ان حملوں میں شہید ہو چکی ہیں، ۲۰ جنوری سے لے کر تادمِ تحریر شمالی وزیرستان کے مختلف علاقوں میں فضائی بم باری تسلسل سے جاری ہے......

زرنج شہر میں مجاہدین کے حملے میں ہلاک ہونے والا امریکی فوجی گاڑی کے اندر دیکھا جاسکتا ہے

لوگر میں افغان فوجی مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں زخمی ہونے والے ساتھی کو اٹھا کر لے جا رہے ہیں

طورخم نیٹو سپلائی ٹرمینل کا مجاہدین کے حملے کے بعد کا ایک اور منظر

طورخم میں نیٹو سپلائے ٹرمینل پر مجاہدین نے حملہ کر کے ۱۰۲ فوجی گاڑیاں، ۲۲ سپلائی کنٹینرز، ۱۴ آئل ٹینکر اور ۴۸ ٹرالر جلادیے۔

۱۱ دسمبر کو کابل میں امریکی کانوائے پر مجاہدین کے حملے کے بعد فوجی گاڑیوں کی باقیات۔

مجاہدین کے ہاتھوں گرایا جانے والا امریکی جنگی طیارہ

مجاہدین امریکی فوجی کیمپ پر ہاون (مارٹر) برسانے میں مصروف ہیں۔

فرانسیسی فوج کی VAB پرسنل کیریئر بکتر بند گاڑی اینٹی ٹینک مائن کا نشانہ بننے کے بعد

۲۸نومبر ۲۰۱۳ء۔قندھار میں امریکی فوجی مرکز پر حملے کے بعد تباہی کے آثار واضح ہیں۔

۱۱دسمبر ۲۰۱۳ء۔کابل میں امریکی فوجی کانوائے پر مجاہدین کی کمین کے بعد کا منظر

۲۷دسمبر ۲۰۱۳ء۔کابل میں نیٹو کانوائے پر مجاہدین کے حملے کے بعد فوجی تباہ شدہ گاڑیاں اٹھا رہے ہیں

۱۸دسمبر ۲۰۱۳ء۔طورخم میں نیٹو سپلائی ٹرمنل پر مجاہدین کے حملے کے بعد آگ لگی ہوئی ہے۔

16 دسمبر 2013ء تا 15 جنوری 2014ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	7 عملیات میں 16 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	142
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	128	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	261
ٹینک، بکتر بند تباہ:	237	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	49
کمین:	43	جاسوس طیارے تباہ:	0
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	197	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	6
مرتد افغان فوجی ہلاک:	1891	صلیبی فوجی مردار:	251
سپلائی لائن پر حملے:	34		

آج بھی جناب اپنی خیر منایئے۔ افغانوں کے ساتھ جو کچھ کر بیٹھے ہیں۔ سرحد کے آر پار یہ سب خون اور ایمان کی دہری رشتہ داری والے طالبان ہیں۔ نہ ان کے خون سفید ہوئے نہ ان کا ایمان گل ہوا۔ آپریشن کا چڑھا بخار مشرقی پاکستان میں جب اترا تھا تو گھاؤ بہت گہرا تھا۔ وزیرستان میں آپریشن کر کے تیاپانچا کروا بیٹھے ہیں۔ یہاں شیر کی کچھار میں ہاتھ ڈال لیجیے...... چڑھ جا بیٹا سولی رام بھلی کرے گا! واللہ! پورا علاقہ، اس کی پوری آبادی ایک دن بھی پاکستان دشمن حتیٰ کہ فوج دشمن نہ تھی۔ کشمیر انہی کی جانبازیوں کے صدقے آپ کو جول گیا سول گیا۔ (ہم تو صرف دشمن سے سودے بازیاں کرنی جانتے ہیں!) امریکہ کے تحفظ کی خاطر ہم نے یہ ساری جنگ لڑی اور انہیں بم باریاں، آپریشنز، دربدریاں دے دے کر دیوانہ بنایا ہے۔ امریکہ میں ہمارے سفیر کا فرمان کہ فاٹا میں فضائی بم باری واشنگٹن میں ہونے والے پاک امریکہ ڈائیلاگ کے لیے خوش آئند ہے.....ظاہر کرتا ہے کہ حکمرانوں کا جینا، مرنا، مارنا سب امریکہ کی خاطر ہے!

ڈائیلاگ، ڈالر کی خاطر قتل و غارت گری ہے۔ یہ سب بم ہمارے اپنے مہربانوں نے (مشرف تا زرداری کیانی تا حال) خود پلانٹ کیے ہیں۔ پھٹتے ہیں تو نام طالبان کا آتا ہے۔ ہم نے سی آئی اے، بلیک واٹر کارندے دعوت دے کر یہاں بلائے، آباد کیے ہیں۔ عوام الناس پر تباہیاں وہ لاتے ہیں۔ برانڈ نام ایک طالبان ہی کا ہر جا لگتا ہے۔ تلخ سچ یہ ہے کہ یہ جنگ اس پالیسی کی وجہ سے اب فوج، (سیاستدان، میڈیا ضمناً) اور طالبان کے مابین ہے۔ فوج وہاں کارروائیاں کرتی ہے اور وہ یہاں اس کا جواب دیتے ہیں۔

فدائی حملے کرنے والے اتنی بے شمار اقسام کے ۱۲ سالوں میں ہم نے خود اپنے ہاتھوں تیار کیے ہیں۔ لال مسجد میں شہید، لاپتہ، جلا دیے جانے والوں کے بے قرار لواحقین، بلوچستان تا قبائل اندھا دھند ٹارچر لاپتگی، دربدری اور گھر بستیاں کاروبار تباہ کرنے کے نتیجے میں ہوش کھو بیٹھنے والے......ریکارڈ درست کیجیے...... جذبات کو لگام دیجیے......سچ بولیے......اپنی ناکامیوں، ڈوبتی معیشت، بدامنی، لاقانونیت لوٹ مار، ٹارگٹ کلنگ، بے روزگاری، تباہ حال صنعت زراعت، عریانی فحاشی کی بے لگامی، سے دھیان بٹانے کو ''طالبان طالبان'' کرنے سے نہ افاقہ ہوگا نہ کرسی بچے گی۔ ملک داؤ پر لگا رہے ہیں کرسی بچاتے بچاتے......

ٹارگٹڈ آپریشن کے نام پر آدھی رات کو اندھا دھند بمباری کر کے اعلان فرما رہے ہیں بنوں، آرائے بازار، قصہ خوانی بازار (جس سے طالبان مکمل برات کر چکے) وغیرہ وغیرہ کے سارے دہشت گرد مار دیے! طالبان علیحدہ چھاؤنیوں میں بورڈ لگا لگا کر نہیں رہتے۔ بنوں والوں، آرائے بازار والوں کی طرح، کہ آپ نے فوراً مار ڈالے! وہ عورتوں بچوں کے ساتھ عوام الناس کا ایک حصّہ ہیں کچے گھروں والی بھری بستیوں میں رہتے ہیں۔ میڈیا سارا اتنا سادہ لوح ہے جو یہ سرخیاں لگاتا ہے کہ سارے دہشت گرد مار دیے؟ ہوش کے ناخن لیجیے۔

اسی تسلسل میں تحفظ پاکستان آرڈیننس بقول اٹارنی جنرل کے صدر نے راتوں رات جاری کر دی۔ آرڈیننس نہ ہوا گول گپے ہو گئے...... اور ہیں بھی......! کیونکہ قانون کی ساری بساط ہی لپیٹ دی گئی ہے۔ پارلیمنٹ کا بھی گول گپا بنا کر اسے ٹکڑے لگا دیا۔ جارج بش کے انتہائی متنازع، غیر انسانی، اسلام دشمن قوانین جو امریکہ میں بھی مسترد ہونے کو ہیں' کی پیوند کاری پر یہ آرڈیننس مبنی ہے۔ بقول چودھری نثار قبل از اقتدار یہ کالا قانون ہے! حاصل کل یہ ہے کہ امریکہ نے کارکردگی پر خوش ہو کر ۳۵ کروڑ ڈالر جاری کر دیے ہیں۔ کارروائیوں اور کالے قوانین کے صدقے۔

> افغان وخراسان والوں نے اس جنگ کو سنت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جان کر جہاد میں سب کچھ جھونک ڈالا۔ معجزات رقم کیے۔ اس ملٹی ملین ڈالر سوال پر سب کو سانپ سونگھ جاتا ہے کہ گھن گرج والی اس یلغار عظمیٰ، کبریٰ کو شکست کس نے دی؟

یہ اصلاً تحفظ مورال آرڈیننس ہے کیونکہ وزارت دفاع نے فرمایا تھا عدالت سے کہ ۳۵ افراد کی جبری گمشدگی کیس میں فوج کو ذمہ دار ٹھہرانے سے فوج کے مورال پر اثر پڑے گا۔ لہٰذا فوج، انٹیلی جنس اداروں کے خلاف ریکارڈ سے الفاظ، شواہد، تفصیلات کو مٹا دیا جائے! اگرچہ خون کے دھبے دھلیں گے کتنی برساتوں کے بعد! تاہم ان کو مٹا کر مورال بحال کرنے کے لیے جو وہائٹو (Whito) درکار ہے وہ زندہ باپوں کے یتیم بچوں، زندہ شوہروں کی بیواؤں اور ان کے والدین کے آنسوؤں سے تیار ہوگی شاید! ہم نے تو تحفظ مورال کی خاطر مشرقی پاکستان پر بھی چپ سادھ لی تھی۔ اُدھر وزیر داخلہ فرماتے ہیں تبلیغی جماعت والوں پر حملہ کرنے والوں کا نام لے دیا تو مسئلہ ہوگا! پاکستان میں اہل اسلام کا خون مباح ہو چکا۔ تحفظ مورال اور مسئلے سے بچنے کی خاطر ہم چپ ہیں لیکن ان مظالم پر اگر اللہ نے اپنی پولیس ہم پر بھی چھوڑ دی تو الامان والحفیظ!

قاتل! سر مقتل جو لہو پھیل رہا ہے
اک سیلِ بلا بن کر نہ پہنچے ترے گھر تک!

(یہ مضمون ایک معاصر روزنامے میں شائع ہو چکا ہے)

☆☆☆☆☆

28 دسمبر: صوبہ ہلمند..................ضلع نادعلی..................مجاہدین کا افغان فوجی کے پیدل دستوں پر حملہ..................6 فوجی ہلاک..................متعدد زخمی

’ٹارچ لائٹ‘ اور پاکستان میں خفیہ صلیبی سرگرمیاں

رب نواز فاروقی

بارہ سالہ صلیبی جنگ میں نظام پاکستان نے صلیبی چاکر کا وہ کردار ادا کیا جس کی مثال تاریخ انسانی میں ملنا محال ہے لیکن اس کے باوجود صلیبی آقا ان پر اعتماد کرنے پر تیار نہیں اور پاکستان کے تمام عسکری، انتظامی، ابلاغی اور سیاسی اداروں اور جماعتوں میں اپنا ’سیٹ اپ‘ قائم کررہے ہیں۔صلیبیوں کی طرف سے یہ ایک خطرناک ترین رجحان گذشتہ تین چار سالوں میں شدت سے دیکھنے میں آیا ہے کہ وہ اپنے عسکری افراد اور آلات کو تیزی کے ساتھ مختلف شکلوں میں پاکستان لا رہے ہیں اور یہ مناظر تو کئی بار دیکھنے میں آچکے ہیں کہ پشاور، لاہور، اسلام آباد، کراچی، کوئٹہ میں امریکی اپنی گاڑیوں میں اسلحہ سمیت بیسوں بار پکڑے گئے اور ناکوں پر موجود پولیس افسران کی گوشمالی کرکے اپنے محفوظ مقام پر بحفاظت چلے گئے۔

برطانیہ کی ’ٹارچ لائٹ‘ کی آمد:

امریکہ کی بلیک واٹر کے بعد اب برطانیہ بھی اپنی خفیہ ایجنسی ایم آئی فائیو کی کنٹریکٹر فرم ’ ٹارچ لائٹ‘ کے ذریعے پاکستان کو عسکری طور پر اپنی چراہ گاہ بنانے کے درپے ہے۔حال ہی میں انکشاف ہوا ہے کہ ٹارچ لائٹ کے دو اہل کار حکومت پنجاب کی جدید فرانزک ایجنسی میں باقاعدہ ملازمت کررہے ہیں جن کی پہچان رچرڈ تھامس اور اسٹورٹ گڈون کے نام سے ہوئی۔لاہور میں قائم پنجاب فرانزک لیبارٹری پاکستان میں عالمی معیار کی واحد لیبارٹری ہے جہاں ڈی این اے، اسلحہ، بارود اور مشکوک لاشوں کے ٹیسٹ، قیدیوں اور ملزموں نیز لاپتہ افراد کا ریکارڈ اور شواہد کا مشاہدہ کرکے حقائق تک پہنچنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

یہ لیباٹری حالیہ ’صلیبی جنگ‘ کے تناظر میں قائم کی گئی ہے۔گڈون، پنجاب پولیس کے معروف ٹریننگ سنٹر چوہنگ میں انسٹرکٹر کے فرائض بھی ادا کرتا ہے اور اسلام آباد میں مقیم ہے جب کہ تھامس ماڈل تاؤن لاہور میں ایک سابق عسکری عہدے دار کا کرایہ دار ہے۔واضح رہے کہ تھامس کو وزارت داخلہ کی ایک اہم شخصیت نے پنجاب فرانزک ایجنسی میں بطور کنسلٹنٹ تعینات کروایا ہے۔

ٹارچ لائٹ سلیوشن نے پاکستان اور دنیا بھر سے ایجنٹوں کی بھرتی کے لیے اپنی ویب سائٹ پر اشتہار دے رکھا ہے، تارچ لائٹ مختلف کاموں کے لیے ’مشعل‘ کا نام بھی استعمال کرتی ہے۔یہ ایجنسی دنیا بھر کے چھتیس ممالک میں کام کرتی ہے اس کا بنیادی مقصد اپنے کلائنٹ کے دیے گئے ہدف کے متعلق پوری معلومات اکٹھی کرکے کلائنٹ کو دینا ہے اس مقصد کے لیے اس نے پاکستان میں خواتین بھی بھرتی کررکھی ہیں جوان کے مطلوبہ اہداف کے گھروں اور کاروباری مراکز تک بآسانی رسائی حاصل کرکے مطلوبہ معلومات حاصل کرلیتی ہیں......اسی طرح اس ایجنسی نے انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پر اپنے مطلوبہ اہداف کی معلومات حاصل کرنے کے لیے آئی ٹی سے متعلّق لوگ بھی بھاری معاوضے پر رکھے ہوئے ہیں۔

اسلام آباد میں امریکی فوجی چھاؤنی:

۷۳۶ ملین ڈالرز کے سرمایے سے اسلام آباد میں اٹھارہ ایکڑز [دو لاکھ آٹھ ہزار چار سو اٹھارہ مربع گز، سترہ لاکھ مربع فٹ] پر مشتمل آٹھ منزلہ امریکی سفارت خانہ تعمیر ہو رہا ہے جو سفارت خانہ کم اور فوجی چھاؤنی کی مکمل تصویر پیش کررہا ہے، یہ اب تکمیل کے مراحل میں ہے جس میں ہزاروں فوجیوں کے لیے رہائشی سہولیات میسر ہوں گی یاد رہے کہ سات سو پچاس میرینز تو اب بھی موجود ہیں، گذشتہ تین سالوں میں امریکی اہل کار اسلام آباد کے پوش ایریاز میں کرائے پر مکانات لے کر کثیر تعداد میں رہتے رہے اب وہ نئی تعمیر شدہ عمارت میں منتقل ہو رہے ہیں۔واضح رہے کہ ان مکانات میں سے اکثر کے مالکان سابق بیورو کریٹ اور عسکری عہدے دار ہیں جو بھاری کرائے اینٹھ کر اپنے مکانات صلیبی ہرکاروں کو پیش کیے رہے۔امریکی میرینز کے لیے اسلام آباد میں پی سی، میریٹ اور سرینا ہوٹل کے پورے پورے فلور مستقل طور پر امریکیوں کے پاس رہے، جبھی تو میریٹ کو مجاہدین نے ہدف بھی بنایا تھا اور اس میں کثیر تعداد میں امریکی میرینز مرے تھے جن کو میڈیا پر نہیں آنے دیا گیا۔اسلام آباد کے اس سفارت خانے میں مکمل سہولیات سے آراستہ ’ایئر پورٹ‘ بھی بنایا گیا ہے اور کئی ہیلی پیڈ بھی بنائے گئے ہیں۔

> اب فوج، پولیس، سول انتظامیہ اور میڈیا کے اداروں اور سیاسی و مذہبی جماعتوں میں یہ چلن رواج پا گیا ہے کہ ایک فرد بیک وقت کئی کئی ملکوں اور ایجنسیوں کے لیے کام کرتا ہے جبھی تو سیکڑوں فوجی رینکڈ ملازمین، ایبٹ آباد واقعہ کے بعد خود فوج کے تفتیشی اداروں کے زیر حراست رہے، شکیل آفریدی ’بلڈی سویلین‘ ہونے کی بنا پر منظر عام پر آ گیا وگرنہ صلیبی جنگ کے گزشتہ بارہ سالوں میں ہر ایک ادارے میں سیکڑوں ’آفریدی‘ موجود ہیں جو دہری تنخواہ کے مزے لوٹ رہے ہیں۔

29 نومبر: صوبہ اروزگان.........ضلع چنارتور.........مجاہدین کی طیارہ شکن گن سے فائرنگ.........ایک ڈرون مار گرایا

اب لاہور میں بھی امریکی قلعے کی تعمیر:

دنیا بھر میں 'صلیبی جنگ' بپا کرنے کے بعد امریکیوں کو پہلے بھی یہ پورا احساس تھا کہ ہمارے سفارت خانے ایسے مقامات پر ہونے چاہئیں جو عسکری لحاظ سے بہت ہی موزوں ہوں وہاں پہنچنا عوام وخواص کے لیے ناممکن ہو اور وہ اپنی مرضی کی تعمیرات کر کے ہر قسم کی عسکری اور انتظامی سہولیات سے آراستہ کررہے ہیں تاکہ اپنے تمام فوجی وغیر فوجی عملے کو اپنے ہاں ہی مقیم رکھ سکیں......لیکن گزشتہ سال مصر اور لیبیا میں امریکی سفارت خانوں پر مسلمانوں کے حملے اور لیبیا میں امریکی سفیر کو قتل کے بعد گھسیٹنے جیسے واقعات کے بعد اب وہ فیصلہ کیے ہوئے ہیں کہ ہمیں ہر مسلم خطے میں ایک ایسے سفارت خانہ کی ضرورت ہے جو جدید ترین فوجی سہولیات سے آراستہ ایک 'مکمل فوجی چھاؤنی' ہو جو کسی بھی نامساعد حالات میں وہاں اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے فوری کام کرسکے۔

۷۳۶ ملین ڈالرز کے سرمایے سے اسلام آباد میں اٹھارہ ایکڑز [دولاکھ آٹھ ہزار چار سو اٹھارہ مربع گز، سترہ لاکھ مربع فٹ] پر مشتمل آٹھ منزلہ امریکی سفارت خانہ تعمیر ہورہا ہے جو سفارت خانہ کم اور فوجی چھاؤنی کی مکمل تصویر پیش کررہا ہے، اب تکمیل کے مراحل میں ہے جس میں ہزاروں فوجیوں کے لیے رہائشی سہولیات میسر ہوں گی یاد رہے کہ سات سو پچاس میرینز تو اب بھی موجود ہیں، گزشتہ تین سالوں میں امریکی اہل کار اسلام آباد کے پوش ایریاز میں کرائے پر مکانات لے کر کثیر تعداد میں رہتے رہے اب وہ نئی تعمیر شدہ عمارت میں منتقل ہورہے ہیں۔

اسلام آباد میں سفارت خانے کے نام پر ایک بہت بڑی چھاؤنی قائم کرنے کے بعد اب لاہور میں بھی اپنا قلعہ قائم کرنے کے لیے مسلسل کوشاں ہے۔ کبھی گورنر ہاؤس کو لینے کی بات کرتے ہیں کبھی بیدیاں روڈ پر پنجاب حکومت کے لائیو سٹاک ریسرچ سنٹر کی جگہ پر پچاس ایکڑ کے حصول کی تکرار کرتے ہیں اور کبھی موجودہ سفارت خانے سے ملحقہ سنی ویو کمپلیکس کی بارہ ایکڑ اراضی حاصل کرنے کے لیے صوبائی حکومت سے بات چیت کرتے ہیں۔ جسے امریکی سفارت خانے کو دینے پر صوبائی حکومت نے ہامی بھر لی ہے......شنید ہے کہ پچیس لاکھ روپے فی مرلہ کی مالیت کی یہ زمین امریکیوں کو سولہ لاکھ فی مرلہ کے عوض دینے کا منصوبہ طے ہوگیا ہے۔ اس سے قبل امریکی ۵۷ کنال سے زائد پر مشتمل گورنر ہاؤس کو بھی خریدنے کی کوشش کرتے رہے۔ لاہور میں موجود امریکی سفارت خانے کے لیے ایک سو امریکی میرینز مزید رکھنے کا باقاعدہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ فی الحال سفارت خانے کی حفاظت پر جو عملہ مامور ہے جس میں اڑھائی سو پولیس، ایک سونجی اہل کار اور پچاس رینجرز اہل کار شامل ہیں، حفاظتی امور کے لیے ناکافی ہے، اس لیے سفارت خانے کو مزید ایک سو امریکی مسلح فوجی رکھنے اور ان فوجیوں کی آزادانہ آمدورفت کی اجازت دی جائے۔

امریکی سفیر کا کردار:

امریکی سفیر اتنا متحرک ہوتا ہے کہ بیک وقت وہ سیاسی لیڈرز کو بھی ظہرانے، عصرانے اور عشائیے دیتا اور لیتا ہے، مزاروں کی مرمت وتعمیر کے لیے بھی ڈالرز دیتا ہے، مذہبی اور سیاسی جماعتوں کی فنڈنگ بھی کرتا ہے (جیسا کہ سنی اتحاد کونسل کا فنڈ لینے کا معاملہ منظر عام پر آیا)۔ میڈیا گروپوں سے بھی تعلقات رکھتا ہے اور انہیں 'لفافہ' اور مراعات کے ذریعے قابو رکھتا ہے۔ جیسا کہ وہ معروف اینکرز کی قابل اعتراض تصاویر، سفارت خانے میں تقریب کے دوران کی نیٹ پر موجود ہیں۔

منتخب اور ہارنے والے ممبران پارلیمنٹ سے مستقل رابطہ رکھنا اور اہم تہواروں پر انہیں 'وِش' کرنا بھی امریکی سفیر کے فرائض منصبی میں سے ہے۔

امریکی سفارتی عملہ سول انتظامیہ اور عسکری اداروں میں سے اپنے ایجنٹ بھی بھرتی کرتا ہے اور ان کے انتخاب اور ٹریننگ کے لیے انہیں امریکہ یاترا کروائی جاتی ہے جیسا کہ جنرل شاہد عزیز نے اپنی کتاب میں انکشافات کیے اور باخبر حلقوں میں یہ خبر عام ہے کہ کراچی کے حال ہی میں مرنے والے پولیس افسر چوہدری اسلم، راجہ عمر خطاب اور فاروق اعوان کے علاوہ دیگر کئی اضلاع میں ڈی ایس پی لیول تک کے پولیس افسران بھی براہ راست امریکی سفارت خانے سے ہی متعلّق ہیں، جو گاہے بگاہے امریکہ میں مختلف کورسسز کی آڑ میں لے جائے گئے اور پھر وہیں ساتھ جینے اور مرنے کی قسمیں کھا کر آئے۔ اب وہ دیسی وردی میں امریکی سپاہی ہوتے ہیں۔

اب فوج، پولیس، سول انتظامیہ اور میڈیا کے اداروں اور سیاسی و مذہبی جماعتوں میں یہ چلن رواج پا گیا ہے کہ ایک فرد بیک وقت کئی کئی ملکوں اور ایجنسیوں کے لیے کام کرتا ہے جبھی تو سیکڑوں فوجی ریٹائرڈ ملازمین، ایبٹ آباد واقعہ کے بعد خود فوج کے تفتیشی اداروں کے زیر حراست رہے، شکیل آفریدی 'بلڈی سویلین' ہونے کی بنا پر منظر عام پر آ گیا وگرنہ صلیبی جنگ کے گزشتہ بارہ سالوں میں ہر ایک ادارے میں سیکڑوں 'آفریدی' موجود ہیں جو دہری تنخواہ کے مزے لوٹ رہے ہیں۔

سفارت خانہ دجالی تہذیب کے فروغ اور صلیبی ایجنٹوں کی بھرتی کا مرکز:

پاکستان کے امریکی سفارت خانے اسلام کی امریکی تعبیر جیسے فکری ارتداد سے لے کر ہم جنس پرستی کو فروغ دینے جیسے ابلیسی عمل تک کی ہر قسم سرگرمیوں کا گڑھ ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۴۱ پر)

30 نومبر: صوبہ ہلمند......صدر مقام لشکرگاہ.................بارودی سرنگ دھماکہ..............ایک امریکی فوجی گاڑی تباہ.........4 امریکی فوجی ہلاک

''تحفظ پاکستان آرڈیننس'' حکمرانوں کی صلیبی چاکری کی نئی واردات!!!

عثمان یوسف

پاکستان میں قائم نظام چونکہ اللہ تعالیٰ کے احکامات سے مکمل سرکشی اور سراسر بغاوت پر مبنی ہے لہٰذا اس بغاوت و سرکشی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے ظلم و جور کی روک تھام کرنے والا کوئی نہیں ہے......اللہ کے باغیوں نے اس ملک کی زمین ایسی بنجر بنا دی ہے کہ 'انصاف' بھی اب کسی 'سوغاتی فصل' ہی کی مانند معلوم ہوتا ہے جو عرصہ ہوا ان زمینوں نے اُگانا چھوڑ دی ہے...... یہاں جس کے ہاتھ میں لاٹھی ہے وہ جیتے جاگتے انسانوں کو باڑے کے جانوروں کی طرح ہانکتا لے جاتا ہے اور اُسے کسی بندش و قانون کی رکاوٹ کا سامنا کرنا نہیں پڑتا...... جب کہ ناتواں اور غریب افراد کے لیے سسکیاں بھرنے اور آنکھوں کا انگارا کرنے کے سوا کوئی راستہ بچتا ہی نہیں......آج اس ملک کے طول و عرض میں سیکڑوں مائیں اپنے بیٹوں کے پیچھے رو رو کر اپنی بینائی گنوا بیٹھی، سیکڑوں بیویاں اپنے سہاگ کی راہ تک رہی ہیں اور ہزاروں معصوم بچے اپنے والدین کے بنا سڑکوں پہ دھکے کھانے پہ مجبور ہیں...... یہ وہ لوگ ہیں جو 'لاپتہ افراد کے لواحقین' کہلاتے ہیں......

ان کا کوئی پُرسان حال نہیں، نہ ہی ان کے پیاروں کے لیے کسی کے دل میں جذبۂ ترحم موجود ہے......جس کسی کو موقع ملتا ہے وہ محض 'سیاسی پوائنٹ سکورنگ' کے لیے ان کے کاندھے تھپتھپا کر چلتا بنتا ہے......موجودہ حکمران ہی کے رویے کو دیکھا جائے تو مئی ۲۰۱۳ء کی گیارہ تاریخ سے پہلے اور اس کے بعد ان حکمرانوں کے چہروں کا بدلتا منظر بہت کچھ کہے دیتا ہے......پچھلے سال کے سرد ترین دنوں میں موجودہ حکمران ہی تھے جو اسلام آباد کی سڑکوں پر بیٹھے لاپتہ افراد کے لواحقین کی دل جوئی کرنے، اُنہیں تسلیاں دینے اور اُن کا غم ہلکا کرنے کے ساتھ ساتھ اُس وقت کے حکمرانوں کو فوجی اداروں کے آگے بے بس قرار دیتے نہیں تھکتے تھے......لیکن ایک سال سے بھی کم عرصہ گزرا کہ ان کے چہروں سے منافقانہ لبادہ اتر گیا......کہاں وہ زمانہ تھا کہ موجودہ وزیرِ دفاع خواجہ آصف اسمبلی فلور پر کھڑا گرجتا تھا اور ''ڈھول سپاہیا'' کے بولوں کے ڈھول کھولتا تھا اور ایک یہ وقت ہے کہ وہی خواجہ آصف سپریم کورٹ میں 'فوجی جنتا' کے دفاع کے لیے ہزار جتن کرتا دکھائی دیتا ہے......

اس سارے منظر نامے میں ایک بات تو بالکل واضح ہے کہ پاکستان کی ''اعلیٰ'' عدالتوں کی مسلسل دُہائیوں کے باوجود 'خفیہ ہاتھوں' کی دست برد سے کوئی بھی محفوظ نہیں اور لاپتہ افراد کا مسئلہ جوں کا توں موجود ہے......اگر پچھلے چند ماہ ہی کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیا جائے تو غبی سے غبی فرد بھی بخوبی اندازہ لگا لے گا کہ خود کو 'سپریم' کہلانے والے عدالتوں کی حیثیت بوٹ والوں کے آگے پرِ کاہ کے برابر بھی نہیں ہے......یہی وجہ ہے کہ سپریم کورٹ کی درجنوں بار کی وارننگ اور فلمی انداز کی دھمکیوں کے باوجود خفیہ ایجنسیوں کے کان پر جوں تک نہیں رینگی اور لاپتہ افراد کے مقدمے میں سپریم کورٹ کے احکامات ''بڑی سرکار'' کا بال بیکا نہیں کر سکے...... بلکہ اب تو یہ مسئلہ گھمبیر تر یوں ہو گیا ہے کہ اسے ''جڑ سے ختم کرنے'' کے لیے حکومت وقت نے قانونی تحفظ بھی دے دیا ہے اور خفیہ ایجنسیوں کو کھلی چھوٹ بھی...... ۱۰ دسمبر ۲۰۱۳ء کو سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے حکم دیا کہ ''جبری گمشدگی کو ختم کرنے کے لیے پالیسی لائی جائے اور قانون سازی کی جائے''......لیکن معاملہ چونکہ ''اعلیٰ عدلیہ'' کی بجائے ''اعلیٰ سرکار'' کا ہے لہٰذا اس حکم پر عمل تو کیا ہونا تھا، اس کے بالکل برعکس کام کیا گیا یعنی جبری گمشدگی کو جائز قرار دینے کے لیے قانون سازی کر لی گئی......

'ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں' کے مصداق پاکستان میں ''جمہوری'' حکومتوں نے بھی فوجی بوٹوں کی دھمک کو خود سے دور رکھنے کے لیے اُن کے مرضی و منشا کے مطابق ہی اپنے دن بتائے ہیں...... یہ حکومت بھی خفیہ ایجنسیوں اور فوجی جرنیلوں کی ''دلجوئی'' کرنے کے لیے ایسے سیاہ قوانین کا نفاذ کر رہی ہے......ویسے تو اس سے پہلے بھی فوجیوں کی 'من موجیوں' کے سامنے آنے والی کسی رکاوٹ خاطر میں نہیں لایا جاتا تھا......لیکن اب تو ''تحفظ پاکستان آرڈیننس'' کے نام پر قانونی طور پر انہیں License to kill حاصل ہو گیا ہے، جسے استعمال کرتے ہوئے سیکورٹی اداروں کو اختیار ہے کہ جب اور جسے چاہیں 'تحفظ پاکستان' کرتے ہوئے دھڑلے سے اٹھائیں، زدوکوب کریں، اپنے خفیہ عقوبت خانوں میں مہینوں تک رکھیں...... اور مسلمانوں کی جان، مال اور عزت و آبرو کی حرمتوں سے کھیلنے والے پولیس اور فوجی اہل کار اگر چاہیں تو ''مناسب خدشے پر گولی مارنے کے اختیار'' کو اپنی جیبوں میں ڈالے پھریں اور جہاں کہیں درندوں کو ''منہ کا ذائقہ تبدیل'' کرنے کا من چاہا وہیں کسی بھی مسلمان کو بلا روک ٹوک ''معقول شبہات'' کے تحت قتل کر دیں......ڈیوٹی پر متعین کسی بھی فوجی یا نیم فوجی اہل کار کی ''مال مفت'' پر رال ٹپکے تو بلا وارنٹ کسی جگہ داخل ہو کر ''مشکوک اثاثے'' قبضے میں لے سکے گا......اُن سے نہ کوئی مواخذہ ہو گا، نہ کسی قسم کی پوچھ گچھ، نہ کسی عدالت میں پیشی اور نہ ہی کسی کے سامنے صفائیاں پیش کرنے کا خوف......

جنگل کے قانون کی مثال دینا یقینی طور پر غلط ہو گا......کیونکہ جنگل کا قانون بھی بہرحال 'قانون' تو ہوتا ہی ہے جو جنگلی درندوں اور بھیڑیا صفت مخلوق کو بھی چند

یکم جنوری: صوبہ ہلمند......ضلع نوزاد......بارودی سرنگ دھماکہ...... ایک رینجر زگاڑی تباہ......5 فوجی اہل کار ہلاک

حدود و قیود کا پابند ٹھہراتا ہے...... یہاں تو جنگل کے قانون کا منہ بھی کالا کیا گیا ہے اور خاکی وردی اور ''سفید کپڑوں'' میں ملبوس حیوانوں کو مسلمانوں کی چیر پھاڑ کی بلا روک ٹوک اجازتِ عام دے دی گئی ہے......

بھارتی مقبوضات میں نافذ 'ٹاڈا' اور 'پوٹا' سے بھی ایک نہیں کئی قدم آگے بڑھ کر ''تحفظ پاکستان آرڈیننس'' مسلمانوں کے شکار کا لائسنس ہے جو سیکورٹی اداروں کے ہاتھوں میں تھما دیا گیا ہے......اس قانون کو دیکھیں اور پھر یہ خبر بھی پڑھیں کہ پولینڈ میں قائم خفیہ امریکی ٹارچر سیل کے لیے امریکیوں نے پولینڈ کو ۱۵ ملین ڈالر ادا کیے''......ذرا سا غور کرنے سے معاملے کی بہت سی پرتیں کھُل کر سامنے آتی ہیں......واقفانِ حال جانتے ہیں کہ پاکستان کی خفیہ ایجنسیوں کی قید میں موجود افراد سے امریکی خفیہ اہلکار نا صرف تفتیش کرتے ہیں بلکہ اُن پر امریکیوں کی جانب سے بدترین تشدد بھی روا رکھا جاتا ہے...... یہاں تک کہ اکثر اوقات متشرع چہروں کے حامل قیدیوں پر امریکی خفیہ ایجنسی کی خواتین اہلکار تشدد کرتی اور اُن چہروں پر سجی سنتِ رسول کی توہین و تضحیک کرتی ہیں، ایسے میں پاکستانی خفیہ اہلکار بھی وہیں موجود ہوتے ہیں جن کے چہروں کی خباثت اور درندگی امریکیوں کا تشدد سہتے مسلمانوں کی حالتِ زار دیکھ کر مزید بڑھ جاتی ہے......

اب دوبارہ لوٹئے اُس خبر کی جانب! اگر پولینڈ میں ایک خفیہ عقوبت خانے کی مد میں امریکہ نے ۱۵ ملین ڈالر کی ادائیگی کی تو پاکستانی خفیہ ایجنسیاں تو سیکڑوں چھوڑ ہزاروں خفیہ ٹارچر سیل چلا رہی ہیں جہاں امریکیوں کو تفتیش و تشدد کی کھُلی چھٹی دی گئی ہے......پھر بھلا اس فوج کے جرنیلوں اور افسروں نے صرف اسی مد میں امریکیوں سے کس قدر ڈالر اینٹھے ہوں گے؟ اس کا حساب لگانا چنداں مشکل نہیں!

ان ڈالروں سے پیٹ کے جہنّم میں آگ بھر کر بھی فوجی جرنیلوں کی شریعت اور دین دشمنی کی تسکین نہیں ہوتی تو ملک بھر میں تشدد زدہ لاشیں پھینکنے کا سلسلہ شروع کیا جاتا ہے......کراچی سے لے کر پشاور تک اور سوات سے لے کر کوئٹہ تک بے شمار افراد کی تشدد زدہ لاشیں آئے روز بغیر کسی توقف کے ملتی ہیں......کبھی ملیر ندی سے، کبھی سہراب گوٹھ اور سپر ہائی وے سے، کبھی پولیس کے حوالے کر کے ملعون چوہدری اسلم جیسے کارندوں کے ذریعے، کبھی سوات و مالاکنڈ کے پہاڑوں، دریاؤں سے اور کبھی پشاور و کوئٹہ کی گزرگاہوں اور ہسپتالوں کی پارکنگوں سے......ایسے مظلوم مسلمانوں کے جسد خاکی ملتے ہیں جو خفیہ اداروں کی قید میں ہوتے ہیں اور جن کے جسم و جان پر ظلم و وحشت کے تمام حربے آزما کر اُن کے مردہ اجسام کو پھینک دیا جاتا ہے......اس دنیا میں ان ظالموں کے پاس مہلت ہے کہ جتنا کھُل کر کھیل سکتے ہیں کھیل لیں......لیکن ایک دن تو وہ بھی آئے گا جب ان میں سے ہر مظلوم اور بے کس فرد اپنے مقدمے کو حقیقی منصف اعلیٰ کے دربار میں پیش کرے گا......تب قاتلوں اور صلیبی غنڈوں کا روپ دھارے اس بدباطن گروہ کے پاس کوئی جائے فرار نہ ہوگی......اور میرے رب نے چاہا تو اُس دن کے آنے سے پہلے، اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ہاتھ میں ان خائنین اور مرتدین کی گردنوں کو ضرور دے گا......پھر اللہ کے بندے اس سفاک ٹولے سے اپنے بھائیوں پر ڈھائے جانے والے ایک ایک ظلم اور اُن کے جسموں کو لگائی جانے والی ایک ایک ضرب کا حساب بے باق کریں گے......اور بے شک یہ سب کچھ کرنا اللہ احکم الحاکمین کے لیے کچھ مشکل نہیں!

☆☆☆☆☆

بقیہ: 'ٹارچ لائٹ' اور پاکستان میں خفیہ صلیبی سرگرمیاں

یہ سفارت خانے جہاں ایک طرف اپنے ایجنٹ اور ملازم بھرتی کر کے انہیں مختلف قسم کی این جی اوز اور سیکورٹی ادارے قائم کرنے کی عملی مشق کرواتے ہیں، وہیں دجالی تہذیب کو فروغ دینے کے لیے ایجوکیشن گروپس، میڈیا گروپس، فاحشاؤں اور لبرلز کی عملی تربیت کا اہتمام کرتے ہیں اور ان تمام مقاصد کے لیے بھاری رقوم ادا کی جاتی ہیں۔

اس کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ تین سال پہلے منظر عام پر آنے والی ایک سیکورٹی ایجنسی جس کا اسلام آباد کے علاقے بھارہ کہو اور پولیس ٹریننگ سنٹر سہالہ کے قریب ٹریننگ سنٹر تھے، وہ ریٹائرڈ ایس ایس جی کمانڈوز کو ماہانہ لاکھوں معاوضے پر ملازم بھرتی کرتے اور انہیں جدید ہتھیاروں کی تربیت سے لے کر 'انتہا پسندی سے لڑنے کا جذبہ پیدا کرنے' تک تمام مراحل سے گزارتے، ابتدا سے ہی ان کو نماز پڑھنے سے روکا جاتا کہ ایک 'پیشہ ور' کو مذہب سے کیا لینا دینا وہ تو مذہب بے زار ہوتا ہے۔ زی [بلیک واٹر]، ایل ایل سی اور ٹوٹل سولیوشن جیسے ناموں پر امریکی براہ راست عسکری ادارے چلا رہے ہیں۔

اسی طرح میڈیا کے معروف گروپوں ان کے مالکان اور اینکرز پر امریکی انوسٹمنٹ کے اعداد و شمار بھی بہت حیران کن ہیں، پرویزی دور کے آخر میں 'حقوق نسواں بل' کے نام سے جو تحفظ زنا بل منظور کروایا گیا اس کے لیے فضا ہموار کرنے کے 'جیو' کو کئی ملین ڈالر دیے گئے۔

تاجروں اور مذہبی بہروپ میں 'اپنے لوگوں' کو بھی امریکہ یاترا کے علاوہ بہت سی مراعات سے نوازا جاتا ہے اور بعض کو ایسی اخلاقی برائیوں میں بھی پھنسایا جاتا ہے کہ وہ ان کے افشا ہونے کے خوف سے ہی ساری زندگی 'ٹاؤٹی' کرتے رہیں۔

یہ تو دیگ کے محض چند دانے ہیں وگرنہ اس تحریر میں بیان کیے گئے ایک ایک نکتے پر مفصل تحقیقی مقالہ جات کی ضرورت باقی ہے تاکہ پوری سنجیدگی اور گہرائی سے یہ جائزہ سامنے آئے کہ اس وقت ہمارا صلیبی دشمن کن کن حربوں اور کن کن ذرائع سے ہم پر حملہ آور ہے اور مجاہدین اسلام اور ان کے بہی خواہوں کو ان سے نبرد آزما ہونے کے لیے کیا کچھ کرنا ہوگا؟؟؟

☆☆☆☆☆

2 جنوری: صوبہ قندہار..........ضلع پنجوائی..........بارودی سرنگ دھماکہ..........افغان فوج ایک گاڑی تباہ..........4 اہلکار ہلاک

تعلیم القرآن اور مستونگ......کیا پاکستان پر روافض ہی کا تسلط ہے؟؟؟

خباب اسماعیل

ایران کی مجوسیت، پاکستانی نظام میں بھی اس طرح رچ بس گئی ہے کہ اب نظام پاکستان اس مجوسیت کے پیروکاروں کے تحفظ ،اُن کی دریدہ دہنیوں اور اسلام دشمنیوں کی پشتی بانی اور اُن کی خلاف اٹھنے والی ہر آوازِ حق کے بارے میں Zero Tolerance کا رویہ اپنانے پر مجبور ہے.....آلِ مجوس کہنے کو پاکستان میں آبادی کا صرف ۲ فی صد ہیں لیکن وہ مسلمانوں کے اس ملک میں رائج نظام پر پوری طرح حاوی ہیں......

یہ ایسے حقائق ہیں جنہیں جھٹلایا جانا ممکن ہی نہیں......ہر گزرتا دن ان حقائق پر مہر تصدیق ثبت کرتا جا رہا ہے.....عاشور کے دن جامعہ تعلیم القرآن میں رافضی مجوسیوں کی جانب سے جس ظلم و وحشت کا بازار گرم کیا گیا، اُس نے روافض کے عزائم کو دوٹوک انداز میں کھول کر رکھ دیا تھا.....میڈیا، انتظامیہ، فوج، رینجرز، پولیس اور نظام پاکستان کے تمام کل پرزے روافض کی مدد و تائید کے لیے ہمہ تن مصروف رہے.....مظلوم مسلمان کی چیخوں کو نا صرف دبایا گیا بلکہ اُن کی آہ و بکا کو ملک کے دیگر حصوں میں بسنے والے مسلمانوں تک پہنچنے سے روکنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی.....اس پر مستزاد یہ کہ جو درجنوں نمازی اور معصوم طلبہ شیعہ دہشت گردی کا شکار ہو کر اپنی جانوں سے گزر گئے، اُن کے جسد ہائے خاکی بھی اہل اسلام کے حوالے نہ کیے گئے بلکہ تین دن تک کرفیو نافذ کر کے زور زبردستی سے اُن کی لاشوں کو دفنا دیا گیا......

اس کے بعد ۲۴ دسمبر ۲۰۱۳ء کو چہلم کے جلوس کے موقع پر راولپنڈی کے راجہ بازار میں جو منظر تھا وہ تو صرف اُن ہی آنکھوں کو نہیں کھول سکتا جن کے آگے موت کے پردے تانے جا چکے ہیں.....وگرنہ بصارت کی ہلکی سی روشنی کی حامل آنکھ بھی ایسے مناظر کے عکس میں رافضیت کے بھیانک عزائم کی پوری تصویر بخوبی دیکھ سکتی ہے.....فوج نے چونکہ چہلم کے جلوس کو مکمل تحفظ فراہم کیا ،اسی لیے ۲۴ دسمبر کا سورج ڈھلتے ہی پاکستان میں تعینات ایرانی سفیر علی رضا قیقان، چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی جنرل راشد محمود کو جا کر ملا ......ظاہر ہے اس ملاقات میں جن ''دوطرفہ' اور'' باہمی دل چسپی'' کے امور پر بات ہوئی وہ کسی صاحبِ نظر سے پوشیدہ نہیں......

اس ملاقات سے چند ساعتیں پہلے ایک طرف تو راجہ بازار سے اُس جلوس کو فوج اور پولیس کے ہزاروں اہل کاروں کی نگرانی اور حفاظت میں گزارا گیا جس نے چند ہفتوں قبل ہی جامعہ تعلیم القرآن کو لہولہو کیا تھا، جب کہ دوسری جانب اہل سنت کے حصے میں فوج اور پولیس کی فائرنگ، لاٹھی چارج، پابندیاں، گرفتاریاں اور ظلم و جبر آیا...... پرامن رہنے والوں کی روافض کے مقابلے میں ایک کانفرنس تک کو یہ مفسد نظام برداشت کرنے کا روادار نہیں......اور اب ایک مستقل منصوبہ بنایا گیا ہے کہ چونکہ راجہ بازار سے ہر سال محرم اور صفر میں شیعوں کے جلوس گزرتے ہیں لہٰذا یہاں سے جامعہ تعلیم القرآن ہی کو منتقل کر دیا جائے......یہی صورت حال رہی تو ملکِ پاکستان کی کوئی مسجد اور کوئی مدرسہ بھی رافضیوں کی دست برد سے محفوظ نہ رہ پائے گا، ہر سال وہ کسی نہ کسی جگہ مسلمانوں کے خلاف اپنی درندگی کا اظہار کریں گے اور جواب میں حکومت وقت نشانہ بننے والی مسجد اور مدرسہ ہی کے درپے ہو جائے گی کہ کسی نے جرات ہی کیوں کی جلوس کے راستے میں آنے کی!!!

اور اب شیعوں کے منہ کو لگی خونِ مسلم کی چاٹ صرف محرم الحرام تک ہی محدود نہیں رہی بلکہ سارا سال وہ مختلف طریقوں اور وارداتوں سے اہل ایمان کا خون بہانے میں مصروف رہتے ہیں......۱۶ جنوری کو پشاور میں تبلیغی مرکز میں شب جمعہ کے اجتماع کے موقع پر عین نماز مغرب کے دوران میں بم دھماکہ ہوا، جس کے نتیجے میں درجنوں مسلمان شہید اور دسیوں زخمی ہوئے......اس بم دھماکے کو اول اول تو میڈیا کی ''بریکنگ نیوز'' اور چیختی چنگھاڑتی خبروں میں جگہ ملی لیکن جیسے ہی اس کے ڈانڈے رافضی دہشت گردوں تک جاتے دکھائی دیے تو میڈیا نے بھی چُپ سادھ لی......حتیٰ کہ وفاقی وزیر داخلہ چوہدری نثار بھی یہ کہنے پر مجبور ہوا کہ ''تبلیغی مرکز پر حملہ کرنے والوں کا نام لیا تو پھر نیا مسئلہ کھڑا ہو جائے گا''......

گزشتہ ۸ ماہ میں ملک بھر میں ۷۰ سے زائد اہل سنت علمائے کرام کو شہید کیا جا چکا ہے، جب کہ سیکڑوں طلبائے دین اور علمائے کرام لا پتہ ہیں......لیکن ان کا نام لینے والا نہ میڈیا میں کوئی ہے، نہ حکومتی اہل کاروں کی نظر میں ان کی کوئی اہمیّت ہے، نہ عدلیہ ہی ان کے بارے میں ''سوموٹو'' کا سٹیج سجاتی ہے، نہ سیاست دان ان متعلّق لب کشائی کرتے ہیں اور نہ ہی ''ایمان، تقویٰ، جہاد' کے زعم میں مبتلا اس جانب نظر ڈالتے ہیں......

جب کہ دوسری طرف ملک میں کسی بھی جگہ رافضی فتنے کو کچلنے کے لیے کوئی کارروائی ہو تو پورا نظام فوری طور پر'' ہائی الرٹ'' ہو جاتا ہے اور پورے ملک میں بزبان حال ہنگامی صورت حال کا اعلان کر دیا جاتا ہے.....مستونگ میں ایرانی زائرین کی بس کو نشانہ بنا کر رافضیوں کو جہنّم واصل کیا گیا تو سارے ملک میں شیعوں نے اودھم مچا دیا......اہل سنت مسلمانوں کو چھُریوں، خنجروں، زنجیروں اور آہنی سلاخوں سے مار مار کر شہید کرنے والے بھی ''انسانیت'' کی دُہائی دیتے نظر آئے.....حالانکہ اصحاب اقتدار میں

2 جنوری: صوبہ میدان وردک.........ضلع سید آباد.........مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ.........6 سکیورٹی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی

سے کوئی اس حقیقت سے بے خبر نہیں کہ ''ایرانی مقدسات'' کی ''زیارت'' کر کے آنے والوں کی اکثریت کن لوگوں پر مشتمل ہوتی ہے......ابھی ۲۵ جنوری ہی کو کراچی میں شیعہ دہشت گرد تنظیم سپاہ محمد کے دوٹارگٹ کلر گرفتار ہوئے جو ساٹھ علمائے کرام پر حملوں میں ملوث گینگ کے کماشتے ہیں......اس موقع پر ایس ایس پی راجہ عمر خطاب محض اتنا کہہ سکا کہ ''ملزمان''ہمسایہ اسلامی ملک'' سے دہشت گردی کی تربیت لے کر آئے......اندازہ کیجیے کہ''ہمسایہ اسلامی ملک'' کا نام تک لینے کا ان''سورماؤں''میں یارا نہیں!......

خیر بات ہو رہی تھی مستونگ میں مجاہدین کے ہاتھوں واصل جہنّم ہونے والے شیعوں کی......مجاہدین کی اس کارروائی کے بعد روافض کے''کوّا اتحاد'' نے سارے ملک کو سر پر اٹھا لیا......ہزارہ شیعوں نے مرداروں کی لاشیں کوئٹہ میں سڑک پر رکھ کر احتجاج شروع کیا اور کالے کرتوتوں ،سیاہ چہروں،تاریک دلوں ،ظلمتِ اعمال اور تیرگیٔ کردار والے ماتمی گروہوں نے ملک بھر کی شاہراہوں کو جام کر دیا......کوئٹہ میں علمدار روڈ پر مرداروں کی بدبو میں لتھڑی لاشوں سمیت دھرنا دیا گیا اور اس دھرنے کے مقام پر سیکورٹی کا یہ عالم تھا کہ سڑک کو جانبین سے بکتر بند گاڑیوں سے بند کیا گیا اور رافضیوں کی حفاظت پر'چاک و چوبند'فوجی جوانوں کو مامور کیا گیا،اُن کے لیے خورد ونوش کا انتظام اور گرم بستروں کی فراہمی کو سیکورٹی اداروں نے یقینی بنایا......اسی طرح ملک بھر میں معمولاتِ زندگی کو بزورِ قوت روک دینے والوں سے ریاست کی رِٹ تو ذرہ برابر متاثر نہ ہوئی البتہ ان مفسدین کی پاسبانی کا بھرپور انتظام کیا گیا......عجیب بات یہ کہ ہر چھوٹے بڑے شہر میں رافضی مظاہرین نے اپنے ہاتھوں میں خمینی اور خامنائی کی قد آدم تصاویر اور ایران کے جھنڈے اٹھا رکھے تھے......گویا با قاعدہ طور پر ایرانی دراندازی کے اشارے دیے جا رہے ہیں لیکن''ریاستی رِٹ'' خراٹے بھر کر سوتی رہی......

اس کے برعکس کچھ اور مناظر بھی ذہن میں رکھنے چاہئیں......لیکن اُس کے لیے ماضی قریب کی تصویر کو دوبارہ دیکھنا ہوگا......شہدائے لال مسجد اور شہدائے تعلیم القرآن کے معاملے میں بھی نظام پاکستان نے ویسی ہی دردمندی کا مظاہرہ کیا جیسا کہ رافضی مرداروں کے معاملے میں کیا جاتا ہے؟ یہاں تو یہ حالت تھی کہ علمائے کرام کو شہدا کی لاشیں تک وصول کرنے کے لیے ۴۸ گھنٹوں سے زائد مذاکرات کا کھیل کھلایا گیا اور اس کے بعد بھی محض ۳ شہدا کی لاشیں حوالے کر کے اُن کے جنازہ کی ادائیگی کی بمشکل اجازت دی گئی......اسی طرح چند ماہ پہلے خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں سیکورٹی فورسز کے ہاتھوں شہید ہونے والے معصوم قبائلیوں کی لاشیں اُن کے لواحقین جیسے تیسے پشاور میں گورنر ہاؤس تک لے آئے تو اُس کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟ کسی کو یاد بھی ہے؟ کیسے اُن سے اُن کے پیاروں کی لاشیں چھینی گئیں،سیکورٹی فورسز کے ظلم پر چیخ و پکار کرتے مظلوم اور غم سے نڈھال لواحقین پر لاٹھی چارج اور بہیمانہ تشدد کیا گیا......

یہ تو صورت حال تھی سیکورٹی اداروں اور حکومتی روافض نوازی کی......اس کے ساتھ ساتھ پاکستان کے ذرائع ابلاغ میں بھی رافضیت ہی عمل داری ہے......تعلیم القرآن کے شہدا کی لاشوں کو نہ دکھانے پر عذر تراشا گیا کہ''اس سے اشتعال انگیزی کو ہوا ملے گی''......نیز''اب میڈیا ذمہ دار ہو گیا ہے اسی لیے سانحہ راولپنڈی کی لائیو کوریج نہیں کی گئی''......میڈیا کی یہی''ذمہ داری'' کوئٹہ پہنچ کی رافضیوں کے معاملے میں ہوا ہو گئی!...... اور''اشتعال انگیزی کی روک تھام مہم''علمدار روڈ پر اپنی موت آپ مر گئی!......

۳۶ گھنٹے تک جاری رہنے والے اس دھرنے کا ایک ایک لمحہ رپورٹ ہوا......غمگین ساز،نوحے،اداس شکلیں،مظاہرے......ہر چینل پر براہ راست کوریج......اس کے علاوہ ملک بھر میں کہیں درجن بھر اور کہیں بیس تیس شیعہ سڑکیں بند کر کے بیٹھ گئے تو میڈیا میں ہر جگہ اُن کی بھرپور رونمائی کروائی گئی......اہل ایمان کے کسی ایک احتجاج کے موقع پر زہریلا پروپیگنڈہ کرنے والے میڈیا کی نظر کسی ایسے مریض پر نہ پڑی جو بند راستوں کی وجہ سے راستے میں دم توڑ گیا......سکول،کالج اور یونی ورسٹی نہ پہنچ پانے والے طلبہ بھی ''تعلیم دوست'' ذرائع ابلاغ کی نظروں سے اوجھل رہے......غریب اور دیہاڑی دار مزدور بھی مزدوری نہ ملنے کے باعث خالی ہاتھ گھروں کو لوٹے اور فاقہ زدہ بچوں کو دلاسے دے کر سلاتے رہے لیکن''انسانیت نواز''میڈیا کی نظر سے اوجھل ہی رہے......

یہ صورت حال اہل اسلام کو جھنجھوڑنے اور مصلحتوں کی نقابیں اتار پھینکنے کی دعوت دے رہی ہے......یاد رکھیے!اگر اس''مسلم کش امن'' کی چادر کو نہ اتارا گیا تو امی عائشہ رضی اللہ عنہ کی چادرِ عصمت کے درپے درندے'پاکستان کے ہر غیرت مند مسلمان کی چادر اور چار دیواری کو روند ڈالیں گے......لیکن پاسبانانِ عصمت صحابہ کو'امن' کی میٹھی زہر زیادہ دیر نہیں دی جا سکتی،وہ جعلی قیادتوں سے بے زار ہو چکے ہیں......وہ جان چکے ہیں کہ اس سیلاب کو روکنے کا واحد ذریعہ جہاد و قتال کے راستے پر گامزن ہونا ہی ہے......صلیبی سرپرستی میں چلتا یہ رافضی نواز نظام اگر صحیح معنوں میں کسی طرف سے خطرہ محسوس کرتا ہے تو وہ یہی نبوی منہج ہے......اس کے علاوہ امن پسندی کے بھاشن،قانون اور آئین کی پاس داریاں اور جمہوریت کی روش پر چلتے رہنے سے وہی کچھ ہوگا جس کا مظاہرہ لال مسجد اور تعلیم القرآن میں کیا جا چکا ہے......''گھر پھونک تماشا دیکھ'' کی بزدلانہ پالیسی کے نتیجے میں یہ نظام صرف اتنی رعایت کرے گا کہ اہل ایمان کی عزت،عصمت،جان اور مال سے کھُل کھیلنے کے بعد لاکھ منت سماجت کروا کے احسان جتلاتے ہوئے چند شہدا کی لاشیں حوالے کر دی جائیں گی اور کہا جائے گا کہ''اسی پر گزارہ کرو''......پھر مستضعفین کے پاس بھی اُن شہدا کی اجتماعی نماز جنازہ پڑھنے اور اپنی باری کا انتظار کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہوگا!

☆☆☆☆☆

3 جنوری:صوبہ خوست......ضلع شیر علی......بارودی سرنگ دھماکہ......انٹیلی جنس کی ایک گاڑی تباہ......4 اہل کار ہلاک......2 زخمی

''بہادر جرنیل'' احکم الحاکمین کی عدالت سے کون سی جائے فرار پائے گا؟

کاشف علی الخیری

امت مسلمہ کا ایک مجرم ایریل شیرون ۸ سال تک کومہ کے عذاب سے دوچار رہنے کے بعد جہنّم واصل ہو چکا ہے جب کہ مسلمانوں کا ایک اور مجرم پرویز مشرف ایسی ذلت آمیز زندگی گزار رہا ہے کہ اُس کی ذات جگ ہنسائی کا استعارہ بن چکی ہے......اپنے وقت کے یہ دونوں فرعون اپنے اپنے دور میں اہل ایمان پر ظلم و جبر کے پہاڑ توڑنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے......ایک کے نامہ اعمال میں اگر کفر کے ساتھ صابرہ وشتیلہ کی قتل گاہیں ہیں تو دوسرے کے نامہ سیاہ میں ارتداد کے ساتھ لال مسجد و جامعہ حفصہ، آزاد قبائل اور افغانستان کے مسلمانوں کے لہو کے چھینٹے، عافیہ صدیقی سمیت امت کے ہزاروں بیٹے بیٹیوں کو کفار کے نرغے میں دینے، اللہ کی زمین کو مسلمانوں کے خون سے رنگ دینے جیسے قبیح جرائم ہیں......ایک سسک سسک کر اپنے انجامِ بد کو پہنچ گیا اور دوسرے پر بھی اللہ کی پکڑ سخت ہونے کو ہے لیکن اس سے پہلے اس 'دوسرے' کے ذریعے پاکستانی نظامِ انصاف کی اصلیت اور جمہوریوں کے کندھوں پر رکھ کر چلائے جانے والے نظام میں ''خاکی وردی'' کی قائم ''اصل رِٹ'' کا پردہ چاک کرنا مقصود ہے......تاکہ حجت تمام ہو جائے اور

لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَن بَيِّنَةٍ وَيَحْيَى مَنْ حَيَّ عَن بَيِّنَةٍ

''تاکہ جو مرے، دلیل کے ساتھ مرے اور جس نے زندہ رہنا ہے وہ بھی دلیل کے ساتھ زندہ رہے''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ادا ہوئے یہ الفاظ قوموں کے تباہی کی وجوہات کا کمال فصاحت سے بیان کرتے ہیں:

إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللَّهِ، لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا(صحيح بخارى)

''تم میں سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا گیا، اس میں سے جب کوئی معزز چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور ان میں سے کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد جاری کر دیتے''۔

ناطق وحی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زبان سے ادا کیے گئے ان الفاظ میں پنہاں حقیقت پاکستانی میں رائج ظالمانہ اور مفسدانہ نظام پر لفظ بلفظ چسپاں ہوتی ہے...... یہاں کے نظام انصاف میں 'انصاف' کے علاوہ سب کچھ مل جاتا ہے......تھانے، کچہری، عدالتیں، وکیل اور منصف! یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ بازار میں ''برائے فروخت'' کے عنوان لگا کر رکھی گئی 'اجناس' ہیں جنھیں طاقت ور اور مال دار طبقات منہ مانگی قیمت دے کر خریدتے ہیں اور ''انصاف کا بول بالا'' کرتے ہیں...... جب کہ معاشرے کی اکثریت یعنی غریب، مسکین اور لاچار طبقات ساری عمر کچہریوں اور عدالتوں میں جوتے گھسیٹتے ہیں، تھانوں میں ظلم و تشدد کے بہیمانہ مراحل کو سہتے ہیں، تمام عمر کی جمع پونجی وکیلوں کی نذر کرتے ہیں، سسکتی بلکتی عرضداشتوں کے ساتھ ججوں کی منتیں کرتے ہیں......لیکن انصاف اُن سے کوسوں دور کھڑا عیارانہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے اُن کے حالِ بے حال کو دیکھ کر لطف اٹھا رہا ہوتا ہے!

اگر کسی کو یہ سب افسانوی داستانیں محسوس ہوں تو کسی صبح اٹھ کر تھانوں کی آڑ میں قائم نجی عقوبت خانوں، ''آزاد عدلیہ'' کے برآمدوں میں رسوا ہوتے بے بسوں، ہر موقع اور محل کے لحاظ سے ہمہ وقت تیار اور دستیاب ''عینی شاہدین'' کی دیہاڑیوں، ''منڈیٔ وکیلاں'' کے بھاؤ تاؤ اور ''عزت مآب'' ججوں کے فیصلوں کی خریداری کے منظر جا دیکھے......اللہ تعالیٰ کے قانون کے مقابلے میں فرنگی آقاؤں کے رائج کردہ قوانین کی بنیاد پر کھڑے اس نظام میں بھلا کیا انصاف اور کیسا عدل!

یہی وجہ ہے کہ مقتدر اور بااثر افراد ہر سطح کی عدالتوں سے پسندیدہ فیصلہ اور من چاہا انصاف بآسانی خرید لیتے ہیں جب کہ غریب فرد کے حصّے میں پیشیوں پر پیشیاں اور ذلت و خواری کے سوا کچھ بھی نہیں آتا......

آج کل اسی نظام انصاف کو ماضی کے ایک فرعون صفت حکمران سے سابقہ پیش ہے...... پرویز مشرف نامی یہ مجرم اصل میں تو امت اسلام کا مسلّمہ مجرم ہے، اس کے اعمال نامے میں ایسے ایسے جرائم ہیں کہ جن کی کڑی سے کڑی دنیاوی سزا بھی اُن بھیانک جرائم کا ذرہ بھر بدلہ بھی نہیں چکا سکتی......لیکن اُن تمام جرائم سے صرفِ نظر کر کے اُس کے کھاتے میں 'آئین شکنی' کے جرم کو ڈالا گیا ہے اور اسی بنا پر اُس کا ''ٹرائل'' جاری ہے...... واضح رہے کہ آئین موجودہ ریاستوں کے لیے وہی حیثیت رکھتا ہے جو دار الاسلام کے لیے شریعت کی حیثیت ہے اور اس سے غداری کی سزا موت ہی ہے...... بہرحال یہ ''ٹرائل'' بھی بہت مزیدار ہے کہ ملزم عدالت کو چکما دینے سے باز نہیں آ رہا اور عدالت ہر بار چکمہ کھانے کے بعد نئی تاریخ دینے میں عار محسوس نہیں کرتی گویا کہہ رہی ہو کہ ''صاحب! مزہ نہیں آیا! اگلی بار پھر پلیز!''......

4 جنوری: صوبہ ننگرہار...............ضلع بٹی کوٹ...............بارودی سرنگ دھماکہ...............ایک امریکی ٹینک تباہ...............3 امریکی فوجی ہلاک

یوں نصف درجن سے زائد بار عدالت مشرف کو طلب کرچکی ہے لیکن بہادر جرنیل پہلے تو مختلف حیلے بہانوں سے ''کرسیٔ انصاف'' پر براجمان جج کو بہلاتا رہا پھر جب جج نے ذرا ''سنجیدگی'' دکھائی تو فوجی ہسپتال میں جالیٹا کہ ''میرا تو دل ہی بیٹھ گیا میں نہیں جاتا کسی عدالت!''......اب تادمِ تحریر یہ حالت ہے کہ عدالت اُسے نوٹس پر نوٹس دے کر بلاتی ہے لیکن وہ حفاظتی قلعہ نما فوجی ہسپتال سے نکلنے کو آمادہ ہی نہیں......کہتا ہے کہ یہاں سے نکلوں گا تو امریکہ ہی جاؤں گا بس! اب فوجی بوٹ ہے اور عدالتی ہتھوڑا......دیکھتے ہیں کہ بوٹ تلے آکر ہتھوڑا مسلا جاتا ہے یا بوٹ پر کوئی چوٹ لگ پاتی ہے......شنید یہی ہے کہ فوجی بوٹ پر چوٹ لگنا تو ممکن نہیں البتہ ہتھوڑے کا کوئی نہ کوئی بندوبست ہو ہی جائے گا......

اس ساری کہانی میں جمہوری حکومت کی رِٹ کا حال دیکھئے کہ وہ ایک ملزم کو فوجی ہسپتال سے واگزار کروا کر عدالت میں پیش کرنے سے تاحال قاصر ہے۔اس پر مستزاد یہ کہ پرویز کے علاج پر یومیہ ایک لاکھ اور سیکورٹی پر یومیہ دس لاکھ روپیہ حکومتی جیب سے جارہا ہے......اب اس سے زیادہ ''انصاف پسندی'' کا مظاہرہ بھلا کون کرسکتا ہے کہ ملزم کو عدالت میں تو پیش نہ کروا سکے الٹا اُس کی حفاظت کے لیے روزانہ کی بنیاد پر دس لاکھ روپے 'مقروض' حکومت اپنی جیب سے ادا کررہی ہے......پرویز کے لیے تو فی الوقت یہی پنجابی محاورہ بالکل صادق آرہا ہے کہ ''چوپڑیاں،اووی دودو''......قرائن یہی بتاتے ہیں کہ جلد یا تھوڑا بدیر پرویز کو ریمنڈ ڈیوس کی مانند پرواز کرہی جانا ہے......سویلین حکمران جتنے بھی جمہوری ہوں لیکن رہتے تو بلڈی سویلینز ہی ہیں! ان کو اتنی جرات کرنے کی ہمت کیسے ہوگی کہ ایک ''سورما'' (جو اگرچہ سابق ہی ہوچکا ہے) پر غداری کا جرم ثابت کرسکیں......

مشرف کے پیشیوں سے فرار میں عبرت پکڑنے والوں کے لیے بہت نصائح موجود ہیں......بھلا کوئی سوچے کہ ایک فوجی جرنیل جس کی رعونت اور تکبر کی مثال پیش کرنا ممکن نہیں،جس کا تکیہ کلام ہی ''ڈرتا ورتا کسی سے نہیں'' تھا،جو گردن اکڑا کر کہتا تھا کہ ''وہاں سے ہٹ کروں گا جہاں سے گمان بھی نہ ہوگا''،جو غازی عبدالرشید شہید رحمہ اللہ اور اُن کے ساتھیوں کو دھمکیاں دیتے ہوئے فرعون کے لہجے میں گرجتا تھا کہ ''باہر آجاؤ وگرنہ مارے جاؤ گے''......اب کیفیت یہ ہے کہ وہ ''بہادر سورما'' دنیا کی ایک چھوٹی سی عدالت سے آنکھ مچولی کھیل رہا ہے اور اس ادنیٰ عدالت سے فرار کے لیے اپنے چھوٹے بڑے آقاؤں کی پشت پناہی حاصل کررہا ہے......

ایمانی بصیرت والے تو اپنے رب کی طرف سے نازل کیے گئے مبارک کلام میں اُس دن کے احوال پڑھتے ہیں،مارے خوف ودہشت کے چیخ چیخ جاتے ہیں اور اپنے رب سے عفوومغفرت طلب کرتے ہیں......فرمایا

يَوْمَ هُم بَارِزُونَ لَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ لِّمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ○الْيَوْمَ تُجْزَى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ○وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ (الغافر:۱۶۔۱۸)

''جس روز وہ نکل پڑیں گے ان کی کوئی چیز اللہ سے مخفی نہ رہے گی،آج کس کی بادشاہت ہے؟ اللہ کی جو اکیلا اور غالب ہے۔آج کے دن ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا،آج (کسی کے حق میں) بے انصافی نہیں ہوگی،بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔اور ان کو قریب آنے والے دن سے ڈراؤ جب کہ دل غم سے بھر کر گلوں تک آرہے ہوں گے (اور) ظالموں کا کوئی دوست نہیں ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات قبول کی جائے''۔

دنیا کی حقیر عدالتوں سے لرزاں وترساں پرویز اُس وقت کیا کرے گا جب اپنے ''آئیڈیل'' ایریل شیرون جیسے جرائم لے کر اصلی،حقیقی اور واحد واَحد منصف کی عدالت میں کھڑا کیا جائے گا......وہ عدالت ایسی ہے کہ جہاں ''بھاری بھرکم بوٹ'' اور خاکی وردی والے بھی پانی پانی ہورہے ہوں گے......وہاں کے انصاف میں نہ کوئی رخنہ ڈال سکے گا نہ ہی کسی سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی......اُس عدالت کی پیشی سے کوئی بڑی اور مضبوط سے مضبوط فوجی بیرک بچا سکے گی نا ہی کسی خفیہ ایجنسی کی طرف سے عدالتی استثنیٰ کے لیے ''بم برآمدگی'' ڈرامہ رچایا جاسکے گا......وہاں تو سب مجرمین زنجیروں میں باندھ کر پیش کیے جائیں گے اور پرویز ایسے ظالموں کو وہاں ''آئین شکنی'' اور غداری کے الزام میں نہیں بلکہ امت مسلمہ سے خیانت،خونِ مسلم کو بے دریغ بہانے،مسلمانوں کے قتل عام کرنے،اللہ تعالیٰ کے چنیدہ بندوں کو کفار کے ہاتھوں بیچ دینے،اللہ کے گھروں کو ویران کرنے اور اللہ کے دین کو تمسخر اور مذاق بنا دینے جیسے جرائم کی سزا بھگتنی ہوگی......

نجانے کیوں جب بھی پرویز کے گرد مضبوط حفاظتی حصار اور اُس کے دنیاوی آقاؤں کی اُسے بچا کر نکال بھگانے کی سرتوڑ کوششوں کو دیکھتا ہوں تو مجھے جامعہ حفصہ کے سانحہ کے بعد اپنی معصوم بچی کی لاش تک سے محروم کردی جانے والی اپنی بہن کے الفاظ ذہن میں گھوم جاتے ہیں......ذرا دیکھئے تو سہی کہ وہ کہاں اپنا مقدمہ دائر کرچکی،کس کے آگے استغاثہ کررہی اور کیسی سزا تجویز کررہی ہے:

> ''حشر کے دن میں خود اس پرویز کا گریبان پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے کر جاؤں گی اور کہوں گی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہی ہے میرا مجرم،میری بیٹی کا قاتل! اسے اپنے ہاتھ سے جہنّم میں دھکا دے دیجیے!''

☆☆☆☆☆

4 جنوری:صوبہ ننگرہار...................ضلع غنی خیل.................امریکی انٹیلی جنس دفتر پر فدائی عملیہ.................25امریکی کمانڈوز ہلاک

چوہدری اسلم اور رافضی اعتزاز......دو مردود

یوسف عزام

۹ جنوری ۲۰۱۴ کی سب سے خبر بڑی کراچی پولیس کے سی آئی ڈی ایس پی چوہدری اسلم کی موت کی تھی۔ یہ خبر معاشرے کے ظالم اور مظلوم دونوں طبقوں کے لیے اس لحاظ سے اہم تھی کہ جہاں میڈیا ئی دجال اس کو بہادر دلیر، جاں باز سپاہی پیش کر کے اس کے سیاہ کرتوتوں کو چھپا رہے تھے اور اس کی عظمت میں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے تھے وہی کراچی کے مظلوم خاندانوں، ماوں، بہنوں اور بیٹیوں نے اس کے قتل کو اپنی آہوں اور بددعاؤں کا نتیجہ قرار دیا......کیونکہ اس شخص نے قتل و غارت گری کا جو بازار کمزوروں اور بے کسوں کے خلاف گرم کر رکھا تھا اس پر اُسے کوئی پوچھنے والا نہ تھا۔ ۸ مرتبہ قاتلانہ حملوں میں اللہ کی درازرسی کی بنا پر محفوظ رہنے والے ایک ایسے شخص کا خاتمہ بالآخر مجاہدین کی یہ ایک کامیاب کارروائی کے نتیجے میں ممکن ہوا جس نے آئین و قانون کی آڑ لے کر غریب اور بے کس لوگوں کو جرائم پیشہ قرار دیا اور اُن خلاف ایسی ایسی ظالمانہ کارروائیاں کیں کہ عرش لرز اٹھتا تھا۔ ایسی کارروائیوں کے لیے اس شخص نے باقاعدہ ایک مجرم گینگ بنا رکھا تھا جس کو پوری طرح حکومتی سرپرستی حاصل تھی۔

جب سے ملک کا حکمران طبقہ امریکی ایما پر مجاہدین کے خلاف ریاستی طاقت کا استعمال اپنا حق سمجھنے لگا ہے، اس وقت سے ''قانون نافذ کرنے والے ادارے'' گلی کے کتے کی موت کو بھی طالبان کے کھاتے میں ڈال کر ایسی ایسی خونی کارروائیاں کرتے ہیں جن میں ۸ سے ۱۰ افراد کو قتل کر دیے جاتے ہیں بنا کسی الزام کو ثابت کیے، محض شک کی بنیاد پر ہی ان کو موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے اور میڈیا اس قتل کو طالبان کے خلاف پولیس کی اہم کارروائی قرار دے دیتا ہے۔ یہ قتل ایسا ہوتا ہے کہ جس میں غریب آبادی کے مظلوم محنت کشوں کا خون ہوتا ہے جن کو دھمکیاں دے کر خاموش کرا دیا جاتا ہے، اور وہ اپنے پیاروں کی لاشیں وصول کر کے خاموشی سے آنسو بہاتے رہ جاتے تھے۔

آج جس قاتل کو ایک ہیرو بنا کر اس کی نام نہاد ''شہادت'' کے ترانے گائے جا رہے ہیں اس کا اصلی کردار ملاحظہ فرمالیجیے اور اس کے لیے آپ کو اسی میڈیا سے ہی مواد میسر ہو جائے گا، انہی اخبارات و جرائد میں چوہدری اسلم کی داستانِ جرائم اور قتل و خون کی روداد یں بارہا شائع ہوتی رہی ہیں......ایک ایسے وقت میں جب کہ عامتہ الناس کی آنکھوں میں دھول جھونک کر ان کو گمراہ کر کے خبیثوں کے لیے دل میں نرم گوشہ پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہو اس وقت ضروری ہے کہ اس شخص کا اصل چہرہ بے نقاب کیا جائے۔

میڈیا نے کراچی میں خوف و دہشت کی علامت اور خونی درندے کو قومی ہیرو بنا دیا۔ چوہدری اسلم ماورائے عدالت ہلاکتوں اور خفیہ ٹارچر سیلوں کا بادشاہ تھا۔ یہ ایک ایسا افسر تھا جو ہاتھ بندھے چور پر جھپٹتا اور پھر 'ڈھاٹا'...... پولیس مقابلہ قرار دے کر ان ہلاکتوں پر کروڑوں کی انعامی رقومات کو بٹورنا۔ چوہدری اسلم جیسے افسروں کے نجی عقوبت خانے بھی تھے، جہاں راتوں رات لوگ اٹھا کر لائے جاتے اور ان کی رہائی کے لیے لاکھوں کروڑوں وصول کیے جاتے......جو یہ سکت نہ رکھتا اس یرغمالی کو تحویلی مقابلے میں ہلاک کر کے ''بدنام زمانہ دہشت گرد'' قرار دیا جاتا۔

چوہدری اسلم کا شمار ان لوگوں میں ہوتا تھا جو مشرف کی طرح ''دہشت گردی کے خلاف'' کی جانے والی جنگ میں ڈالروں کی بہتی گنگا سے ہاتھ ہی نہیں دھو رہے تھے بلکہ باقاعدہ نہا بھی رہے تھے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق چوہدری اسلم نے ان ہلاکتوں کے ذریعے انعامی رقم کی مد میں ۱۴ کروڑ سے زائد کی رقم بٹوری تھی۔ کراچی کے سب سے بڑے لینڈ مافیا اور چائنا کٹنگ گروہ کے سربراہ کو چوہدری اسلم کی سرپرستی حاصل تھی، چوہدری خفیہ اداروں کا فرنٹ مین تھا اور خفیہ اداروں کے افسران بھی سارے جرائم اسی کرائے کے قاتل سے کرواتے تھے۔

بندے مارنے سے لے کر بندے اٹھانے تک ہر کام کا وہ معاوضہ لیتا تھا......

میڈیا نے جس طرح اس کی موت کا ماتم کیا ہے ایسا لگتا ہے کہ جیسے میڈیا بھی یتیم ہو گیا ہو اور کیوں نہ ہو کہ وہ میڈیا کا پیٹ بھی بھرتا تھا، خبر اور رقم دونوں سے! اس کے عقوبت خانوں کا جو بھی یرغمالی تاوان ادا نہ کر سکتا تھا اُسے اس کا گینگ تشدد کے بعد ہلاک کر دیتا، لاش کو پولیس موبائل میں ڈال کر ہسپتال پہنچا دیا جاتا، وہی چینل والوں کو بلایا جاتا جو اس سے رابطے میں رہتے تھے......''دہشت گرد'' کو مارنے کا دعویٰ کر کے صحافیوں کے درمیان موقع پر ہی لفافے بانٹ دیے جاتے......لہٰذا ایسا باپ کہاں ملے گا اب میڈیا کو!

پولیس ذرائع کا کہنا ہے کہ پولیس والے چوہدری کے دفتر کو ''کمپنی کا دفتر'' کہتے، جہاں رقوم کی لین دین، جرائم پیشہ افراد کا آنا جانا اور وائٹ کالر جرائم کرنے والوں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ بلڈر مافیا کے کاموں کے عوض رہائشی پلاٹس یا فلیٹ وصول کیے جاتے یا پھر نقد رقوم۔ ایک اطلاع کے مطابق ۱۹ ستمبر ۲۰۱۱ء کو ہونے والے حملے میں گھر تباہ کے بعد اس کی تعمیر کے لیے اس شخص نے لینڈ مافیا اور بلڈرز سے بنگلہ کی تزئین و آرائش، فرنیچر اور کچن کی تعمیر کی مد میں ۹ کروڑ روپے ہتھیائے تھے۔ معروف اخبار کے مطابق چوہدری کو ''وردی والا بدمعاش'' کہا جاتا تھا۔ چوہدری اسلم نشے کا بھی عادی

4 جنوری: صوبہ غزنی......ضلع مقر......مجاہدین کا امریکی اور افغان مشترکہ گشتی پارٹی پر حملہ......ایک امریکی اور 2 افغان فوجی ہلاک......2 شدید زخمی

اورشراب کے نشے میں دھت رہنے والا انسان تھا، پولیس مقابلوں کا چسکا لگنے کے بعد اس نے ایشیا میں سب سے زیادہ پولیس مقابلے کرنے کا ''اسکور'' کیا تھا۔

محرم الحرام اور ربیع الاول کے دن آتے ہی اس ملعون کی چاندی ہو جاتی......

یہ جعلی پولیس مقابلے میں مجاہدین یا مظلوم افراد کو شہید کر کے دعویٰ کرتا کہ ''یہ کسی بڑی دہشت گردی کے کاروائی کرنے جا رہے تھے''......اپنے انجام بد کو پہنچنے والے دن بھی اس نے پولیس مقابلے میں ۳ مجاہدین کو شہید کیا اور اُن پر وہی پرانا، گھسا پٹا الزام لگایا کہ ''یہ دہشت گرد ۱۲ ربیع الاول کے جلوس پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنا رہے تھے''۔ خفیہ ایجنسی کے اہل کار اپنی خفیہ کارروائیوں میں مجاہدین کو گرفتار کرتے اور اُنہیں چوہدری اسلم کے حوالے کر دیتے ......پھر یہ ان کو جعلی مقابلوں میں شہید کر کے اُن کے ''قبضہ'' سے بم، گرنیڈ، بارودی جیکٹس اور مختلف قسم کا اسلحہ کی ''برآمدگی'' میڈیا کے سامنے پیش کرتا۔ اس خونی کردار کو جو ساری زندگی کرائے کا غنڈہ بنا رہا شہید کے طور پر پیش کیے جانے سے پہلے اگر شہیدوں کی ظاہری علامتوں پر ہی غور کر لیا جاتا تو حق واضح ہو جاتا۔ پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کے مطابق اس کی لاش سے بدبو کے بھبھوکے اٹھ رہے تھے اور پوسٹ مارٹم والے کمرے کی فضا تعفن سے بھری ہوئی تھی......کیا شہید ایسے ہوتے ہیں؟ صرف یہی بات کافی ہے یاران نکتہ داں کے لیے!

''دہشت گردی'' کے خلاف جنگ میں جو مضحکہ خیز حرکتیں صلیبی غلاموں سے سرزد ہو رہی ہیں بسا اوقات وہ لطیفے کی حیثیت اختیار کر جاتی ہیں۔ ہنگو میں سامنے آنے والے ایک نام نہاد ہیرو اعتزاز حسن ہی کو دیکھ لیجیے......جس کی ''سٹوری'' سی این این نے بریک کی، پھر پاکستانی میڈیا اس ادھار کی خبر پر قبر کو مزار بنا بیٹھا اور سادہ لوح لوگوں نے اسی صلیبی میڈیا کی خبروں پر یقین کر لیا جو کہ اُسے بھی اپنے آقاوں سے ادھار پر ملی تھی۔ خبر کے مطابق ''ایک لڑکا جس نے دھماکہ خیز مواد سے بھری جیکٹ پہن رکھی تھی اسکول کے رستے میں اعتزاز کو ملا، اعتزاز نے اس کو روکنے کی کوشش کی اور باتوں میں الجھا دیا اور یوں ایک وقت ایسا آیا کہ وہ دونوں گتھم گتھا ہو گئے اور دھماکہ ہو گیا''......اب اگر میڈیکل رپورٹ کو دیکھ لیا جائے تو وہ بتاتی ہے کہ یہ 'سانڈ نما' ہیئت کا لڑکا حملہ کی جگہ سے کم از کم تیس فٹ دور تھا اور اس کے کندھے اور پاؤں پر معمولی زخم آئے تھے......جب کہ اس کی موت کی اصل وجہ دحر کے قلب کا بند ہونا تھا یعنی دھماکے کی آواز سے ہی اس کا دل بند ہو گیا......

یہ بات بھی بہت اہم ہے کہ میڈیا کے جغادری اس بات کا ڈھنڈورا مسلسل پیٹتے رہے کہ دھماکہ کرنے والے ''خودکش'' حملہ آور کے جسم کا کچھ بھی باقی نہ بچا......لیکن اس رافضی کا سارا جسم سلامت رہا......اگر بفرض محال یہ لڑکا اپنے بھاری بھرکم وجود سمیت حملہ آور کو 'جپھی' ڈالے ہوئے تھا تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کون سا ایسا بم پروف لباس پہن کر اس نے حملہ آور کو جا دبوچا تھا کہ پہنچا تھا کہ ''خودکش حملہ آور'' کے جسم کے تو پرخچے اڑ گئے لیکن اُس سے لپٹی ''موٹی لاش'' کا بال بیکا تک نہ ہوا؟ لیکن جس طرح میڈیا نے اس کو 'ملالہ نمبر دو' بنایا ہے اور جس طرح اس کی حقیقت کو چھپایا گیا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ صلیبیوں کی چاکری میں سب کو وہی نظر آتا جو دجالی فریب ظاہر کرتا ہے۔

اعتزاز کے بارے میں جو معلومات ملی ہیں اس کے مطابق وہ شیعہ ملیشیا کا کارندہ تھا اسی لیے اس کی موت پر ملالہ کی آنکھیں بھی چھلک پڑی اور اس نے صلیبی چاکری کے عوض حاصل ہونے والی کروڑوں ڈالر کمائی سے ۵ لاکھ روپے اعتزاز کے گھرانے کو دینے کا اعلان کیا، ملالہ کی اعتزاز سے ہمدردیاں اسی لیے ہیں کہ دونوں کا واقعہ اور اس سے حاصل ہونے والے فوائد ایک جیسے ہیں۔

بہر حال انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کے عالمی بہادری کے اعزاز سے لے کر (بہادری کا معیار بھی ملاحظہ فرمالیجیے کہ اس ''بہادر'' کا دل دھماکے کی آواز سے ہی پھٹ گیا) حکومت کے ۵۰ لاکھ اور زرداری کے ۱۰ لاکھ صرف صلیبی ڈرامے میں کام آنے والے ایک رافضی کی موت کے ماتم پر دیے گئے ہیں کیونکہ رافضیوں کا کتا بھی مرے تو اس پر ان کے آنسو نہیں تھمتے، لیکن اسی علاقے پر چند ہفتے قبل ہونے والے ڈرون میں شہید ہونے والے بچوں کی لہو رنگت ''انسانیت نوازوں'' کی آنکھوں میں ہلکی سی بھی نمی لا پائی تھی؟ کبھی نہیں کیونکہ یہ سارا مقصد مجاہدین کے خلاف اور ان کو زِک پہنچانے کے لیے ہوتا ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ مجاہدین کبھی بھی اسکولوں کو' جب کہ ان میں معصوم بچے ہوں' نشانہ نہیں بناتے، نہ ہی یہ مجاہدین کا ہدف ہیں......یہ سراسر ان خبیثوں کا اپنا پلاٹڈ دھماکہ تھا جس سے مطلوبہ نتائج کا حصول مقصود تھا۔ چوہدری اسلم اور اعتزاز کے واقعے میں دجالی میڈیا کے صلیبی کردار جس طرح کھل کر سامنے آیا ہے وہ اس میڈیا کی اسلام دشمنی اور مجاہدین کے ساتھ نفرت، بغض وعدوات کو کھل کر سامنے لے آیا ہے

چوہدری اسلم کے واقعے پر جس طرح میڈیا کوریج ہوئی وہ اس کو غیر معمولی بتانے کو کافی ہے کہ یہ امریکہ کی ڈائرکٹ کا کمانڈ وڈیلنگ میں تھا۔ ورنہ مجاہدین نے اس سے پہلے بھی کئی ہائی ویلیو ٹارگٹس کو کامیاب نشانہ بنایا ہے لیکن ایسی شہرت کسی اور کو نہ ملی جیسی چوہدری کو ملی۔ میڈیا کی جانب سے ہمہ وقت مجاہدین کے خلاف جو زہر اگلا جاتا ہے وہ اپنے امریکی آقاؤں کے حکم پر ہی ہوتا ہے جس کی قیمت بھی وصول کی جاتی ہے۔ اس ساری حالیہ مہم کا مقصد تو صرف یہی ہے کہ مجاہدین کے خلاف آپریشن کی راہ ہموار کی جائے اور عامتہ الناس کو ان سے برگشتہ کیا جائے

☆☆☆☆☆

5 جنوری: صوبہ ننگر ہار......ضلع چپری ہار......مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ......ایک بکتر بند ٹینک تباہ......3 نیٹو فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

اس حمام میں سب ننگے ہیں!

قاری محمد عثمان مہر

میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ بچپن میں جب وہ سکول میں پڑھتا تھا تو ایک دن اسمبلی کے دوران سکول کے پرنسپل نے آکر اعلان کیا کہ پاکستان کرپشن میں دوسرے نمبر پر آ گیا ہے۔ یہ سن کر سب بچے خوشی سے تالیاں بجانے لگے۔ بے چارے بچوں نے یہی سمجھا کہ یہ کرپشن بھی شاید کرکٹ یا ہاکی کی نسل کا کوئی کھیل ہوگا جس میں پاکستان سب کو پیچھے چھوڑ گیا ہے۔ دراصل نظامِ تعلیم میں بھی تو اتنی کرپشن ہے کہ ان بچوں کو انگریزی میڈیم میں پڑھنے کے باوجود کرپشن کا مطلب نہیں پتہ چل سکا۔

آج اس واقعے کو کئی سال گزر جانے کے بعد بھی کرپشن کے کھیل میں پاکستان ہر سال دنیا کے اکثر ممالک کو پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔ حکومت کسی بھی پارٹی کی ہو جمہوری دور چل رہا ہو یا فوجی ہر حال میں پاکستان کرپشن و بدعنوانی میں سرِ فہرست ہی نظر آتا ہے۔ عموماً جب ہمارے ملک میں کرپشن کی بات کی جاتی ہے تو وہ صرف سیاست دانوں ہی کے پس منظر میں ہوتی ہے۔ کالم نگار، اینکر پرسن، تجزیہ نگار حتیٰ کہ ملک کی عدلیہ، سبھی سیاست دانوں کی کرپشن کا رونا روتے ہیں۔ سیاست دانوں کے بدعنوان ہونے سے تو یقیناً کسی طور بھی انکار ممکن نہیں۔ ہمارے ملک کی سیاست تو کھڑی ہی رشوت ستانی اور مالی خورد برد پر ہے۔

سیاست دانوں کی اس لوٹ مار کا ملک کے کلیدی اداروں پر کیا تباہ کن اثر پڑا ہے، اس کا ذکر تو اکثر و بیشتر ہوتا رہتا ہے۔ لیکن جہاں سیاست دانوں کی کرپشن کا رونا رونا بجا ہے، وہیں اس کرپشن کو محض انہی تک محدود سمجھنا بھی ایک سنگین غلط فہمی ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ کرپشن کے معاملے میں ہماری فوج سیاست دانوں سے بھی دو ہاتھ آگے ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ سیاست دان عموماً ذرا نچلی سطح کی اور بھونڈے طرز کی کرپشن بھونڈے انداز سے کرتے ہیں جس کے سبب وہ کئی بار پکڑے بھی جاتے ہیں۔ جب کہ فوجی افسران اور بالخصوص جرنیل طبقہ، ایک منظم طریقہ کار سے، نہایت سلیقے کے ساتھ، ہوش ربا حد تک بڑے پیمانے پر کرپشن کرتا ہے، جس کا اوّل تو کسی کے علم میں آنا ہی بہت مشکل ہوتا ہے، اور اگر کسی کے علم میں آ ہی جائے تو اس پر ہاتھ ڈالنا تو پھر بھی ناممکن رہتا ہے۔ کیونکہ آج بھی ایک فوجی پر ہاتھ ڈالنے اور ایک سویلین پر ہاتھ ڈالنے میں اتنا ہی فرق ہے جتنا قیامِ پاکستان سے قبل ایک فرنگی پر ہاتھ ڈالنے اور ایک ہندوستانی پر ہاتھ ڈالنے میں تھا۔

کچھ عرصہ قبل ذرائع ابلاغ میں آنے والی ایک خبر کو ہی اٹھا لیں تو بات واضح ہو جاتی ہے۔ ہر سال ملک کا آڈیٹر جنرل (یہ فوج والا جنرل نہیں ہے بلکہ ایک سویلین منصب ہے) مختلف سرکاری اداروں کے مالی حسابات کا جائزہ لے کر ان میں ہونے والی بے ضابطگیوں کی رپورٹ شائع کرتا ہے۔ پچھلے سال بھی اس نے رپورٹ شائع کی جس سے پتہ چلا کہ صرف ایک سال کے اندر پاکستانی بری فوج نے مالی معاملات میں ۵۶ ارب ۴۵ کروڑ روپے کی مالی بے قاعدگیاں کی ہیں۔ جی ہاں! چھپن ارب پینتالیس کروڑ روپے! اس قسم کی رپورٹ کوئی پہلی بار جاری نہیں ہو رہی، بلکہ ہر سال ہی ایسے ہوش ربا اعداد و شمار پر مشتمل رپورٹ جاری ہوتی ہے، لیکن اس ملک میں عدل و انصاف کا نظام کہاں ہے، حقیقی احتساب کہاں ہے، کہ کوئی فوجی جرنیلوں سے سوال کرنے کی جرات کر سکے کہ بابا! لوٹ مار کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔

لوگوں کے پاس کھانا پکانے کے لیے گیس نہیں اور بڑے بڑے شہروں میں لوگ لکڑی پر یا گیس کے سلنڈر پر کھانا پکا رہے ہیں، بجلی ہے کہ جاتی زیادہ اور آتی کم ہے، عوام کے پاس آٹا، چینی، چاول خریدنے کی سکت باقی نہیں بچی، دکان داروں کی دکانیں ویران پڑی ہیں، صنعتیں بند ہو رہی ہیں، قومی ادارے مقروض ہیں، اور دوسری طرف بیرونی دشمن سے ملک کے دفاع پر مامور فوج ملک کو اندر ہی اندر سے معاشی طور پر کھوکھلا کیے جا رہی ہے! عوام بھوکوں مر رہے ہیں، لیکن جرنیلوں کے فارم ہاؤسز، پلاٹوں، بنگلوں، بیرونی دوروں، مراعات، وغیرہ میں مستقل اضافہ ہو رہا ہے، فوجی چھاؤنیوں میں تفریحی پارکوں، سکواش اور بیڈمنٹن کے کورٹ اور سوئمنگ پُولوں کی تعمیر جیسے اہم پراجیکٹ ابھی بھی جاری ہیں، جرنیلوں کے لیے نئے نئے گالف کلبز کی تیاری اور پرانوں کی دیکھ بھال پر خطیر رقوم آج بھی خرچ کی جا رہی ہیں۔

عوام کا منہ بند کرانے کے لیے یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ روز روز دھماکے کرنے والوں نے ملکی معیشت کی کمر توڑ دی ہے، یہ سب دہشت گردوں کا کیا دھرا ہے لیکن اس کا ذکر تو آئی ایس پی آر کے کسی ترجمان کے منہ سے کبھی سننے کو نہیں ملتا کہ ٹی ٹی پی اور القاعدہ وغیرہ کے وجود میں بھی آنے سے قبل وہ کون تھے جنہوں نے ملکی خزانے لوٹے تھے؟ جنہوں نے دفاع کے نام پر لیے جانے والے بجٹ کو اپنے گھروں کی تزئین و آرائش، اپنی گاڑیوں کے قافلے کی دیکھ بھال، اپنے عالی شان میسوں میں کی جانے والی دعوتوں کے اہتمامات، اپنی بیگمات کے (بغرضِ شاپنگ) غیر ملکی دورہ جات پر خرچ کیا تھا اور بدستور کر رہے ہیں؟ دنیا میں کتنی افواج ایسی ہیں جن کے اپنے ڈیری فارم ہیں؟ (بقیہ صفحہ ۵۳ پر)

5 جنوری: صوبہ ہلمند......صدر مقام لشکر گاہ......مجاہدین کے خلاف آپریشن کی غرض سے آنے والے نیٹو فوجیوں پر مجاہدین کا حملہ......ایک بکتر بند گاڑی تباہ......3 نیٹو فوجی ہلاک

شام: انسانی المیوں کی سرزمین

عبید الرحمٰن زبیر

مظلومیت کی مثالیں،شام میں جابجادیکھی جا سکتی ہیں!

بشار قصائی کی خون آشام فطرت اور حیوانیت کا شکار شام کے مسلمانوں کا قتل عام کو دنیا بھر کا دجالی میڈیا یا civil war ہی کے طور پر دیکھتا ہے......اور مسلمانوں کے ''امن پسند'' طبقات اسے ''فرقہ ورانہ لڑائی'' ہی سمجھتے ہیں...... یہ بدترین خون ریزی اور تاریخ کے سفاک ترین مظالم ''انسانیت پرور' دنیا کی نظروں سے صرف اس لیے اوجھل ہیں کہ ان کو سہنے والے مسلمان ہیں......اگر اس سے لاکھوں گنا کم آفت کسی کافر پر ٹوٹتی تو مشرق سے مغرب تک چہار جانب سوگِ مرگ کی کیفیت پیدا ہو جاتی......حتیٰ کہ آج اگر کسی جانور پر بھی کوئی مصیبت آتی ہے تو ''حیوانی حقوق'' کی تنظیمیں لاکھوں ڈالر ''جانوروں کی بہبود' کے لیے وقف کر دیتی ہیں...... جب کہ یہاں مسلمان کٹ بھی رہے اور بھوک پیاس سے بھی جاں بلب ہیں لیکن کسی کی ادنیٰ توجہ کے مستحق قرار نہیں پا رہے! دمشق کے نواح میں واقع پناہ گزینوں کے' کیمپ یرموک' ہی میں بے شمار ایسے انسانیت کا منہ چڑا رہے ہیں......اسی کیمپ سے موصول ہونے والی ایک تصویر میں سر سے پاؤں تک پردہ میں ملبوس ایک خاتون سردی سے ٹھٹھر رہی ہے ،اسی حالت میں اُس نے اپنے شیر خوار بچے کو اپنی بانہوں میں لے رکھا ہے،اور اپنے جسم کی رہی سہی حرارت سے ٹھنڈ سے نیلے پڑتے بچے کو'' گرمانے'' کے لیے اُسے اپنی سینے سے بھینچ کر سربسجود ہے، یہاں تک کہ اسی حالت میں دونوں ماں بیٹے کے وجود سردی سے اکڑ جاتے ہیں اور اُن کے جسم و روح کا تعلّق ہمیشہ کے لیے ٹوٹ جاتا ہے......ایک اور تصویر میں بھوک کی شدت سے نڈھال ایک نونہال اپنے گرد و نواح سے جھاڑیاں اور گھاس پھوس جمع کر کے ایک ڈھیر بناتا ہے اور اسی سبزے کو اپنے پیٹ میں انڈیلتا ہے...... جب کہ دوسری جانب صرف ایک قطری شہزادہ ۳۵ لاکھ ڈالر مالیت کی گاڑی میں سفر کرتا ہے،ایک سعودی شہزادہ ولید بن طلال امریکی مجلّے 'فوربس' پر صرف اس لیے مقدمہ کروا دیتا ہے کہ مذکورہ رسالے نے دنیا بھر کے ارب پتیوں کی فہرست بناتے ہوئے اس کی دولت نو ارب ساٹھ کروڑ ڈالر کم دکھائی اور اسے ۲۰ ارب ڈالر کا مالک دکھا کر ارب پتی افراد کی فہرست میں چھبیسویں مقام پہ ظاہر کیا ہے...... یہ تو محض دو مثالیں ہیں وگرنہ امت مسلمہ کی گردنوں پر مسلط 'طبقہ مترفین' کی عیاشیوں اور شاہ خرچیوں کی تفصیل بیان کرنے کو کئی ایک دفتر درکار ہیں......ایسے میں شامی مسلمانوں کی بے کسی اور ان خائن امرا کی عیش کوشیوں کو دیکھ کر الفاظ ناپید اور قلم بے بس ہو جاتا ہے کہ اس درجے کی بے حسی،غفلت شعاری اور مست مدامی کو کیا کہا اور لکھا جائے!

رافضیت کامکروہ چہرہ:

ترک خبر رساں ایجنسی' آناتولی' نے بشار قصائی کی مختلف جیلوں میں قید گیارہ ہزار قیدیوں پر بہیمانہ تشدد کی ۵۵ ہزار سے زائد تصاویر جاری کی ہیں......ان گیارہ ہزار قیدیوں کو بدترین تعذیب وتشدد کے نتیجے میں شہید کر دیا گیا......ان تصاویر کے متعلّق یہ بتایا گیا ہے کہ یہ صرف وہ تصاویر ہیں جنہیں '' دیکھنے کے قابل قرار دیا گیا'' ہے......ان کے علاوہ ہزاروں تصاویر ایسی ہیں جنہیں ''مضبوط دلوں'' والے بھی دیکھنے کا یارا نہیں رکھتے......

یہ تصاویر شامی ملٹری پولیس میں تیرہ سال نوکری کرنے والے ایک اعلیٰ فوجی اہلکار نے فراہم کیں......ان تصاویر میں بعض زیرِ حراست افراد کی آنکھیں نہیں ہیں، بعض کو گلا گھونٹ کر شہید کیا گیا تھا یا اُنہیں بجلی کے جھٹکے دیے گئے تھے،ہاتھ پاؤں کے ناخنوں کو اکھیڑ دیا گیا تھا،رسیوں میں جکڑ کر آہنی سلاخوں سے پیٹا گیا تھا،اُن کے جسموں کو جگہ جگہ سے داغا گیا تھا،جسموں کی کھال کو مختلف جگہ سے نوچا اور کاٹا گیا تھا،اُن کے مختلف اعضا کو جسم سے الگ کیا گیا، بے بس و بے کس اجسام کو اُدھیڑ ڈالا گیا،بھوک و پیاس سے بے حال و بے جان مسلمانوں کو چر کے لگائے گئے اور انسانیت سوزی کے ایسے شواہد سامنے آئے جنہیں دیکھ کر کفار تک کے کلیجے منہ کو آگئے......اور اُنہوں نے بشار کے جنگی جرائم کی ثبوت کے طور پر صرف اِنہی تصاویر کی مدد سے ۳۱ صفحات پر مشتمل رپورٹ تیار کی جسے بین الاقوامی جنگی ٹریبونل میں پیش کیا جائے گا!

کفار تک تو بشار قصائی کی درندگی اور وحشت کے یہ مناظر پہنچے اور اُن کے ''جذبۂ انسانی حقوق'' کو ٹھیس پہنچانے کا سبب بنے لیکن امت مسلمہ بحیثیت مجموعی اپنے بھائیوں پر توڑے جانے والے ان مظالم سے بے خبر ہی رہی......قیدیوں پر توڑے جانے والے یہ ستم دراصل رافضیت کی دینِ اسلام سے ازلی عداوت اور قلبی کدورت کی جھلکیاں ہیں......ان مظالم کی تصاویر اور ویڈیوز انٹرنیٹ پر دستیاب ہیں جنہیں دیکھ کر'' شیعہ سنی بھائی بھائی'' کے نعرے لگانے والوں پر اتمام حجت ہو جاتی ہے اور ''اتحاد بین المسلمین'' کی آڑ میں شیعوں کے لیے ہمدردیاں سمیٹنے والوں کی مہم ناکام ٹھہرتی ہے......ان تصاویر اور ویڈیوز کو درج ذیل ویب سائٹ پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے:

http://vid.alarabiya.net/2014/01/20/images21/jails21-vuideo.mp4

6 جنوری: صوبہ ننگرہار..................ضلع خوگیانی.....................ریموٹ کنٹرول بم حملہ..................ایک بکتر بند گاڑی تباہ.......................5 فوجی ہلاک

http://www.dailymail.co.uk/news/article-2543050/
Military-photographer-smuggles-55-000-
torture-photos-Syria.html

عصمتوں کے لٹیرے:

رافضی شیطان' اہل ایمان کی جانوں ہی کے دشمن نہیں بلکہ وہ اُن کی عصمت وعفت کے بھی بَیری ہیں......شام میں اب تک ہزاروں مسلمان خواتین' شیعوں کی درندگی کا شکار ہوچکی ہیں......اب نوبت یہاں تک آن پہنچی ہے کہ ۲۸ جنوری کو بشار قصائی کے سرکاری مفتی اعظم عبدالرحمٰن علی الدالا نے فتویٰ دیا کہ ''نصیری فوج کے لیے باغی جنگ جوؤں کی بیویوں، بہنوں اور ماؤں سے ''شادی'' کرنا بالکل جائز ہے اور اس عمل میں کوئی شرعی و قانونی قباحت نہیں ہے...... یہ سب باغیوں کے لیے حکومتی رٹ سے انکار کرنے کی سزا ہے اور باغیوں کے خلاف جنگ میں حکومتی فورسز کا اہم ہتھیار ہے''......رافضی شیطانوں نے درندگی کا اظہار ۶ دسمبر کو'النبک' شہر میں کیا جہاں بشار کی حمایت میں لڑنے والے''الذوالفقار'' نامی عراقی شیعہ گروپ نے عام مسلمان آبادی پر چڑھائی کردی۔ جہاں ان خبثا نے عام آبادی کا سفاکانہ قتل عام کیا اور سیکڑوں مسلمان خواتین کی عصمتیں پامال کیں......

حزب الشیطان کی جنگ:

بشار قصائی کے ان مظالم کے پیچھے دنیائے رافضیت پوری قوت سے موجود بھی ہے اور اپنے عسکری لشکروں سمیت اُس کی ظالمانہ جنگ لڑنے کی تگ و دو بھی کررہی ہے۔ برطانوی اخبار گارجین نے لبنان کی حزب الشیطان کے متعلق لکھا ہے کہ'' شام میں بشار الاسد کی فوج جنگ ہار رہی تھی، جسے اب لبنانی تنظیم حزب اللہ لڑرہی ہے۔حزب اللہ کے ذمہ داران بشار کے تمام مخالفین کو تکفیری قرار دیتے ہیں۔گزشتہ ۳ ہفتوں کے دوران میں حزب اللہ کے اراکین حلب شہر کے مضافات میں ایرانی فوج اور ایک شیعہ تنظیم ابوالفضل العباس کے جنگ جوؤں کے ہمراہ تعینات ہیں۔حزب اللہ دشمن کے شمال مغرب میں واقع القلمون کے پہاڑوں کی لڑائی میں بھی پیش پیش ہے، القاعدہ کے عسکریت پسندوں کی اس لڑائی میں فتح کی صورت میں اُنہیں شام کے تیسرے بڑے شہر حمص تک رسائی حاصل ہوجائے گی''۔

بشار کے لیے کفر کی مکمل پشت پناہی:

دنیائے اسلام میں جہاں کہیں رافضی فتنہ سرگرم عمل ہوگا وہاں اُسے عالمی کفر کی مکمل حمایت اور تائید حاصل ہوگی......یہ ایسی تاریخی حقیقت ہے جس سے انکار ناممکن ہے......آج بھی کفر کے امام ہر محاذ پر روافض کی پشت پناہی کررہے ہیں......مغربی کفار اور امریکہ خاموش انداز میں اس سلسلے کو جاری رکھے ہوئے ہے......خود کو'امنِ عالم' کا ٹھیکے دار قرار دینے والے ان کفار کے پاس تین سالوں سے بشار کے ظلم وجور کا شکار شامی مسلمانوں کے لیے محض طفل تسلیاں اور زبانی جمع خرچ ہی ہے......وہ بشار قصائی کے خلاف عملی کارروائی کرنے کی دھمکیاں ہی دیتے چلے آرہے ہیں اور بشار ہے کہ اہل ایمان پر عرصۂ حیات کو مسلسل تنگ کیے ہوئے ہے......ان دکھاوے کی دھمکیوں کے برعکس حقیقی صلیبی کردار یہ ہے کہ دسمبر ۲۰۱۳ کے اوائل میں ۲۰۰۹ء تک سی آئی اے کے سربراہ رہنے والے مائیکل ہائیڈن نے ایک کانفرنس میں کفر کے منصوبہ کا خاکہ ان الفاظ میں بیان کیا کہ ''ہمیں یہ جنگ بشار الاسد ہی کو جتوانی ہے''......۷ اگست ۲۰۱۳ء کو'وال ٹریٹ جنرل' کو انٹرویو میں سی آئی اے کے نائب سربراہ مائیکل مورل نے کہا کہ''بشار کا تختہ الٹنے کی صورت میں شام القاعدہ کی آماج گاہ میں تبدیل ہوجائے گا۔بشار کی حکومت کا خاتمہ القاعدہ کی فتح کے مترادف ہوگا''۔یہی وجہ ہے کہ بشار قصائی کی جانب سے کیمیائی ہتھیاروں کے استعمال کے بعد' دنیا کے دکھاوے کے واسطے صلیبی بحری بیڑوں نے شام پر حملے کے لیے''پیش قدمی''شروع کی لیکن بشار کے اس وعدے پر کہ'' وہ کیمیائی ہتھیار مغرب کے حوالے کردے گا'' اُسے کھلی چھوٹ دے دی گئی......اب یہ خبریں آرہی ہیں کہ بشار نے محض ۵ فی صد کیمیائی ہتھیار مغرب کے حوالے کرنے کے بعد مزید ۹۵ فی صد کی حوالگی سے انکار کردیا ہے......

مغربی کفار کی درپردہ حمایت کے ساتھ ساتھ'اشتراکی کفر' کی کھلم کھلا مدد بھی بشار کو حاصل ہے......روس، چین اور کوریا بشار حکومت کو بچانے کے لیے اُن کے ساتھ کھڑے ہیں۔جنوری کے وسط میں روس نے بشار کو مجاہدین سے لڑنے کے لیے جدید ترین اسلحہ کی فراہمی میں اضافہ کیا۔روس نے بشار کو جو سامانِ حرب مہیا کیا اُس میں جدید فوجی گاڑیاں، ریڈار سسٹم، ڈرون طیارے، گائیڈڈ میزائل شامل ہیں جب کہ روسی خفیہ اداروں کے اہل کار ڈرون طیاروں کے ذریعے شام میں مجاہدین کے اہم ٹھکانوں کی معلومات حاصل کرنے، مجاہدین کی صلاحیتوں کا اندازہ لگانے اور فضائی بم باری کرنے میں نصیری فوج کی مدد کررہے ہیں۔

'کلمہ گو' طواغیت کا کردار:

ایک جانب عالمی کفر' اہل ایمان کی قتل وغارت گری کرنے میں روافض کے شانہ بشانہ کھڑا ہے جب کہ دوسری جانب امت مسلمہ پر مسلط''کلمہ گو'' حکمران مجاہدین سے خیانت میں کسی سے پیچھے نہیں......گزشتہ سال کے آخری مہینے تک ترکی نے ۱۱ ہزار ایسے مسلمانوں کو ڈی پورٹ کیا جو یورپ سے تعلق رکھتے تھے اور ترکی کے راستے شام میں داخل ہوکر جہادی تحریک سے وابستہ ہونا چاہتے تھے۔ترک حکومت نے جرمنی، بیلجیئم، فرانس، برطانیہ، ڈنمارک اور ہالینڈ وغیرہ کو ان کے شہریوں کی ملک بدری سے متعلق پیشگی آگاہ کیا اور ترک خفیہ اداروں نے ان مجاہدین کو مختلف آپریشنز میں گرفتار کرکے صلیبی ممالک کے حوالے کیا۔اسی طرح ۲۹ جنوری کو ترک وزیر اعظم طیب اردگان نے ایران کا دورہ کیا جہاں ایرانی صدر حسن روحانی سے ملاقات میں دونوں''رہ نماؤں'' نے''دہشت

6 جنوری: صوبہ غزنی..................ضلع شلگر..................مجاہدین کا سپلائی کانوائے پر حملہ..................2 گاڑیاں تباہ..................7 سکیورٹی گارڈ ہلاک

گردی'' کے خلاف مشترکہ جدوجہد کا عزم کیا......اسی دورہ کے دوران میں اردگان، خامنائی سے بھی ''راز و نیاز'' کرنے کی خاطر ملا......رافضی ایران کی افواج تو شام اور عراق میں ''دہشت گردی'' کے خلاف سرگرم عمل ہیں، اب ترکی بھی ایران کے ساتھ اس صف میں شامل ہوا چاہتا ہے......ایک جانب تہران میں یہ ملاقات جاری تھی جب کہ اسی دوران میں ترک جنگی طیاروں نے شام کی سرحد پر ایک جہادی قافلے پر بم باری کی، ایف ۱۶ طیاروں کے اس حملے کا ہدف شیخ ابوعمر الشیشانی حفظہ اللہ تھے، اللہ تعالیٰ نے شیخ ابوعمر کو اپنی حفاظت میں رکھا جب کہ ایک اور مہاجر مجاہد ابوجعفر داغستانی اس فضائی حملے میں شہید ہوگئے۔ یہ حملہ اس بات کا واضح اشارہ ہے کہ اب ایران اور حزب الشیطان کے بعد ترک افواج بھی بشار قصائی کی مدد کے لیے آ چکی ہیں......

اسی طرح اردن کی افواج نے اسرائیل اور امریکہ کے باہمی تعاون سے شام کے جنوبی حصوں سے ملحقہ اردن اور اسرائیل کی سرحدوں کو ''محفوظ'' بنانے کے لیے عسکری منصوبہ ترتیب دے چکی ہے......جس کے مطابق جنوبی شام سے مجاہدین کا اردن اور اسرائیل کی سرحدوں میں اثر و نفوذ روکنے کے لیے اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔ جن میں سرحدوں پر مشترکہ فوجی گشت، فوجی چوکیوں میں اضافہ اور سرحدی رکاوٹیں کھڑی کرنے جیسے اقدام شامل ہیں......

جزیرۃ العرب پر قابض آل سلول اہل اسلام سے خیانت میں کیونکر پیچھے رہ سکتی ہے......سعودی حکمرانوں نے لبنان کو شامی مجاہدین کے حملوں سے دفاع کے لیے تین ارب ڈالر کی فوجی امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے......اس بات کا اعلان لبنانی صدر میشال سلیمان نے ۲۹ دسمبر ۲۰۱۳ء کو کیا۔ اس نے کہا کہ ''لبنان کی تاریخ میں مسلح افواج کو کسی دوسرے ملک سے ملنے والی یہ سب سے زیادہ رقم ہوگی''۔ یہ رقم صرف اور صرف فوج کے استعمال میں لائی جائے گی......لبنان کے سنّی عالم دین اور مجاہد فی سبیل اللہ شیخ احمد الاسیر دوٹوک الفاظ میں کہتے ہیں کہ ''لبنان کی مسلح افواج کو حزب الشیطان کے احکامات کے تحت ہی چلایا جاتا ہے''......اب اس امر کی مزید کیا وضاحت کی جائے کہ آل سلول کی جانب سے دی جانے والی تین ارب ڈالر کی امداد کہاں اور کن کے خلاف استعمال کی جائے گی!

مجاهدین کی عملیات:

مجاہدین محض اللہ رب العزت پر توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے تحریک جہاد کو شام کی مبارک سرزمین میں بپا کیا ہوئے ہیں۔ حالات کی مشکلات اپنی جگہ لیکن آزمائشوں پر صبر کی توفیق کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ مجاہدین کے نشانوں میں برکت بھی عطا فرما رہا ہے اور ان کے ہاتھوں نصیری فوج، حزب الشیطان اور رافضی غنڈوں کو سبق بھی سکھلا رہا ہے۔ شام کی سرزمین پر مجاہدین روزانہ کی بنیاد پر عسکری عملیات ترتیب دیتے ہیں اور کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جب اللہ کے یہ مجاہد بندے دشمن کو فدائی عملیات اور دیگر کارروائیوں کے نتیجے میں شدید نقصان نہ پہنچاتے ہوں......ہمارے پاس ان معرکوں میں سے جن کے متعلق مصدقہ اطلاعات موصول ہوتی ہیں اُن کی تفصیل بیان کردی جاتی ہے:

۳ جنوری کو حلب کے العلی گاؤں میں مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا جس کے نتیجے میں ۹ نصیری فوجی مردار ہوئے۔ ۴ جنوری کو حماہ شہر میں مجاہدین نے التناھج چوکی کو آزاد کروالیا، جب کہ دو ٹینک غنیمت ہوئے اور متعدد رافضی فوجی مردار ہوئے۔ ۱۳ جنوری کو حمص کے الکافات علاقے میں ایک مجاہد عثمان الألمانی نصیری فوجیوں کے ایک ٹھکانے پر استشہادی حملہ کیا، اس فدائی کارروائی میں ۵۰ نصیری فوجی مارے گئے۔ ۱۴ جنوری کو جنوبی دمشق میں مجاہدین نے حملہ کرکے ابوالفضل بریگیڈ کے پچاس روافض کو جہنّم واصل کردیا۔ ۱۵ جنوری کو حماہ شہر میں مجاہدین نے حملہ کرکے ایک سیکورٹی چیک پوائنٹ کو تباہ کردیا، اس کارروائی میں ایک نصیری ٹینک تباہ اور ایک بطور مالِ غنیمت حاصل ہوا۔ ۱۶ جنوری کو جنوبی دمشق میں داریا کے مقام پر مجاہدین نے ایک جنگی جہاز مار گرایا۔ ۱۶ جنوری کو مجاہدین نے دمشق میں بیرل بم گرانے والا ایک ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ ۱۶ جنوری کو معرکۃ اللہ اعلیٰ و اجل کو جاری رکھتے ہوئے مجاہدین نے اپنے حملوں میں مرج شہر میں ۵۰ رافضی فوجیوں کو مردار کردیا اور ایک ٹینک بھی تباہ کیا۔ ۲۵ جنوری کو رأس العین میں مجاہدین نے المناجیر اور السودۃ گاؤں کو ppk کے جنگ جوؤں سے آزاد کروا لیا۔ ۲۶ جنوری کو جنوبی دمشق میں مجاہدین نے دشمن کے خلاف ''معرکۃ احدی الحسنیین'' کا آغاز کیا، جس کے نتیجے میں غندور چوکی پر استشہادی حملہ کیا گیا، جس میں ۳۰ نصیری فوجی مارے گئے۔ ۲۶ جنوری کو حماہ شہر کے جنوبی علاقے میں واقع سر تحسین چوکی پر استشہادی حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے ۱۰۰ سے زائد نصیری فوجی ہلاک ہوئے۔ ۲۷ جنوری کو مجاہدین کی کاروائی میں جنوبی حلب میں شیعوں کا ایک ٹینک تباہ ہوا اور ۱۰ نصیری فوجی ہلاک ہوئے۔

مجاہدین کی تمام تر کارروائیوں کی کامیابی محض اللہ تعالیٰ کی عنایت اور فضل کی مرہون منت ہے......دل شکن حالات اور مصائب و آلام کے مسلسل آزار میں اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو مجاہدین کو صبر و استقامت کی توفیق دیتے ہوئے اپنے دشمنوں کے مقابلے میں کم ہمتی دکھانے سے بچائے رکھتی ہے......اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا جس قدر شکر ادا کیا جائے کم ہے اور ساتھ ہی اُس پر کامل بھروسہ رکھا جائے کہ وہ مجاہدین کے حق میں اپنی اس نعمت کا اتمام کرکے رہے گا......بے تحاشا رنج و الم کے ذریعے ہی وہ صابرین کو پرکھتا ہے، تب ہی اُس کی کامل فتح و نصرت ان صابرین کے لیے اترا کرتی ہے......پس اُس کی رحمت کے آثار ہی بتاتے ہیں کہ رات ڈھلنے کو ہے اور ظلم و استبداد کے سیاہ بادل چھٹنے کو ہیں! ان تاریک اندھیروں کے عقب سے شریعتِ اسلامیہ کی حاکمیت کی مبارک کرنیں (باذن اللہ) اپنی ضوفشانیوں سے چہار سو منور کرکے رہیں گی......تب 'یرموک و زعتری' کے مظلوم و مقہور مسلمان بھی انصاف پائیں گے اور صلیبی و رافضی قوتیں بھی نابود ہوں گی......

☆☆☆☆☆

6 جنوری: صوبہ ہرات.........ضلع شیڈنڈ...........مجاہدین نے امریکی چینوک ہیلی کاپٹر مار گرایا............ہیلی کاپٹر میں سوار تمام امریکی فوجی ہلاک

عراق میں تحریک جہاد کی مضبوط پیش قدمیاں

عبیداللہ غازی

عالمی صلیبی اتحاد، عراق کے مسلمانوں پر رافضی ٹولے کو مسلط کر کے اپنے تئیں گمان کیے بیٹھا تھا کہ اُس نے عراق سے تحریک جہاد کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا ہے......لیکن اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق اور اُس کی نصرت سے دولۃ الاسلامیہ فی العراق والشام کے مجاہدین نے کفر کے تمام خوابوں کو غارت اور اُن کی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے...... دولۃ الاسلامیہ نا صرف مختلف علاقوں پر سُلطہ قائم کر کے وہاں شرعی نظام نافذ کر چکی ہے بلکہ عراقی سرزمین کو رافضی اور صلیبی قبضہ سے واگزار کروانے کے لیے اس کی پیش قدمی مسلسل جاری ہے......ساتھ ہی ساتھ مجاہدین مالکی فوج کے اُن دستوں کو بھی ناکوں چنے چبوا رہے ہیں جو عراقی حکومت کے ہاتھ سے نکل جانے والے علاقوں کو واپس لینے کے لیے حملہ آور ہوتے ہیں......

رافضی اپنے آقاؤں کے درپر:

مجاہدین کے ہاتھوں شکست خوردگی کے مالکی کی فوجیں لامحالہ طور پر امریکی مدد ہی کی منتظر ہیں......اسی سلسلے میں نوری المالکی نے دسمبر ۲۰۱۳ء میں واشنگٹن کا دورہ کیا۔امریکہ نے دولۃ الاسلامیہ کے بڑھتے ہوئے اثرات کو محسوس کرتے ہوئے عراق فورسز کی مدد کے لیے فوری آمادگی ظاہر کی۔۶ جنوری کو وائٹ ہاؤس کے ترجمان جے کارنی نے اعلان کیا کہ ''امریکہ عراق کو فوجی ہتھیاروں کی فروخت اور رسد فراہم کرنے میں تیزی لانے کا ارادہ رکھتا ہے، تاکہ القاعدہ سے منسلک باغیوں سے نمٹنے کے لیے ملک کی مدد کی جائے۔امریکہ مزید ڈرون طیارے اور ہیل فائر میزائل عراق روانہ کرے گا''۔اس سلسلے میں مالکی حکومت کو امریکہ کی جانب سے ۱۰ بغیر پائلٹ جاسوس طیارے سکین ایگل اور فضائی نگرانی کے لیے ۴۸ بغیر پائلٹ جاسوس طیارے فراہم کیے جا رہے ہیں۔جب کہ ہیل فائر میزائل کی بڑی کھیپ بھی عراق روانہ کی جائے گی۔

مرتدحکومتیں بھی روافض ہی کی حمایتی ہیں:

۲۲ جنوری کو عراقی وزیر اعظم مالکی کی مشیر مریم الریس نے عراقی ٹی وی چینل 'دجلۂ' کو انٹرویو میں کہا کہ ''عراق میں پانچ لاکھ سے زائد دہشت گرد موجود ہیں''...... عراق، شام اور جزیرۃ العرب میں امریکہ، روافض اور خائن و مرتد حکمرانوں سے برسرِ پیکار مجاہدین ان سب کے لیے مشترکہ ہدف بن چکے ہیں......اسی لیے شام میں مجاہدین کے خلاف یہ سب قوتیں متحد ہیں اور عراق میں بھی یہ تمام طاقتیں یکجان ہو کر دولۃ الاسلامیہ کے خلاف اتر آئی ہیں......امریکہ نے مالکی فوج کو نئے سرے سے تیار کرنے اور تربیت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔اور اس مقصد کے لیے عراق کے ہمسائیہ ملک کی اردن کا انتخاب کیا گیا ہے......اسی ضمن میں یہ امر بھی قابل توجہ ہے جس کی جانب الانبار کے محاذ پر موجود مجاہد رہنما منذر الدلیمی نے اشارہ کیا ہے۔اُنہوں نے اپنے ایک انٹرویو میں عراق کے اہل سنت کے خلاف امریکہ، ایران، قطر اور مالکی حکومت کے جرائم کی تفصیلات کا ذکر کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ ''صوبہ انبار کے علاقوں میں اہل سنت عوام پر بم باری کے لیے امریکی طیارے قطر سے اڑتے ہیں''......

قیدیوں کی پھانسی:

۵ جنوری کو مالکی انتظامیہ نے ۲۶ مجاہدین کو پھانسی دے دی۔عراقی وزیر قانون حسن الشمری نے ایک ہفتے بعد اس امر کا اعتراف کیا اور بتایا کہ سزائے موت پانے والے تمام افراد کا تعلّق عراق ہی سے تھا۔یہ ۲۶ شہدا دولۃ الاسلامیہ سے وابستہ تھے، ان میں معروف جہادی کمان دان عادل المشہد انی بھی شامل تھے۔عراق میں گزشتہ ایک سال میں حکومت نے ۱۶۹ مجاہدین کو تختہ دار پر چڑھا کر شہید کیا۔یہ شہدا کی وہ تعداد ہے جس کا اعتراف مالکی انتظامیہ خود کر چکی ہے......جب کہ سیکڑوں مجاہدین رافضیوں کے خفیہ عقوبت خانوں میں ناقابل بیان تشدد وابتلا سہتے ہوئے شہید ہو چکے ہیں اور ہزاروں مجاہدین اب بھی عراق کی مختلف جیلوں اور خفیہ ٹارچر سیلوں میں مقید ہیں۔

مجاہدین کی عملیات:

آج عراق میں دولۃ الاسلامیہ پورے قد کے ساتھ کھڑی ہے......وہ مالکی کی شیعی حکومت، ایران، صلیبی اور عرب حکمرانوں کے اتحاد و گٹھ جوڑ کا مقابلہ کرتے ہوئے، تمام مصائب وآلام میں تسلیم و رضا اور صبر کا پیکر بن کر استقامت سے کھڑے رہے...... جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اُن کے قدموں کو ثبات اور اُن کے جہاد کو مقبولیت عطا فرمائی......آج اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے عراق کے مسلمان اپنے محسنین سے پوری طرح شناسا ہو چکے ہیں اور دولۃ الاسلامیہ کے مجاہدین کی عملی نصرت کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں......یہی وجہ ہے کہ اب دولۃ الاسلامیہ کی کارروائیاں سنّی علاقوں کے ساتھ ساتھ شیعوں کے مقبوضہ علاقوں اور دارالحکومت بغداد کو بھی اپنی لپیٹ میں لے چکی ہیں۔

یکم جنوری کو الکرمہ شہر میں مجاہدین نے عراقی فوج کا ایک ہیلی کاپٹر مار گرایا۔۲ جنوری کو مجاہدین نے رافضی فوج کے ۲ ہیلی کاپٹر رمادی میں جب کہ ایک ہیلی کاپٹر فلوجہ میں مار گرایا۔۲ جنوری کو فلوجہ میں مجاہدین نے عراقی فوج کا ایک ٹینک تباہ کر دیا۔۲ جنوری کو

6 جنوری: صوبہ غزنی.................ضلع شلگر.................امن لشکر کی چوکی پر فدائی حملہ.................امن لشکر کے 27 جنگ جو ہلاک.................متعدد زخمی

الکرمہ شہر میں مجاہدین نے مالکی فوج کے ایک قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا جس کے نتیجے میں قافلے میں شامل درجنوں عراقی فوجی ہلاک ہوئے۔ ۳ جنوری کو مجاہدین نے فلوجہ پر حملہ کرنے والی مالکی فوج کے ساتھ شدید جھڑپوں میں ۵ بکتر بند گاڑیوں سمیت کئی ٹینک تباہ کیے اور درجنوں مالکی فوجیوں کو جہنّم واصل کیا۔ ۶ جنوری کو الانبار کے علاقے التأ میم میں مجاہدین نے ''السریۃ الأ ولی'' نامی رافضی فورسز کے مرکز کو بم دھماکے میں تباہ کر دیا، مرکز میں موجود درجنوں رافضی فوجی مردار ہوئے۔ ۶ جنوری کو مشرقی فلوجہ میں مجاہدین نے رافضی فوج کی دو گاڑیاں تباہ اور جھڑپوں میں ۸ رافضی فوجیوں کو ہلاک کیا۔ ۸ جنوری کو شمالی بغداد کے علاقے اعظیمہ میں مجاہدین نے حملہ کر کے بارہ عراقی سیکورٹی اہل کاروں کو قتل کر دیا۔ ۸ جنوری کو بغداد کے علاقے 'المنطقۃ الخضراء' جہاں امریکی سفارت خانے بھی موجود ہے' میں مجاہدین نے بارودی بھری گاڑی کو ریموٹ کنٹرول بم دھماکے سے اڑا دیا۔ اس بم دھماکے کا خوف امریکی اہل کاروں پر اس قدر بیٹھا کہ اُنہوں نے ۳۰۰۰ اہل کاروں کو امریکی سفارت خانے سے نکال کر 'محفوظ مقام' پر منتقل کر دیا۔ ۱۴ جنوری کو کرکوک میں مجاہدین کی مالکی فوج کے ساتھ شدید جنگ ہوئی، جس کے بعد مجاہدین نے عدایہ کے مقام پر قائم سرکاری فوج کا مرکز فتح کر لیا۔ اس مرکز میں موجود تمام سرکاری فوجی مردار ہوئے اور مجاہدین کو جنگی گاڑیاں اور بھاری مقدار میں اسلحہ بطور غنیمت حاصل ہوا۔ ۱۵ جنوری کو الانبار کے شہر الکرمہ میں مجاہدین نے مالکی فوج کے قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا جس کے نتیجے میں ۴ ہمر گاڑیاں تباہ اور متعدد فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ ۲۲ جنوری کو دیالی شہر میں ایک ہمر گاڑی کو مجاہدین نے تباہ کیا۔ ۱۸ جنوری کو بغداد شہر میں مجاہدین نے ۳ جیلوں پر حملہ کیا، ان جیلوں میں الأ حداث جیل، الکاظمیہ جیل اور العاطفیہ جیل شامل ہیں۔ مجاہدین نے ان جیلوں میں قید سیکڑوں مجاہد ساتھیوں کو رہا کروایا۔ ۲۶ جنوری کو فلوجہ میں مجاہدین نے عراقی فوج کی ایک ہمر گاڑی کو تباہ اور ۹ عراقی فوجیوں کو گرفتار کر لیا۔ ۲۷ جنوری تک فلوجہ میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں کے بعد گرفتار ہونے والے عراقی فوجیوں کی تعداد ۷۰ تک پہنچ چکی تھی۔

عراق اور شام میں تحریک جہاد کے پھیلاؤ اور ان خطوں میں رافضیوں کے اہل ایمان پر بے انتہا مظالم نے ان ممالک کے مسلمانوں میں عمومی بے داری پیدا کی ہے......وہ اس پورے خطے میں روافض کی صلیبی پشت پناہی کو کھلی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، اسی لیے عالمی تحریک جہاد اُن کی نظروں میں اُن کے دین، ایمان، جان و مال ، عصمت وعزت کی محافظ قرار پا رہی ہے......ان ممالک کے ہمسائے میں موجود یہودی ریاست کے لیے بھی یہی مجاہدین اجل کا پیغام بن رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نصرت کے ذریعے مسجد اقصیٰ کی پنجۂ یہود سے بازیابی کی امید بنتے چلے جا رہے ہیں!

☆☆☆☆☆

بقیہ: شام میں موجود ہمارے بھائیوں کے لیے فوری پکار

ہم ان تمام کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ فی الفور اسلام اور جہاد کے بھائیوں کے درمیان اس قتال کو روکنے کی کوشش کریں اور شریعت کی حاکمیت کے لیے ایک ادارے کی بنیاد رکھیں جو مختلف جہادی مجموعوں کے مابین تنازعات کا فیصلہ کرے جن کا کوئی بھی جہادی مجموعہ دوسرے مجموعہ کے خلاف دعویٰ دائر کرتا ہے۔ اور ایک ایسا نظام تشکیل دیں جو تمام مجموعوں کو اس کے احکامات کا پابند بنائے۔

عظمت و کبریائی والے رب، انتہائی بردبار ذات اللہ رب العزت سے میں اُس کے اسمائے حسنیٰ اور صفات عالیہ کے ساتھ اس بات کا سوالی ہوں کہ وہ مجاہدین کے دلوں میں الفت پیدا کرے، ان کی صفوں میں وحدانیت پیدا کرے، ان کے کلمہ کو جمع کرے اور ہمیں، انہیں اور تمام مسلمانوں کو تمام ظاہری و باطنی فتنوں سے محفوظ رکھے۔

و آخرُ دعوانا أنِ الحمدُ للهِ ربِ العالمینَ، و صلی اللهُ علی سیدِنا محمدٍ و آلِهِ و صحبِهِ و سلمَ

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

☆☆☆☆☆

بقیہ: اس حمام میں سب ننگے ہیں!

اپنے پھلوں کے باغات ہیں؟ اپنی بیکریاں اور جوتا ساز فیکٹریاں ہیں؟ اپنی دلیہ بنانے، پھلیاں بنانے، جوس بنانے کی صنعتیں ہیں؟ اپنی مسافر جہازوں کی کمپنیاں ہیں؟ اپنے ٹرانسپورٹ کے ٹرکوں کی کمپنیاں ہیں؟ اپنے پراپرٹی کے کاروبار ہیں؟ اپنے تجارتی پلازے ہیں؟ اپنی یونی ورسٹیاں اور اپنے سکولوں کی لامتناہی شاخیں ہیں؟ یقین نہ آئے تو تجزیہ نگار ومصنفہ عائشہ صدیقہ کی کتاب 'ملٹری ان کارپوریٹڈ' پر ایک سرسری نگاہ ڈال لیں، سب سمجھ آ جائے گا۔

کیا اس ملک کا کوئی خیر خواہ یہ سب دیکھ کر چپ رہ سکتا ہے؟ کون احمق ایسے سہولت پسند، عیش کوش، عیاش جرنیلوں پر اپنے ملک کا دفاع چھوڑ کر خود آرام کی نیند سو سکتا ہے۔ عوام تو تب آرام سے سوئیں گے جب ان کی سرحدوں کے رکھوالے جاگ رہے ہوں، لیکن یہاں تو حال یہ ہے کہ امریکہ کے ہیلی کاپٹر ایبٹ آباد تک آ کر کارروائی کر کے چلے بھی گئے اور فوج کو خبر تک نہ ہوئی۔

خبر ہوتی بھی کیسے؟ انہیں اپنی پراپرٹی سنبھالنے اور اپنے اثاثے سوئس بنکوں میں منتقل کرنے سے فرصت ملتی تو وہ اس طرف توجہ دیتے ناں!

خوب سمجھ لیجیے! مسئلہ صرف سیاست دانوں کا نہیں اس حمام میں سب ہی ننگے ہیں!

☆☆☆☆☆

7 جنوری: صوبہ کنڑ......................ضلع نورگل......................بارودی سرنگ دھماکہ......................رینجر زکی گاڑی تباہ......................5 اہل کار ہلاک

مجاہدین کا غلبہ اور صلیبی سامانِ حرب کا ''لنڈا بازار''

سید عمیر سلیمان

انخلا کے تین سال کے اندر افغانستان پر طالبان کا قبضہ ہو گا:

معروف امریکی اخبار ''واشنگٹن پوسٹ'' نے حال ہی میں امریکی نیشنل انٹیلی جنس آفس کی طرف سے جاری ہونے والی انٹیلی جنس سٹیٹمنٹ کی تفصیلات شائع کی ہیں۔ یہ نیشنل انٹیلی جنس سٹیٹمنٹ امریکہ کی ۱۶ خفیہ ایجنسیوں نے مشترکہ طور پر جاری کی ہے۔ اس سٹیٹمنٹ میں کہا گیا ہے کہ افغانستان سے صلیبی افواج کے انخلا کے بعد طالبان تیزی سے اپنا اثر ورسوخ بڑھالیں گے۔ معاہدہ ہونے کی صورت میں بھی صرف چند ہزار فوجی ہی رہ جائیں گے جن کی موجودگی سے طالبان کو کوئی خاص فرق نہیں پڑے گا۔

رپورٹ میں کہا گیا کہ انخلا کے صرف تین سال کے اندر طالبان پورے ملک پر قابض ہو سکتے ہیں۔ یعنی ۱۲ سال میں کھربوں ڈالر اور ہزاروں فوجیوں کی قربانی رائیگاں جائے گی اور افغانستان پر ایک بار پھر طالبان کی حکومت ہوگی۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا کہ اگر سیکورٹی معاہدہ نہ ہو سکا اور امریکی فوج کا مکمل انخلا کرنا پڑا تو طالبان کی آمد مزید جلد ہو جائے گی۔ افغان فوج طالبان کو کنٹرول کرنے کی طاقت نہیں رکھتیں۔

اسی طرح برطانوی فوج کے جنرل سٹاف کے سربراہ پیٹر وال نے بھی بیان دیا ہے کہ جن علاقوں میں برطانوی فوج کا کنٹرول ہے وہاں سے برطانوی فوج کے انخلا کی صورت میں طالبان دوبارہ قابض ہو سکتے ہیں۔ برطانوی سربراہ نے یہ بھی کہا کہ زابل سے آسٹریلوی فوج کے انخلا کے بعد زابل کے بیشتر علاقوں پر طالبان قبضہ کر چکے ہیں اور فروری کے آخر میں موسیٰ قلعہ اور ہلمند کے اہم علاقوں پر قبضہ کرنے کی تیاریوں میں ہیں۔

امریکہ کی طالبان سے ہتھیار پھینکنے کی اپیل:

وائٹ ہاؤس کے ترجمان جے کارنی نے طالبان سے اپیل کی کہ وہ ہتھیار پھینک دیں اور مذاکرات کریں۔ اس نے کہا کہ جنگ سے دونوں فریقین کا نقصان ہو رہا ہے اس لیے مذاکرات کرنے میں ہی دونوں کا فائدہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہا کہ مذاکرات کے لیے ہتھیار پھینکنا ضروری ہے۔

طالبان نے اس ''اپیل'' کو یکسر مسترد کر دیا اور کہا کہ جب تک ایک بھی غیر ملکی فوجی افغانستان میں موجود رہے گا طالبان سے ہتھیار پھینکنے کی امید نہ رکھی جائے۔ امریکہ اگر جنگ بندی چاہتا ہے تو اس کی ایک ہی صورت ہے کہ تمام صلیبی فوجی افغانستان سے نکل جائیں اور افغانستان کو اس کے حال پر چھوڑ دیں۔ طالبان ترجمان کا کہنا تھا کہ صلیبی حکام پر کابل میں کامیاب کارروائی کے بعد امریکہ ہمیں مذاکرات کی تجویز دینے لگا ہے لیکن امریکہ یاد رکھے کہ جب تک امریکہ افغانستان میں قبضہ کی پالیسی جاری رکھے گا، وہ ہماری طرف سے ایسے ہی حملوں کی امید رکھے کجا یہ کہ ہم ہتھیار پھینک کر مذاکرات کرنے لگیں۔

امریکی اپنا فوجی سامان سکریپ میں بیچنے لگے:

امریکہ کی افغانستان سے واپسی بھی روس سے زیادہ مختلف نہیں۔ صلیبی افواج کے انخلا کے آغاز کے ساتھ ہی صلیبی نقصانات سے پردہ اٹھنا شروع ہو گیا ہے۔ امریکہ شروع دن سے ہی اپنے جانی و مالی نقصانات پر پردہ ڈالتا رہا ہے۔ جنگ میں تباہ ہونے والی فوجی گاڑیاں، ٹینک اور ہیلی کاپٹر فوراً جائے وقوعا سے غائب کر دیے جاتے تھے۔ اس مقصد کے لیے پہلے امریکہ نے تباہ شدہ سامان اپنے فوجی کیمپوں میں جمع کرنا شروع کیا یہاں تک کہ امریکی کیمپوں میں تباہ شدہ گاڑیوں کے انبار لگ گئے، لیکن جب سکریپ دن بدن بڑھتا گیا تو اس کو دفنانا شروع کر دیا۔

لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ طالبان کے حملوں میں تیزی آتی گئی اور امریکہ کے لیے تباہ شدہ سامان سنبھالنا مشکل ہو گیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ آہستہ آہستہ میدانوں میں تباہ شدہ فوجی گاڑیاں نظر آنے لگیں۔ پھر آہستہ آہستہ کباڑ میں سامان بکنا بھی شروع ہو گیا۔

اب جب کہ امریکہ افغانستان سے کوچ کی تیاریوں میں ہے تو اس کے لیے اپنی فوجی اور جنگی ساز وسامان واپس پہنچانا دردِ سر بن چکا ہے۔ فوجیوں کی صحیح سلامت واپسی اور جنگی سامان کی بحفاظت منتقلی کو یقینی بنانے کے لیے امریکہ اربوں ڈالر لگا چکا ہے مگر رکاوٹوں میں کمی کی بجائے اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ ایسے حالات میں سکریپ اور ناکارہ گاڑیاں واپس لے جانا امریکہ کے بس میں نہیں رہا جس کے نتیجے میں امریکہ اپنا تمام ناکارہ سامان کوڑیوں کے بھاؤ بیچنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ ۲۰۰ ڈالر فی ٹن کے حساب سے سامان کی نیلامی شروع ہو چکی ہے۔ سامان کی وطن واپس منتقلی پر خرچہ اس قدر زیادہ ہے کہ امریکہ کو بعض سامان صحیح حالت میں ہونے کے باوجود چھوڑنا پڑ رہا ہے۔ ایسے میں امریکی فوجی لیزر گنوں سے آلات اور مشینری کو ناکارہ بنانے میں مصروف ہیں تاکہ طالبان اس کا استعمال نہ کر سکیں۔

(بقیہ صفحہ ۵۹ پر)

7 جنوری: صوبہ خوست............صدر مقام خوست............بارودی سرنگ دھماکہ............ایک فوجی گاڑی تباہ............6 اہل کار ہلاک

لبنانی ریسٹورنٹ میں صلیبیوں کی درگت

مولانا ولی اللہ کابلگرامی

افغانستان کے غیور اور مجاہد مسلمانوں کی غیرت ایمانی ، ہرطرح کے کفرو طاغوت سے مکمل برأت کے جذبے، عالمی کفر کے مظالم کے مقابلے میں محض آنسو بہا کر مظلومیت کی چادر اوڑھ لینے کی بجائے اُسے برابر کی ٹکر دینے ، پوراپورا انتقام لینے اور اینٹ کے جواب میں پتھر سے سوتوڑنے کی روایت نے اہل ایمان کے دلوں کوٹھنڈا کیا ہے......اُن کی قائم کردہ یہ رِیت عالم اسلام کے لیے معتبر ٹھہرے اور مسلمانانِ عالم اس حکمت عملی پرعمل پیرا ہو جائیں تو ناصرف کفر کے اُمڈتے طوفان کے سامنے بند باندھا جاسکتا ہے بلکہ ان طوفانوں کے مقابلے میں ایمان، ایقان، توکل علی اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کی موجوں کوکھڑا کر کے ہمیشہ کے لیےاُن کا رُک پھیر دینا بھی کچھ ایسا مشکل نہیں!

چودہ اور پندرہ جنوری کی درمیانی شب افغان صوبے پروان کے ضلع سیاہ گرد میں امریکی جنگی جہازوں نے وازغردہ کے علاقے میں ایک بستی پرشدید بم باری کی، جس کے بعد امریکی فوجی دستوں نے بستی پر دھاوا بول دیا اور معصوم و بے گناہ مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں کوخون میں نہلا دیا۔اس وحشیانہ حملے میں بستی کے درجن بھر سے زائد مکانات تباہ ہوگئے جب کہ ۲۰ اہل ایمان شہید اور ۱۰ شدید زخمی ہوئے......

امارت اسلامیہ افغانستان کے مجاہدین نے صلیبیوں کے عام مسلمانوں پر کیے گئے اس حملے کا بدلہ لینے کا اعلان کیا۔امارت اسلامیہ نے اس متعلّق اپنے اعلامیے میں کہا:

''دشمن کے اس وحشت ناک عمل اور سویلین کے خلاف جان بوجھ کر انجام دیے جانے والے جرم کی امارت اسلامیہ شدید الفاظ میں مذمت کرتی ہے، اس بربریت میں ملوث عناصر ہی عالمی پیشہ ور مجرم اور حقیقی معنوں میں دہشت گرد کہلائے جانے کے قابل ہیں۔ہم عوام کوتسلی دیتے ہیں کہ ہم اپنی تمام قوت کی ساتھ جانوں کا نذرانہ پیش کر کے کفار اور ان کے ایجنٹوں سے اس مجرمانہ فعل اور دیگر جرائم کا بدلہ لیں گے اور مزاحمت میں شدت پیدا کر کے وحشی درندوں کا اس ملک میں قیام کا وقت عنقریب ختم کردیں گے''......

مجاہدین نے اپنے اس اعلان پرعمل درآمد کرنے کا منصوبہ ٹھیک دو دن بعد ۱۷ جنوری کو بنایا......جب کابل شہر کے وسط میں سفارتی علاقے وزیر اکبر خان میں واقع لبنانی ریستوران 'تارونا دولبان' پر تین فدائی مجاہدین نے حملہ کیا۔اس ہوٹل میں نیٹو افواج کے افسران اور اعلیٰ سول عہدے دار عیش وعشرت کی محافل سجاتے اور شراب وکباب کے مزے اٹھاتے تھے......اس عملیہ کو سرانجام دینے والے مجاہدین ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے لیس تھے، جو اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے نہایت بہادری اور مہارت سے دشمن کے اس حساس مقام تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔اس شہیدی حملے میں صلیبی فوج کے ۲۹ اعلیٰ عہدے دار اور افغان سیکورٹی فورسز کے ۸ اہل کار ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔ ہلاک ہونے والوں میں دیگر اعلیٰ عہدے داروں کے علاوہ آئی ایم ایف کا افغانستان کے لیے سربراہ بھی شامل ہے۔

اس حملے نے مجاہدین کے اُن دعووں کی بھی تصدیق کی جن کے مطابق مجاہدین جب اور جہاں چاہیں دشمن فوج کونقصان پہنچانے کی مکمل صلاحیت رکھتے ہیں......صلیبی دشمن اور افغان فوج اپنے محفوظ ترین علاقوں میں بھی مجاہدین کے ہاتھوں بچنے کی کوئی سبیل نہیں پاسکتے......یہ حملہ کابل کے جس علاقے میں کیا گیا اُسے''ہائی سیکورٹی زون'' سے تعبیر کیا جاسکتا ہے......اس ہوٹل کے 'محفوظ لوکیشن' اور سیکورٹی پروف انتظامات کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ اس کے گردونواح بلکہ 'ہمسائیگی' میں برطانیہ، ڈنمارک، ناروے، بلجیئم اور سویڈن جیسے صلیبی ممالک کے سفارت خانے موجود ہیں......

یہی وجہ ہے کہ امریکی اور صلیبی آقا بھی اس حملے سے بوکھلا کر رہ گئے اور فدائی مجاہدین کے عملیہ کی گونج وائٹ ہاؤس تک سنائی دی جانے لگی......۱۹ جنوری کو وائٹ ہاؤس کے ترجمان جے کارنی نے کہا کہ'' کابل کے غیرملکی ریسٹورنٹ پرطالبان کے حملے انتہائی افسوس ناک اور قابل مذمت ہیں، طالبان سے ایک بار پھر ہتھیار پھینک کر امن مذاکرات شروع کرنے کی اپیل کرتے ہیں کہ جنگ ختم کرنے کا یہی پرامن راستہ ہے''۔ صلیبی دماغ بھی جوتے کھا کر اور ذلت آمیز چوٹیں کھا کر ہی ٹھکانے آتا ہے......جے کارنی کی اپیل کے جواب میں طالبان کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد حفظہ اللہ نے ہتھیار ڈالنے کے صلیبی مطالبے کویکسر مسترد کرتے ہوئے کہا کہ'' جب تک ایک بھی غیرملکی فوجی افغانستان میں موجود ہے، تحریک طالبان سے ہتھیار ڈالنے کی امید نہ رکھی جائے۔امریکہ مزید جنگ اور قبضہ گری پر کاربند رہا تو تحریک طالبان کی جانب سے مزید تابڑتوڑ حملوں کا انتظار کرے''۔

ان ہی حالات میں افغان صدر کی زیرصدارت نیشنل سیکورٹی کونسل کا اجلاس ہوا جس میں الزام عائد کیا گیا کہ''غیرملکی ریسٹورنٹ پر حملے میں غیرملکی خفیہ ادارے ملوث ہیں''......اس کے چند ہی دن بعد کرزئی نے بیان دیا کہ''امریکہ افغانستان میں گوریلا حملے کروا رہا ہے''......

(بقیہ صفحہ ۵۹ پر)

8 جنوری: صوبہ ہلمند......ضلع سنگین......بارودی سرنگ دھماکہ......ایک ٹینک تباہ......4 فوجی ہلاک

شدید سردی میں طالبان کے تباہ کن حملوں سے امریکی واتحادی پریشان

قاسم محمد

طالبان کے پے درپے تباہ کن حملوں نے امریکی اور اتحادی افواج کے اوسان خطا کر دیے ہیں۔ طالبان مجاہدین نے امریکی اور اتحادی افواج کے انخلا میں تیزی کے آنے کے بعد نا صرف کابل پر دباؤ بڑھا دیا ہے بلکہ پہلی بار شدید ترین سردی میں کابل میں بہت بڑی عملیات کر کے امریکہ کو پریشان کر دیا ہے۔ ۲۷ دسمبر کو کابل میں ایک نیٹو فوجی قافلے کو جس میں زیادہ تر امریکی فوجی شامل تھے' اس وقت ایک فدائی حملہ آور نے بارود سے بھری گاڑی سے نشانہ بنایا جب یہ قافلہ اپنے مرکز کی جانب جا رہا تھا۔ اس سے قبل کابل ہی میں ۲۵ دسمبر کو کرسمس کے موقع پر اس وقت امریکی سفارت خانے پر راکٹ برسائے گئے جب وہاں کرسمس کی تقریبات جاری تھیں۔ نیٹو کے کانوائے پر فدائی حملے کے نتیجے میں پولیس کا کہنا تھا کہ اس حملے میں محض ۶ افراد زخمی ہوئے۔ تاہم مجاہدین کے ذرائع نے تصدیق کی کہ حملے میں ۱۲ امریکی فوجی ہلاک اور ۳۰ سے زائد زخمی ہوئے جبکہ ۶ فوجی گاڑیاں مکمل طور پر تباہ ہو گئیں اور ۸ گاڑیوں کو جزوی نقصان پہنچا۔ مجاہدین کے ترجمان کا کہنا تھا کہ'' چونکہ سردیوں میں افغانستان کے دیگر علاقوں میں کارروائیاں ممکن نہیں ہیں اور ہر سال موسم سرما میں عسکری کارروائیاں تقریباً بند ہو جاتی ہیں تاہم مجاہدین کی قیادت نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سال سردیوں میں کابل پر دباؤ بڑھایا جائے، اس لیے کابل پر بڑے حملوں کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ اس حوالے سے پہلی کارروائی امریکی سفارت خانے پر راکٹ برسا کر کی گئی، جس میں کئی امریکی اہل کار ہلاک ہوئے۔ اس کے بعد کابل ہی میں نیٹو قافلے پر حملہ کیا گیا۔ تازہ حملوں کا مقصد یہ ہے کہ انخلا کرتے امریکیوں اور ان کے اتحادیوں کو بھرپور جواب دیا جائے۔ مجاہدین کے ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ یہ حملے امارت اسلامیہ کے جری کمان دان شیخ جلال الدین حقانی کی کمان میں جہاد کرنے والے مجاہدین نے سرانجام دیے۔ ان مجاہدین نے ڈرون حملے میں امیر حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ اور ڈاکٹر نصیر الدین حقانی رحمہ اللہ کی شہادت کا بدلہ لینے کا اعلان کر رکھا تھا اور یہ حملے اسی سلسلہ کی کڑی ہیں۔

دوسری جانب برطانوی فوج کے سربراہ نے خبردار کیا ہے کہ طالبان نے آسٹریلوی فوج کے نکلنے کے بعد زابل میں کئی اہم علاقوں پر قبضہ کر لیا ہے اور وہ فروری کے بعد ہلمند کے موسیٰ قلعہ پر دوبارہ قبضہ کی تیاری کر رہے ہیں۔ برطانوی فوج کے سربراہ کا بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے کہ جب کرزئی اور امریکہ کے درمیان افغانستان میں فوج کی تعیناتی پر اختلاف بڑھتا جا رہا ہے۔ جب کہ آسٹریلوی فوج کے انخلا کے بعد برطانوی حکومت پر بھی افغانستان میں موجود اپنے فوجیوں کا دباؤ بڑھ گیا ہے یہی وجہ ہے کہ برطانوی حکام کو فروری کے بعد اپنی فوج نکالنے کا اعلان کرنا پڑا تھا۔ اس حوالے سے برطانوی فوج کے سربراہ کہنا ہے کہ'' اب القاعدہ افغانستان میں دلچسپی نہیں لے رہی ہے، اس کی دلچسپی مشرق وسطیٰ میں ہے تاہم طالبان' القاعدہ کی مدد کے بغیر افغانستان کے کئی اہم علاقوں پر قبضہ کر سکتے ہیں'۔۔۔۔فروری کے بعد ہلمند میں موجود ۴ ہزار برطانوی فوجیوں نے انخلا کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ ان فوجیوں کی گھبراہٹ، مجاہدین کے حملوں سے خوف زدگی اور میدان چھوڑ کر جلد از جلد بھاگ نکلنے کی کیفیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس بار انہوں نے اپنے خاندانوں کو کرسمس کے جو تحائف بھجوائے تھے، ان پر'' کم بیک ہوم'' کے الفاظ جلی انداز میں درج کیے گئے تھے۔

ایک جانب جنوبی اور جنوب مشرقی علاقوں کے طالبان رہ نما ان علاقوں پر امارت اسلامیہ کی گرفت مضبوط کرنے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں تو دوسری طرف مشرقی اور وسطی افغانستان میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین کابل پر مزید حملوں کا منصوبہ بنا رہے ہیں، ایسے ماحول میں مجاہدین کو افغانستان کے مسلمانوں کی بھرپور تائید، حمایت اور تعاون حاصل ہے۔ ایک امریکی تنظیم'' امریکن پولیٹیکل سائنس ریویو'' کی جانب سے کرائے جانے والے ایک سروے کے مطابق ۶۵ فی صد افغان باشندے امریکیوں سے شدید نفرت کرتے ہیں اور انہیں اپنے ملک سے نکال باہر کرنے پر متفق ہیں۔ وہ امریکیوں کے ہاتھوں شہید ہونے والے افغان مسلمانوں، خواتین اور بچوں کا خوف معاف کرنے پر قطعی تیار نہیں ہیں۔ یہ سروے افغانستان کے ۲۰۴ دیہاتوں کے باشندوں کی آرا پر مشتمل ہے۔ اس سروے کے مطابق بیش تر افغان عوام میں مجاہدین کے لیے حمایت اور ہمدردی کے جذبات مسلسل بڑھ رہے ہیں۔ سی این این کے مطابق کابل میں موجود معروف تجزیہ نگار عبدالواحد احمد زئی کا کہنا ہے کہ'' ۸۲ فی صد افغان عوم امریکیوں اور اتحادیوں کو اپنا دشمن گردانتے ہیں اور طالبان کی جانب سے کیے جانے والے جہاد کی حمایت کرتے ہیں۔ افغان عوام کا طالبان پر بڑھتا اعتماد اس حقیقت کا اظہار ہے کہ بیش تر افغان دیہات میں رہائش پذیر ۷۵ فی صد افغان عوام اپنے تنازعات اور مقدمات کا فیصلہ کروانے کے لیے افغان انتظامیہ یا عدالتوں کی بجائے طالبان کی قائم کردہ عدالتوں میں جانا پسند کرتے ہیں، جس سے اندازہ اور یقین کیا جاسکتا ہے کہ افغان مسلمان امریکیوں کی جانب سے قائم کردہ کٹھ پتلی نظام حکومت کی بجائے طالبان کو قابل بھروسہ سمجھتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

9 جنوری: صوبہ ہلمند..................ضلع میوند..................مجاہدین کی امریکی فوج کے ساتھ شدید جھڑپ..................ایک ٹینک تباہ..........ٹینک میں سوار تمام فوجی ہلاک

افسانہ

(آخری قسط)

ہم سے بزمِ شہادت کو رونق ملی

سلسبیل مجاہد

چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر افسانے کی آخری قسط کافی تاخیر سے شائع ہو رہی ہے......جس کے لیے ادارہ اپنے قارئین سے معذرت خواہ ہے......

نماز روزے، عبادات، ذکر اللہ کے شوقین اور قرآن کو حرزِ جاں بنا لینے والے پروانوں کی سرزمینِ جہاد اپنی علیحدہ شناخت رکھتی تھی......امت مسلمہ کی عزت و سربلندی کے لیے نوجوانانِ دین کی فی سبیل اللہ سعی و جہد موسلا دھار مینہ کی طرح امت کی بنجر زمین کو سیراب کر رہی تھی......دشمن کی ٹیکنالوجی پر مجاہدین کا تعلّق باللہ غالب تھا......وسعتِ افلاک میں تکبیر مسلسل جاری تھی......دن ہو یا رات، محاذوں پر یکساں رفتار سے معرکہ آرائی ہوتی......روزانہ کسی نہ کسی خوش قسمت کے نام شہادت کا قرعۂ فال نکلتا تو پیچھے رہ جانے والے اشک بار آنکھوں سے اس کی قبولیت اور اپنی آرزوئے شہادت کی تکمیل کی دعائیں کرتے......

محاذ کی فضاؤں میں مجاہدین کی جرات و بہادری کی رونقیں تھی۔ وہ بھی انہی رونقوں کا حصّہ بن چکا تھا...... جہادی خطِ اول پر موت کا تعاقب کرتے ہر مجاہد کی خواہش بس شہادت ہوتی......جس کے نصیب کا حصّہ بنتی، قابلِ رشک ٹھہرتا۔ وہ بھی بس اسی انتظار میں تھا......' شہادت مطلوب و مقصودِ مومن ' کی تمنا اسے ہمہ وقت مصروف رکھتی...... جہادی کارزاروں میں حرم کے بیٹوں کے ہمراہ اپنے سے کئی گنا مضبوط دشمن کی تمام تر طاقتوں کے باوجود پسپائی کا نظارہ کرتے کتنا وقت گزرا، اس کو پتہ بھی نہ لگا......اسے تو ہر دن نیا لگتا لیکن جب امیر صاحب کی طرف سے اس کے لیے واپسی کا بلاوا آیا تو ماہ و سال کے گزرنے کا احساس ہوا......

....

ماں جی کے لیے یہ بڑا ہی انوکھا سفر تھا......نہ تو وہ کسی سیر و تفریح کی غرض سے نکلی تھیں، نہ ہی کسی بازار میں خریداری کے لیے جا رہی تھیں...... نہ ہی کسی بیٹی یا داماد کی دعوت پر فرصت کے دن ساتھ گزارنے...... بلکہ اپنے لیے ایک دشوار گزار سفر کا انتخاب ان کی ایک آزمائش تھی۔ اباجی کے ساتھ ان کا یہ سفر اپنی طرز کا منفرد سفر تھا۔ کچے پکے رستوں سے، ڈھلانیں اور چڑھائیاں طے کرتی گاڑی میں کبھی وہ خوف زدہ ہو جاتی تو کبھی بیٹے سے ملنے کی خوشی غالب آجاتی......

ماں جی سارے رستے عبدالرحمٰن کے بچپن کے دنوں کو یاد کرتی جا رہی تھی......کتنا منفرد بچہ ہے میرا، سارے بہن بھائیوں سے جدا، کردار و اخلاق میں بہترین، شوق و مشاغل سب سے جدا......دل ہی دل میں ڈھیروں دعائیں دے کر رب کے حضور اس کی سلامتی کو یقینی بنانے التجائیں کرنے لگیں............اباجی بھی ان ہی کیفیات سے دوچار تھے۔ سوچ کے تمام زاویے تبدیل ہو گئے تھے......کامیابی اور ناکامی اب ایک دنیاوی استعارے سے ہٹ کر حقیقی معنی اختیار کر چکی تھی......بس اپنے اتنے سالوں کی غفلت پر پچھتاتے تو فوراً ہی شکر بھی ادا کرنے لگتے کہ اللہ تعالیٰ نے دیر سہی زندگی میں ہی ایمانی بصیرت سے نواز دیا تھا......

گاڑی ایک ہلکے سے دھچکے کے ساتھ رکی تو دونوں اپنے خیالات کی دنیا سے باہر آگئے تھے......ماں جی کو خواتین و بچوں کی رہائش گاہ کی طرف لے جایا گیا اور اباجی کو ساتھیوں کی طرف......ماں جی کی تواضع و خاطر مدارت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی گئی تھی......ان کے آرام کا خاص خیال رکھا گیا تھا......وہ مہاجر خواتین کو اس بے سروسامانی میں بھی اتنا خوش دیکھتی تو حیران ہی رہ جاتی۔ پھر خیال آتا کہ اس دنیا کا باسی میرا بیٹا کیسے مصنوعی دنیا میں چل سکتا تھا......وہاں خواتین جس مشقت، صبر اور حوصلے کے ساتھ اپنے مجاہد شوہروں کا ساتھ دینے موجود تھیں ماں جی کے لیے بالکل نئی باتیں تھیں......شہری سہولیات سے عاری زندگی، بجلی اور گیس کے بغیر لکڑیوں سے چولہے سلگانا اور کھانا پکانا......مشینی زندگی کے برعکس ہر کام ہاتھوں سے کرنا، کٹھن اور مشکل ترین حالات میں بچوں کی تربیت کرنا اور پھر اُف تک نہ کہنا......

....

وہ سردیوں کے دن تھے جس میں برف باری کے دنوں میں چھتوں سے برف صاف کرنے کا کام اگرچہ مردوں کا تھا لیکن اس شدید موسم میں شہری سہولتوں میں پلی بڑھی خواتین بھی آزمائش میں ہی رہتیں......اتنی کٹھن زندگی گزارنے کے لیے شادی کی تھی کیا؟......آخر ایک دن ماں جی سے رہا نہ گیا تو پوچھ ہی بیٹھیں!......ساری عورتیں ہنسنے لگیں، پھر یک دم ہی ادھر خاموشی چھا گئی......ان میں سے ایک ماں جی مخاطب ہوئی......

'' ہم نے بھی عام عورتوں والے خواب دیکھے تھے......ہمیں بھی کپڑوں اور زیورات کا شوق تھا......لیکن جب ہمارے رب کی پکار ہوئی تو ہم نے اپنے شوہروں کے لبیک کہنے پر ان کا ساتھ دیا، محض اللہ رب العزت کی خوشنودی کی خاطر......آج اس عارضی زندگی کے آرام کو تج دیں گی تو ان شاء اللہ اخروی اور مستقل آرام ہمارا مقدر ہوگا......اگر ہمارے شوہروں میں سے کوئی شہید ہو جائے تو ہم شہید کی بیوہ ہوتے ہوئے اس بات پر پُرسکون رہتی ہیں

10 جنوری: صوبہ ہلمند............صدر مقام لشکر گاہ............پولیس اور انٹیلی جنس دفتر پر 2 فدائی مجاہدین کا استشہادی حملہ............18 اہل کار ہلاک

کہ اللہ نے اپنی راہ میں ہمیں قبول کیا...... آخر کو جب شہدا کو حوریں ملیں گی تو ہم ان کی سردار ہوں گی ...... یہ بہت بڑا اعزاز ہے!'' سب ہنس پڑی ...... ماں جی ایک انوکھی دنیا میں پہنچ گئی تھیں...... کچھ باتیں انہیں سمجھ آتی اور کچھ کو وہ سمجھنے کی کوشش میں ناکام ہو جاتیں لیکن ایمانی کیفیت کی لذت ان کو بھی محسوس ہوتی...... ماں جی کے لیے نئے ماحول کی اجنبیت مٹ چکی تھی اور وہ 'ایمان کی دنیا میں' خوش تھیں......

....

وہ امیر صاحب کی دعوت پر اپنے لختِ جگر سے ملنے آئے تھے...... پورے تین سال کے بعد ان کا بیٹا محاذ سے واپس آیا تھا...... امیر صاحب کے اصرار کے باوجود وہ گھر جانے کو تیار نہ ہوا تو باہمی مشاورت کے بعد ماں جی اور ابا جی کو ادھر بلوایا گیا تھا...... ادھر آ کر انہیں معلوم ہوا کہ ان کے لیے ایک اور مسرت آمیز لمحہ انتظار میں ہے...... ان کے لیے یہ بے حد خوشی کی بات تھی کہ عبدالرحمٰن نے شادی کی حامی بھری تھی...... جس کے لیے ان دونوں کو ادھر بلایا گیا تھا۔ آج امیر صاحب نے ابا جی سے مل کر یہی بات ان کے گوش گزار کی تھی...... ابا جی خوش بھی تھے، کچھ تذبذب کا شکار بھی!...... لیکن بیٹے کی خوشی اور امیر صاحب کی سفارش پر حامی بھر لی......

جمعۃ المبارک بعد نماز عصر نکاح مسنونہ ہونا قرار پایا...... ابا جی کے برعکس ماں جی کسی بھی قسم کے تذبذب کا شکار ہوئیں نہ وسوسوں کا۔ بلکہ بیٹے کے اس فیصلے پر بے حد خوش ہوئیں کہ اس نے اپنے مقصدِ زندگی سے ہم آہنگ فرد کو ہی اپنا ساتھی بنانے کے لیے ترجیح دی...... خواتین نے ماں جی کو اُن کی ہونے والی بہو سے ملوا دیا تھا۔ وہ کسی شہید کی بہن تھی! ماں جی نے اس رشتے کو اپنے لیے اعزاز سے کم نہ سمجھا اور فرطِ جذبات سے اپنی بہو کی پیشانی چوم لی......

بیٹے کی شادی کے معاملے میں ماں جی کے تاثرات ابا جی کے لیے کافی حیران کن تھے...... آخر رہا نہ گیا اور پوچھ ہی بیٹھے ''تم نے تو بیٹے کی شادی کے معاملے میں جو بھی سوچا تھا، حقیقت اس کے تو بالکل برعکس ہے، پھر اتنا اطمینان کیونکر؟...... ماں جی نے ابا جی کی بات سن کر کوئی تاثر نہ دیا، دیر تک ابا جی کی طرف دیکھتی رہیں...... جیسے اپنی بات نپے تلے انداز میں کرنے کے لیے الفاظ کا چناؤ کرنے میں مصروف ہوں...... لیکن اماں جی کچھ نہ بولیں اور ابا جی سب کچھ ہی سمجھ گئے......

....

خوشبوؤں میں بسے کمرے میں ہم سفر پہلی دفعہ ایک دوسرے کے روبرو تھے...... مردانہ لہجے کی گھمبیر آواز نے اس فسوں کو توڑا ''ہمارے اس رشتے کی بنیاد ایمان و یقین ہے، اللہ نے اسی میں ہمارا ساتھ رکھا ہے، اس رہ گزر کی پر پیچ وادیوں میں میری شریک سفر بننے پر شکریہ، امید ہے کہ مجھے مایوس نہیں کریں گی''...... عبدالرحمٰن نے وعدہ لینے کے لیے پھیلی فراخ ہتھیلی پر نرم ہاتھ کا لمس محسوس کیا...... تشکر کے احساس سے آنکھیں اشک بار ہو گئیں...... ایمان و یقین کے ایک نئے دلکش سفر کا آغاز ہو گیا تھا۔

اماں جی نے ولیمے کے بعد ہی واپسی کا ارادہ کر لیا تھا، دل کے کونے میں ایک خواہش تھی کہ بہو کو بھی کچھ دن اپنے ساتھ رکھ لیں، ابھی سوچ ہی رہی تھیں کہ بیٹے سے اپنی خواہش کا اظہار کریں گی کہ ابا جی نے امیر صاحب کا پیغام سنایا کہ بہو اور بیٹا ہمارے ساتھ چلیں گے اور کچھ عرصہ گزار کر واپس آئیں گے۔

واپسی کا کاررواں چل پڑا تھا...... وہی رستے، ویسے ہی لوگ، سیاسی باتوں کی گھٹن، تن آسانی کی دنیا، بس خوشی ماں باپ کے ساتھ چند دن گزارنے کی تھی ورنہ اب ایسے ماحول میں گزارا کرنا بہت دشوار تھا...... عبدالرحمٰن اماں اور ابا جی کی تبدیلی پر بہت خوش تھا، اللہ کی رحمتوں کا شکر گزار تھا کہ والدین کو بھی سمجھ عطا کر دی اور ہم سفر بھی اسی رہ گزر کا ملا دیا۔

....

بیٹے بہو کے ساتھ گزارے گئے لمحے اماں جی کو بہت یاد آتے...... ابا جی کے انتقال کے بعد سے اماں جی بہت خاموش ہو گئی تھیں...... عبدالرحمٰن ' ابا جی وفات کے فوراً بعد واپس ہو لیا تھا...... جب کہ کچھ عرصہ بعد بہو بھی اسی بستی میں واپس چلی گئی...... اماں جی بس اپنے رب سے راز و نیاز میں ہی مصروف رہتیں یا اپنے گیارہ ماہ کے پوتے سے ملنے کے دن گنتیں...... اس کے پیدا ہونے کے بعد سے اپنے پاس رہنے تک کی یادیں بار بار دہراتیں اور زندگی کی دعائیں دیتیں...... اماں جی کی اس محبت کو دیکھ کر دوسرے بچے کہتے کہ ہم کو تو آپ بھول ہی گئی ہیں...... اماں جی ہولے سے مسکرا دیتیں، نفی میں سر ہلاتیں اور کہتیں '' سب یاد ہو لیکن میرا عبدالرحمٰن اور پوتا مصطفیٰ سب پھولوں میں گلاب کے پھول ہیں، ہر وقت ان کی خوشبو محسوس ہوتی ہے''...... سارے مسکرا اٹھتے، اماں جی کی محبت کے رنگ دیکھ کر۔

سرزمین جہاد کی چھوٹی سی بستی کا ننھا مجاہد آج اپنی دادی کو یاد کر رہا تھا...... تازہ تازہ ملاقاتوں کا اثر تھا یا شاید دادی کی محبت کی شدت...... باپ سے بار بار کہتا کہ '' دادی ماں! کو بلا لیں میرے پاس''...... ماں باپ مسکراتے اور اگلی ملاقات کے دلاسے دیتے، زندگی یوں ہی رواں تھی، عبدالرحمٰن محاذ پر تھا جب کہ ماں اور ننھا بیٹا اپنے محاذوں پر خوش و مطمئن۔

....

شام کی سرخی کے پھیلنے سے پہلے پہلے عبدالرحمٰن گھر پہنچ جانا چاہتا تھا...... دل عجیب طرح سے دھڑک رہا تھا، دو تین دنوں سے مسلسل جیٹ طیاروں کی بم باری جاری تھی...... دل ہی دل میں حفاظت کی دعاوں کا ورد کرتے دروازے کو دستک دینے پر

4 دسمبر: صوبہ پکتیکا...........صدر مقام ضلع گردیز...........ریموٹ کنٹرول بم حملہ...........ایک فوجی گاڑی تباہ...........5 افغان فوجی ہلاک 10 جنوری: صوبہ ہلمند

ام مصطفیٰ کو نہ پایا تو دل بہت زور کا دھڑکا......دروزے کو دھکا دے کر اندر داخل ہوا تو ام مصطفیٰ کو آمد کی خبر ہوئی، تسلی دی کہ سب خیریت سے ہے بس صبح سے بخار سا تھا تو بستی کی دوسری بہنوں کے پاس تھی، باجی عائشہ نے طبیعت کی وجہ سے اپنے پاس ہی روک لیا تھا مجھے کچھ چیزیں لینے کے لیے آنا پڑا...... مصطفیٰ ادھر ہی سو گیا ہے......عبدالرحمٰن کو اطمینان سا ہوا......ام مصطفیٰ مزید گویا ہوئی لیکن آج کی رات خطرے سے خالی نہیں، آج بھی بم باری کا خطرہ ہے...... باجی عائشہ سحری تک محفوظ مقام پر منتقل ہو رہی ہیں، دوسری بہنوں کے ساتھ......عبدالرحمٰن کو نقل مکانی کا اندازہ تھا......اچانک ہی فضا میں گڑگڑاہٹ کا شور ہوا......عبدالرحمٰن کے چہرے پر سکینت تھی، ام مصطفیٰ کا ہاتھ تھام کر بس وہی وعدہ یاد دلایا، جنتوں کے تصور میں دونوں اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو گئے ...... جہازوں کی گڑگڑاہٹ کا شور قریب آ چکا تھا اور پھر روحیں اپنے معبودِ حقیقی سے جا ملیں۔

....

اماں جی کا کمرہ خوشبوؤں سے مہک رہا تھا...... مسحور کن ماحول اور اماں جی کا نورانی چہرہ...... پوتے کو اپنے ساتھ چمٹاتے ہوئے بے خود سی ہو گئیں...... بہت والہانہ محبت تھی! بیٹا بہو تو خوشبو بن کر کمرے میں بس چکے تھے......شہید کی ماں کا اعزاز خوب جچ رہا تھا!......سارے بچوں میں وہی گلاب کا پھول ثابت ہوا تھا، مصطفیٰ کا ماتھا چومتے ہوئے اماں جی اپنے رب سے دعا مانگتی جاتی......''اللہ میرے بیٹے کی شہادت کو قبول کرنا، اس کی نسل کو بھی اسی سچّے رستے پر چلانا''......روکے گئے آنسوؤں کا بند ٹوٹ چکا تھا، دیر تک سسکتی رہیں، مصطفیٰ دادی کی گود میں ہی سو گیا تھا......''رب کے آگے پھیلے ہاتھ کبھی خالی نہیں لوٹتے امی! میں آپ کے پاس ہی ہوں''......عبدالرحمٰن ہولے ہولے ماں کو تسلی دے رہا تھا......اماں جی نے عبدالرحمٰن کا محل دیکھا تو بہت خوش ہوئیں، گود میں لیٹا مصطفیٰ بھی مسکرا رہا تھا جیسے باپ سے مستیاں کر رہا ہو......اماں جی نے پوتے کو نرم بوسہ دیا، آس پاس عبدالرحمٰن کی خوشبو محسوس ہو رہی تھی......شہید کی خوشبو ہمیشہ کے لیے قلب و روح میں رچ بس گئی تھی، بس اپنے رب کا انعام مل چکا تھا!!!

☆☆☆☆☆

بقیہ: مجاہدین کا غلبہ اور صلیبی سامانِ حرب کا ''لنڈا بازار''

ابراہم ٹینک جن پر امریکی فوج فخر کرتی تھی اور جن کی افغانستان میں آمد کے وقت امریکی فوجی یہ کہتے نہیں تھکتے تھے کہ اس ٹینک کے آگے کوئی بھی نہیں ٹھہر سکتا، آج ۱۲ ہزار ڈالر کے عوض نیلام میں دستیاب ہے۔ نیلام میں ایسے ٹینک اور فوجی گاڑیاں بھی شامل ہیں جن میں معمولی سا مسئلہ تھا لیکن واپسی کے جھنجھٹ سے بچنے کے لیے انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر کے بیچا جا رہا ہے۔

آج امریکہ کے لیے افغان جنگ بہت نازک صورت حال پر پہنچ چکی ہے۔ ایک طرف طالبان کا اثر و رسوخ اور حملے بڑھتے جا رہے ہیں اور دوسری طرف افغان عوام کے دل جیتنا تو دور کی بات، خود امریکی عوام بھی امریکی فوجی مشن سے نالاں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ جس کے غرور کی انتہا نہیں تھی آج جھک کر انہی ''دہشت گردوں'' سے مذاکرات کی اپیلیں کر رہا ہے جن کے بارے میں کبھی کہا جاتا تھا کہ ''دہشت گردوں سے کسی صورت مذاکرات نہیں ہوں گے''۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: لبنانی ریسٹورنٹ میں صلیبیوں کی درگت

ان مرتدین کا معاملہ بھی عجیب ہے، یہ عقل و شعور سے بالکل فارغ ہوتے ہیں اور جب مجاہدین ان کو سبق سکھانے کے لیے ان کی گردنوں پر سوار ہوتے ہیں تو یہ ''غیر ملکی ایجنٹوں'' کے حملوں کا واویلا شروع کر دیتے ہیں......انہیں تو حوصلہ مندی سے جنگ کرنی آتی ہے نا ہی صبر سے جوابی وار سہنے کا طریقہ ہے...... یہ صرف کرزئی ہی کا معاملہ نہیں بلکہ امت مسلمہ کی گردنوں پر سوار عالم اسلام کے تمام حکمرانوں کی یہی ذہنی کیفیت ہے کہ کفار کے ساتھ مل کر، اُن کی صف اول میں خود کو شمار کر کے امت مسلمہ کو جی بھر کر زخم لگاؤ لیکن جب مجاہدین کی طرف سے جوابی کارروائی ہو تو اِن پاکیزہ صفت مجاہدین پر اُنہی صلیبی و کفری طاقتوں کا ایجنٹ ہونے کا ٹھپہ لگا دو، جن کی چاکری نے خود اِنہیں امت سے ہر طرح کی خیانت پر آمادہ و تیار کیا......

خوئے غلامی کی اسیر اس پست ذہنیت کے حامل گمان کرتے ہیں کہ اعلیٰ و ارفع مقاصد کے حصول کے لیے اور امت کے دفاع کی خاطر میدانوں میں نکلنے والے مجاہدین بھی اِن ہی کی طرح دو دو ٹکے اور چند سو ڈالروں کے عوض اپنی عزت و ناموس کو کفار کے ہاں رہن رکھنا گوارا کر لیتے ہیں! ان کے کردار جس قدر بے وقعت ہیں اُسی قدر ان کی سوچ بھی نیچ اور بے مایہ ہے......لیکن امت اپنے محسنوں کو پہچان رہی ہے اور غداروں کے چہروں سے بھی نقاب سرکتے چلے جا رہے ہیں......اپنی جانوں سے گزرنے والے اور کفر کو پیہم ضربیں لگا کر مضمحل و بے جان کرنے والوں کے روشن کردار بھی دنیا کے سامنے ہیں، صلیبی لشکروں کی چاکری میں عمریں بتانے، درہم و دینار اور ڈالر و پاؤنڈ کی چمک کے بدلے ایمان کی گنج ہائے گراں مایہ کا سودا کر لینے والوں کے قبیح چہرے بھی عیاں ہو رہے ہیں!

☆☆☆☆☆

10 جنوری: صوبہ ہرات......................ضلع شیدنڈ......................مجاہدین کی اینٹی ایئر کرافٹ گن سے فائرنگ......................ایک ڈرون طیارہ مار گرایا

محاذوں کی جانب......

نعمان حجازی

خلافت عثمانیہ کے سقوط کو ایک صدی ہونے کو آئی ہے۔ یہ صدی اپنے اندر بہت انفرادیت رکھتی ہے اس لیے کہ اس ایک صدی نے وہ کچھ دیکھا ہے جو اس سے پہلے کئی صدیوں پر محیط ہوا کرتا تھا۔ اسی ایک صدی نے خلافت کے جانے کے ساتھ ہی قبلہ اوّل بیت المقدس کو کفار کے قبضے میں جاتے دیکھا۔ مسلم خطوں کو کفار مملکتوں کے ہاتھوں اور نام نہاد مسلمان فوجیوں کی مدد سے کیک کے ٹکڑوں کی صورت بٹتے بھی دیکھا۔ اور پھر انہی چھوٹے چھوٹے مسلم ٹکڑوں پر کفار کے ہی آلہ کاروں کو دہائیوں تک حکومت کرتے بھی دیکھا۔ انہی نام نہاد مسلمان فوجیوں کو جنہوں نے اس امت کا شیرازہ بکھیرہ انہی چھوٹی چھوٹی مسلم مملکتوں کا پاسبان ونگہبان بنتے بھی دیکھا۔

پھر اسی ایک صدی نے بڑی بڑی عرب ریاستوں کو چیونٹی جتنے اسرائیل کے ہاتھوں پٹتے بھی دیکھا اور جزیرۃ العرب اور ہمارے مقدس مقامات میں کافر فوجوں کو رعونت کے ساتھ چڑھتے بھی دیکھا۔ اسی ایک صدی نے امت کے وسائل کو کافروں کے ہاتھ مفت بٹتے بھی دیکھا اور عراق میں بھوک اور بیماری سے دس لاکھ بچوں کو مرتے بھی دیکھا۔

جہاں ایک طرف یہ صدی کفار کے ان مظالم کی شاہد ہے، وہیں اس صدی نے مسلمانوں کو کافروں کا ذہنی غلام بنتے بھی دیکھا اور کفریہ افکار، ان کے معاشی، معاشرتی وسیاسی نظریات کے آگے سر تسلیم خم کرتے، انہیں اپناتے اور اپنا بناتے بھی دیکھا۔ یہ صدی اس شرمناک امر کی بھی شاہد ہے کہ کیسے اسلام کے نام لیواؤں نے دعوت و جہاد کا شرعی راستہ چھوڑا اور کفریہ سیاسی نظامِ جمہوریت کو اسلام کا لبادہ اوڑھا کر اپنے آپ کو مکمل طور پر کافروں کا غلام ثابت کیا۔ اس صدی کے سینے میں ایک سیاہ داغ یہ بھی ہے کہ اس نے مسلم امت کو اپنی تہذیب وتمدن پس پشت ڈال کر کفریہ تہذیب وتمدن کو اپناتے اور اس پر فخر کرتے، اور سیکولرزم اور ماڈرنزم کے نام پر الحاد کی گمراہیوں میں برضا ورغبت گرتے بھی دیکھا۔

لیکن جہاں اس صدی نے اتنے مظالم اور مسلمانوں کی شرمناک پستی اور غلامی دیکھی وہیں اسی ایک صدی نے چند ابطالِ عظیم کے ہاتھوں روس کے 'سرخ ریچھ' کو ٹکڑوں میں بکھرتے بھی دیکھا۔ اور پھر گیارہ ستمبر کے عظیم معرکوں کی صورت میں دنیا کی تاریخ اور نقشے کو بدلتے بھی دیکھا۔ یہ صدی شاہد ہے کہ کیسے ان عظیم معرکوں کی بدولت کافر ممالک اور ان کے مرتد حواریوں کا غرور خاک میں مل گیا۔ وہ جنہیں اپنی طاقت اور بے پناہ وسائل پر ناز تھا اسی صدی نے انہیں معاشی بحرانوں کی دلدلوں میں گردن تک دھنستے بھی دیکھا۔ اور پھر جب ان مغربی کافر طاقتوں کو اپنی جان کے لالے پڑے اور ان کی گرفت مسلم خطوں پر سے کمزور پڑی تو پھر اسی ایک صدی نے ان خطوں میں انقلابات کو ابھرتے اور بپھرتے بھی دیکھا۔

تین دہائیاں قبل جب اسلام کے چند ابطالِ عظیم نے کفر کے سرداروں کے خلاف جہاد کا جھنڈا بلند کیا تھا......اس وقت محاذ صرف افغانستان تک محدود تھا لیکن آج انہی ابطالِ عظیم کی بے پناہ قربانیوں اور جہاد کی برکتوں سے یہ محاذ افغانستان کے پہاڑوں سے نکل کر ایک طرف اپنے ہمسایہ علاقوں پاکستان اور شیشان میں مضبوط ہوا، دوسری طرف عراق سے شروع ہوتے ہوئے ساری عرب دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور یمن میں اپنی جڑیں مضبوط کرتا ہوا، سعودی عرب، فلسطین، اور اب شام، تیونس، لیبیا، اور مصر تک پھیل گیا۔ ادھر تیسری طرف افریقہ میں صومالیہ میں مجاہدین نے اپنے جھنڈے گاڑھے، مالی اور نائیجیریا تک پھیلا اور مغرب اسلامی، الجزائر میں اپنے آپ کو مضبوط کیا۔

اگر پچھلے تیس سالوں سے مسلم امت میں آنے والی اس تبدیلی کی لہر کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں نظر آئے گی کہ مسلم امت کو کفار کی غلامی سے نکال کر اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے راستے پر ڈالنے کا سارا سہرا چند نوجوانانِ امت کے سر جاتا ہے جنہوں نے اپنے مال، جان، والدین، اولاد غرض ہر ایک چیز کو، جو اُن کا آج تھا، اس امت کے کل پر قربان کر دیا۔ کل سویت یونین کا شیرازہ بکھیرنے والے بھی نوجوان ہی تھے، ستمبر کے عظیم معرکوں کے ذریعے کفر کی بنیادوں تک کو ہلا دینے والے بھی نوجوانانِ امت ہی تھے اور آج پورے عرب میں امریکہ اور سارے کفار کے غلام آمروں کے خلاف انقلاب برپا کرنے والے بھی نوجوان ہی ہیں۔

انہی نوجوانانِ امت کی قربانیوں کی بدولت اللہ کے فضل وکرم سے آج کوئی مسلم خطہ ایسا نہیں جہاں جہاد پھل پھول نہ رہا ہو۔ لیکن منزل آج بھی بہت دور ہے۔ امت کے کچھ چنیدہ نوجوانوں نے جہاد کو اس مقام تک تو پہنچا دیا، لیکن آج بھی امت کے نوجوانوں کی اکثریت اپنی ذمہ داریوں سے بے پرواہ ہے۔ اسی لیے یہ جہاد پوری اسلامی دنیا میں پھیلنے کے باوجود قحط الرجال کا شکار ہے اور نوجوانانِ امت سے ان کی بے اعتنائی اور بے رغبتی کا شکوہ کرتا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۶۸ پر)

11 جنوری: صوبہ ہلمند.................ضلع مارجہ.................مجاہدین کا افغان فوج پر حملہ.................8 افغان فوجی ہلاک اور کئی زخمی

یہ کیمپ زعتری ہے!

اردن میں موجود شامی مہاجرین کے کیمپ زعتری سے ایک مسلمان بہن کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''میں آپ کو کیمپ زعتری میں خوش آمدید کہتی ہوں......اُردن کے صحرا میں خوش آمدید!

یہ تاریخ کی سب سے بڑی اور سخت ترین جیل کہلائی جاسکتی ہے...... یہاں موت' بھوک ،سردی ، بیماری اور بے بسی کی صورت میں آزادی سے بچوں بوڑھوں اور عورتوں کے گرد چکر لگاتی ہے...... یہاں بسنے والوں کے متعلق ضمیر مردہ ہیں،انسانیت گم ہوگئی ہے اور ہمدردی کے دو بول بھی کسی کے پاس نہیں......

یہ کیمپ زعتری اصل میں تو شامی مسلمانوں کا قبرستان ہے ۔ جہاں زندگی موت سے مشابہت رکھتی ہے۔ یہ زعتری ہے، جہاں بھوکوں اور یتیموں کے منہ سے لقمے کھینچ لیے جاتے ہیں...... بیماروں اور زخمیوں سے دوائیاں اچک لی جاتی ہیں۔اور ہر ایک کو مرنے کے لیے بے یار و مددگار چھوڑ دیا جاتا ہے۔یہاں شامی مسلمانوں کی عزت دار قوم ذلیل کی جارہی ہے اور اس پر کوئی ترس نہیں کھاتا۔ہمیں یہاں قید کرنے والے جلاد اور پیٹوں کے پجاری آتے ہیں۔

یہاں معالجین کے نام پر باقی رہنے والی عزتِ نفس کے ڈاکو ہیں! یہاں اٹلی کی طرف سے قائم کیا گیا اردنی ہسپتال ہے۔اس کیمپ میں ڈاکٹری کا ایک اور معنی ہے جس کا انسانیت سے کوئی تعلّق نہیں ہے۔ یہاں بیماروں کے لیے سختی اور ذلت جب کہ اطبا کے ہاں تکبر اور درندگی ہی نظر آتی ہے۔

یہاں ایسا علاج معالجہ کا ایسا نظام ہے کہ ہر طرف متعدی بیماریاں پھیلی ہوئی ہیں اور ان متعدی بیماریوں کو اپنی نااہلی چھپانے کے لیے ایڈز کا نام دے دیا گیا۔ یہاں ایسا مریض تھا جو ڈاکٹروں کی لاپرواہی کی وجہ سے فوت ہوگیا لیکن ڈاکٹروں نے اُسے ایڈز کی بیماری سے فوت ہونے والا قرار پایا۔

کیا کسی بے بس اور جاں بلب مسلمان کو ذلت کے کچوکے لگانے کی اس سے زیادہ کوئی اور سبیل ہوسکتی ہے کہ اُسے 'ایڈز زدہ' قرار دے دیا جائے! ہلاکت ہو تم پر تمہارے لیے دردناک عذاب ہے۔

اے مردہ ضمیر والے اہل عرب! عفت مآب خواتین کے حلق سے نکلنے والی چیخیں' جو مُردوں کو قبروں سے نکالنے کی طاقت رکھتی ہیں' تم تک نہیں پہنچتیں؟ انسانی بھیڑیے ہم پر اپنی درندگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ وہ کسی معصوم بچی، بیوہ اور دوشیزہ پر ترس نہیں کھاتے۔

یہاں زعتری میں عورتوں کی عزتوں سے کھیلا جاتا ہے......عورتیں اغوا کی جاتی ہیں اور ان سے زیادتیاں کی جاتی ہیں۔اور پھر ان کی نعشیں خیموں کے پیچھے پھینک دی جاتی ہیں۔ جو مرد ان سب مظالم پر آواز اٹھاتے ہیں' اُن پر'' بدامنی پھیلانے' کا الزام دھر کر شام کی طرف واپس دھکیل دیا جاتا ہے...... پھر میڈیا پر خبر دی جاتی ہے کہ عوام مالی امداد کے لیے ان سب چیزوں کا سودا کر رہی ہے۔

کیمپ زعتری میں غلاموں اور لونڈیوں کا بازار سجتا ہے۔عورتوں کو شادی کی آڑ میں دھوکہ دیا جاتا ہے۔ وہ ان آزاد عورتوں کی کمزوری کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں ان کے پاس اسباب کی کمی کی وجہ سے یہ انہیں اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں...... اللہ ان مسلمانوں کو بدترین بدلہ دے جو یہ سب کر رہے ہیں۔

شامی قوم...... یہ اصطلاح ان لوگوں کے لیے استعمال کی جاتی تھی جنہوں نے اپنے گھروں، ہسپتالوں اور دلوں کو تنگ دستی اور خوش حالی ہر دو صورتوں میں تمام مسلمان قوموں کے لیے کھولے رکھا......مگر آج اُن پر ہر طرح کے دروازے بند کر دیے گئے۔ جنہیں شامی قوم مہمان کہتی تھی آج وہ انہیں پناہ گزیں کا لقب دیتے ہیں۔شامی قوم نے ان کی عزت کی تھی، آج وہ انہیں ذلیل کر رہے ہیں......شامیوں کے گھر جن کے لیے کھلے تھے آج انہوں نے اپنے گھروں کو بند کر دیا ہے......حتیٰ کہ زعتری کے دروازوں کو بھی بند کر دیا گیا ہے تاکہ زعتری میں پناہ لینے والا کوئی فرد باہر نہ نکل سکے اور اور ایسے سخت اور شدید پہرے دار بٹھائے ہیں جو ذرہ برابر رحم نہیں کرتے۔

میں اس کے بعد کیا کہہ سکتی ہوں......

اللہ کا دروازہ کھلا ہے وہ کبھی بند نہیں ہوگا......

یہ زعتری ہیں جہاں صبح شام کھوپڑیوں کی آوازیں گونجتی ہیں......

حسبنا اللہ و نعم الوکیل''

☆☆☆☆☆

11 جنوری: صوبہ بلمند......ضلع مارجہ......مجاہدین کا افغان فوج پر حملہ......8 افغان فوجی ہلاک اور کئی زخمی

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔ اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی و مالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد و شمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

16 دسمبر

☆ صوبہ کنڑ کے ضلع شیگل میں مجاہدین نے فوجی چوکیوں اور امریکی ٹینک پر حملہ کر کے 4 افغان فوجی اور کئی امریکی فوجی قتل کر دیے جب کہ ٹینک تباہ ہوا۔

☆ صوبہ کاپیسا کے ضلع نجراب میں افغان سپیشل فورس نے مجاہدین پر حملہ کیا۔ اس حملے میں 6 سپیشل برانچ کے فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

☆ صوبہ ننگرہار کے ضلع چپرہار میں مجاہدین نے زوردار دھماکوں میں 7 افغان فوجیوں کو ہلاک اور 5 کو زخمی کر دیا جب کہ 3 گاڑیاں بھی تباہ ہو گئیں۔

17 دسمبر

☆ صوبہ کنڑ کے ضلع اسمار میں افغان فوج کا ایک ٹینک بم دھماکے سے تباہ ہو گیا۔ جس سے اس میں سوار 4 فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆ صوبہ زابل کے ضلع شاہ جوئی میں نچلی پرواز کرنے والے ایک ہیلی کاپٹر کو مجاہدین نے اینٹی ایئر کرافٹ گن سے تباہ کر دیا۔ جس سے اس میں سوار 8 فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆ صوبہ لوگر کے ضلع محمد آغا میں افغان فوجیوں پر مجاہدین کے حملے میں 4 فوجی ہلاک ہوئے۔

18 دسمبر

☆ صوبہ ننگرہار کے ضلع طورخم میں تین شہیدی جوانوں نے اتحادی فوج کے سپلائی پارکنگ اڈے پر بڑا فدائی حملہ کر کے 102 بڑے ٹینک 22 سپلائی کنٹینرز، 14 آئیل کنٹینرز 48 ٹریلر اور دیگر سامان تباہ کر دیا جب کہ لڑائی میں کئی فوجی بھی ہلاک ہو گئے۔

☆ صوبہ ہلمند کے ضلع مارجہ میں مجاہدین نے دو چوکیوں پر حملہ کر کے 5 افغان فوجیوں کو قتل کر دیا اور کئی کو زخمی کر دیا۔

☆ صوبہ زابل کے ضلع ارغنداب میں مجاہدین نے ایک افغان گشتی پارٹی پر حملہ کر کے 5 فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

19 دسمبر

☆ صوبہ قندہار کے ضلع شاہ ولی کوٹ میں مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک مجاہدین کے نصب کردہ بم دھماکے سے تباہ ہو گیا جس سے 5 فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆ صوبہ لوگر کے ضلع پُل عالم میں مجاہدین نے ایک امریکی ڈرون کو تباہ کر دیا۔

20 دسمبر

☆ صوبہ ننگرہار کے ضلع خوگیانی میں مجاہدین نے ایک چوکی پر حملے میں 4 فوجیوں کو ہلاک اور کئی کو زخمی کر دیا۔

☆ صوبہ کابل کے ضلع سروبی میں ایک فوجی سپلائی قافلے پر مجاہدین نے حملہ کر کے 2 آئل ٹینکر جلا دیے۔

21 دسمبر

☆ صوبہ لوگر کے ضلع چرخ میں مجاہدین نے ایک فوجی چوکی پر حملہ کر کے 2 فوجیوں کو ہلاک اور 1 کو زخمی کر دیا۔

☆ صوبہ قندہار کے ضلع میوند میں مجاہدین نے دو امریکی ٹینکوں کو بارودی دھماکے سے تباہ کر دیا۔ جس سے دشمن کو بھاری جانی نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔

☆ صوبہ کنڑ کے ضلع شیگل میں مجاہدین نے ایک ریسٹ ہاوس پر حملہ کر کے 4 فوجیوں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا جب کہ ریسٹ ہاوس تباہ ہو گیا۔

☆ صوبہ ننگرہار کے ضلع بٹی کوٹ میں مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کر کے 4 امریکیوں اور 8 افغان فوجیوں کو ہلاک کیا۔

☆ صوبہ ننگرہار کے ضلع بٹی کوٹ میں مجاہدین نے ایک ڈرون تباہ کر کے ملبہ اپنے قبضے میں لے لیا۔

22 دسمبر

☆ صوبہ ننگرہار کے ضلع خوگیانی میں مجاہدین نے چوکی قائم کرنے کے لیے آنے والے فوجیوں پر راکٹوں سے حملہ کر دیا جس سے 2 گاڑیاں تباہ اور 2 فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆ صوبہ زابل کے ضلع شاہ جوئی میں مجاہدین نے بارودی سرنگ دھماکہ میں افغان فوج کا ایک ٹینک تباہ کر دیا

☆ صوبہ قندہار کے ضلع میوند میں مجاہدین نے ایک فوجی کاروان پر حملہ کیا۔ جس سے 3 ٹینک تباہ اور کئی فوجی ہلاک ہو گئے۔

23 دسمبر

☆صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں مجاہدین نے افغان فوجی پیدل دستوں پر گھات لگا کر حملہ کر کے 3 فوجیوں کو ہلاک اور کئی کو زخمی کر دیا۔

☆صوبہ میدان وردک کے ضلع سید آباد میں مجاہدین کی نصب کردہ ایک بارودی سرنگ سے ٹکرا کر رینجرز گاڑی تباہ ہوگئی۔ جس سے 6 اہل کار لقمہ اجل بن گئے۔

☆صوبہ لغمان کے ضلع علینگار میں مجاہدین پر چھاپہ مارنے کے دوران جوابی کاروائی میں 6 امریکی فوجی ہلاک اور 2 زخمی ہوگئے۔ مجاہدین نے کافی سامان غنیمت کیا۔

24 دسمبر

☆صوبہ لغمان کے ضلع قرغئی میں مجاہدین نے 3 رینجرز گاڑیاں بم دھماکوں میں تباہ ہو گئیں جب کہ 6 اہل کار لقمہ اجل بن گئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نوزاد میں رینجرز کی گاڑی مجاہدین کے نصب کردہ بم سے تباہ ہوگئی۔ جس سے اس میں سوار 7 اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع مارجہ میں مجاہدین نے کمین لگا کر افغان فوجیوں پر حملہ کیا جس سے 8 فوجی ہلاک ہوگئے۔ جب کہ دو ٹینکوں کو تباہ کر دیا گیا۔

25 دسمبر

☆صوبہ کابل کے ضلع سروبی میں مجاہدین نے ایک پیدل افغان واتحادی فوجی دستے پر حملہ کر کے کم از کم 5 اتحادی اور افغان فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں مجاہدین نے ایک افغان فوجی ٹینک کو بم دھماکے سے تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار 5 فوجی ہلاک ہوگئے۔

26 دسمبر

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں مجاہدین نے حملہ کر کے 5 فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

☆صوبہ فراہ کے ضلع فراہ رود میں مجاہدین نے حملہ کر کے رینجرز گاڑی کو تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار 6 فوجی ہلاک ہوگئے۔

27 دسمبر

☆صوبہ کابل سے متصل پُل چرخی شہر میں مجاہدین نے حملہ کر کے نیٹو سپلائی پارکنگ میں کھڑے 8 ٹریلر تباہ کر دیے جن پر ٹینک اور اسلحہ لدا ہوا تھا۔

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع بٹی کوٹ میں حال ہی میں قائم ہونے والی ایک چوکی پر حملہ کر کے مجاہدین نے 4 فوجیوں کو قتل کر دیا۔

☆صوبہ کابل میں ایک مجاہد نے اپنی بارود سے بھری گاڑی لا کر ایک امریکی قافلے سے ٹکرا دی جس سے 12 فوجی ہلاک اور 5 گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں ایک بم دھماکے میں 3 افغان فوجی ہلاک ہوگئے۔

28 دسمبر

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں مجاہدین نے ایک فوجی کانوائے پر حملہ کر کے 7 گاڑیاں تباہ اور 6 ٹریلر کو جلا کر راکھ کر دیا۔ جب کہ جھڑپ میں کئی فوجی بھی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ خوست میں لگاتار 16 بم دھماکوں میں 2 سپیشل انٹیلی جنس اہل کاروں سمیت 9 فوجی ہلاک ہوگئے ہیں۔ جب کہ 3 گاڑیاں بھی تباہ ہوگئیں۔

☆صوبہ لغمان کے ضلع کرغئی میں مجاہدین نے ایک رینجرز گاڑی کو بارودی دھماکے سے تباہ کر دیا جس سے 4 فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع لشکرگاہ میں مجاہدین نے حملہ کر کے کم از کم 6 فوجیوں کو ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نادعلی میں مجاہدین نے پیدل دستوں پر حملہ کر کے 6 فوجی ہلاک اور کئی زخمی کر دیے۔

29 نومبر

☆صوبہ پکتیکا کے صدر مقام گردیز میں ایک زوردار دھماکہ ہوا جس سے 4 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔ جب کہ ایک فوجی گاڑی مکمل تباہ ہوگئی۔

☆صوبہ اروزگان کے ضلع چنارتو میں مجاہدین نے طیارہ شکن گن سے فائرنگ کر کے ایک ڈرون مار گرایا۔

30 نومبر

☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکرگاہ میں ایک امریکی فوجی گاڑی تباہ ہوگئی۔ جس سے اس میں سوار 4 فوجی ہلاک ہوگئے۔

یکم جنوری

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نوزاد میں ایک رینجرز گاڑی بم دھماکے سے تباہ ہوگئی۔ جس سے 5 فوجی اہل کار ہلاک ہوگئے۔

2 جنوری

☆صوبہ قندھار کے ضلع پنجوائی میں امارت اسلامیہ نے افغان فوج کی ایک گاڑی کو بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگئی۔ جس سے کم از کم 4 اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ میدان وردک کے ضلع سید آباد میں مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا جس سے 6 سکیورٹی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

3 جنوری

☆صوبہ ہرات کے ضلع شینڈنڈ میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں 5 افغان فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع چپری ہار میں مجاہدین نے ایک افغان فوجی کانوائے پر راکٹوں سے حملہ کیا جس سے 2 ٹینک تباہ اور 4 فوجی زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ خوست کے ضلع شیر علی میں مجاہدین نے انٹیلی جنس کی ایک گاڑی کو بارودی سرنگ سے نشانہ بنایا جس سے 4 اہل کار ہلاک اور 2 زخمی ہو گئے۔

4 جنوری

☆صوبہ ننگر ہار کے ضلع بٹی کوٹ میں ایک امریکی ٹینک مجاہدین کی نصب کردہ بارودی سنگ کا نشانہ بنا جس میں 3 امریکی فوجی موقع پر ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ ننگر ہار کے ضلع غنی خیل میں مجاہدین کی ایک فدائی ٹیم نے امریکی انٹیلی جنس دفتر کو نشانہ بنایا لڑائی میں 25 امریکی کمانڈوز ہلاک ہوئے۔ جب کہ عمارتوں کو بھی نقصان پہنچا۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع مقر میں مجاہدین نے ایک اتحادی و امریکی مشترکہ گشتی پارٹی کو حملے کا نشانہ بنایا جس سے ایک امریکی اور 2 افغان فوجی ہلاک ہو گئے جب کہ 2 شدید زخمی ہیں۔

5 جنوری

☆صوبہ ننگر ہار کے ضلع چپری ہار میں مجاہدین نے حملہ کر کے ایک بکتر بند ٹینک تباہ کر دیا جس سے 3 نیٹو فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ میں اتارے گئے نیٹو اہل کاروں کے خلاف مجاہدین کے آپریشن میں ایک بکتر بند گاڑی کو تباہ کیا گیا جس سے اس میں سوار 3 نیٹو فوجی ہلاک ہوئے۔

6 جنوری

☆صوبہ ننگر ہار کے ضلع خوگیانی میں مجاہدین نے ریموٹ بم حملے میں ایک بکتر بند گاڑی تباہ کر دی جس سے اس میں سوار 5 فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں مجاہدین کی نصب کردہ ایک بارودی سرنگ پھٹنے سے ٹینک تباہ جب کہ اس میں سوار تمام 5 فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں مجاہدین کے حملے میں 5 فوجی ہلاک ہو گئے۔ مجاہدین نے چوکی پر قبضہ کر لیا جب کہ کافی مال غنیمت کیا۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع شلگر میں مجاہدین نے ایک سپلائی کانوائے پر حملہ کر کے دو گاڑیاں کو تباہ کر دیا۔ جب کہ لڑائی میں 7 سکیورٹی گارڈ ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ ہرات کے ضلع شیڈنڈ میں مجاہدین نے حملہ کے لیے آنے والے چینوک ہیلی کاپٹر پر چاروں اطراف سے حملہ کر کے تباہ کر دیا جب کہ اس میں موجود تمام فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع شلگر میں ایک فدائی مجاہد نے ایک چوکی سے اپنی بارود سے بھری گاڑی ٹکرا دی جس سے امن لشکر کے 27 جنگجو ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

7 جنوری

☆صوبہ کنڑ کے نورگل ضلع میں مجاہدین نے رینجرز کی گاڑی کو بم دھماکے سے تباہ کر دیا۔ جس سے اس میں سوار 5 اہل کار ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ خوست کے صدر مقام خوست میں ایک فوجی گاڑی سڑک کنارے نصب بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہو گئی۔ جس سے 6 اہل کار ہلاک ہو گئے۔

8 جنوری

☆صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں ایک ٹینک مجاہدین کی بچھائی بارودی سرنگ کا نشانہ بن گیا جس سے اس میں سوار 4 ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

9 جنوری

☆صوبہ ہلمند کے ضلع میوند میں مجاہدین کے ساتھ ایک شدید جھڑپ میں امریکی فوج کا ٹینک تباہ ہو گیا جس سے اس میں سوار تمام فوجی ہلاک ہو گئے۔

10 جنوری

☆ضلع غازی آباد میں افغان فوج کی ایک بیس پر مجاہدین نے اچانک حملہ کر دیا۔ جس سے 2 فوجی ہلاک اور 2 زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ میں 2 فدائی مجاہدین نے پولیس اور انٹیلی جنس آفس پر حملہ کر کے 18 اہل کاروں کو قتل کر دیا۔ جب کہ عمارت کو بھی نقصان پہنچا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک کو بارودی دھماکے سے تباہ کر دیا۔ جس سے اس میں سوار 5 فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ ہرات کے ضلع شیدنڈ میں مجاہدین نے فائرنگ کر کے ایک ڈرون طیارہ مار گرایا۔

11 جنوری

☆صوبہ ہلمند کے ضلع مارجہ میں مجاہدین نے ایک بڑے حملے میں 8 افغان فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ میں امریکی فوج کا ایک ٹینک روڈ کنارے نصب بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا۔ جس سے 4 فوجی ہلاک ہو گئے۔

12 جنوری

☆دارالحکومت کابل میں ایک فدائی مجاہد نے پولیس کی ٹریننگ پارٹی پر حملہ کر کے کئی ٹریننز اور پولیس اہل کاروں کو ہلاک کر دیا جب کہ کئی گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔

☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ میں مجاہدین نے متعدد مقابلوں میں 12 افغان فوجیوں کو ہلاک کرنے کے ساتھ ساتھ 2 ٹینک اور گاڑیوں کو بھی تباہ کر دیا۔

13 جنوری

☆صوبہ کنڑ کے ضلع چپہ درہ میں مجاہدین نے افغان فوج کی ایک بیس ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے شدید حملہ کیا۔ جس سے 11 اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

14 جنوری

☆صوبہ خوست کے ضلع صابری میں مجاہدین نے افغان فوج کے کیمپ پر 8 میزائل داغے کیے جو اہداف پر لگنے سے 8 فوجی لقمہ اجل بن گئے۔

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے!!!

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۲۳ دسمبر: جنوبی وزیرستان کی تحصیل برمل میں ایف سی گاڑی کو بارودی سرنگ کا نشانہ بنایا گیا۔اس دھماکے میں ۴ ایف سی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۷ دسمبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائیزئی کے علاقے شامیں بارودی سرنگ دھماکہ میں بائیزئی امن کمیٹی کا ایک اہل کار زخمی ہوگیا۔ جب ایک اور بارودی سرنگ دھماکہ میں ایف سی کے ۲ اہل کاروں اور بائیزئی امن کمیٹی کے ۲ مزید اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۹ دسمبر: شمالی وزیرستان میں میرعلی میران شاہ روڈ پر ریموٹ کنٹرول بم حملے میں سرکاری ذرائع نے ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی تصدیق سرکاری ذرائع نے کی۔

۲ جنوری: ٹانک وانا روڈ پر پولیس موبائل پر ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ میں سرکاری ذرائع نے ایک پولیس اہل کار کے ہلاک اور ۳ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۸ جنوری: پشاور میں رنگ روڈ پر فائرنگ سے سرکاری ذرائع نے ایس ایچ او سمیت ۳ پولیس اہل کاروں کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۸ جنوری: جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا میں فوج کی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں سیکورٹی ذرائع نے ۳ فوجیوں کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی۔

۱۰ جنوری: سوات میں مٹہ کے علاقے بامہ خیل میں پولیس اہل کار کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا۔

۱۲ جنوری: مسلم لیگ ن کے رہنما امیر مقام کے قافلے پر شانگلہ کے علاقے مارتونگ میں بارودی سرنگ حملہ کیا گیا۔اس حملے میں امیر مقام کی حفاظت پر مامور ۶ پولیس اہل کار ہلاک ہوئے۔

۱۲ جنوری: پشاور کے نواحی علاقے بڈھ بیر میں اے این پی کے رہنما میاں مشتاق کو ۳ ساتھیوں سمیت قتل کر دیا گیا۔

۱۴ جنوری: ڈیرہ اسماعیل خان میں کولاچی میں روڑی روڈ پر پولیس موبائل کے قریب ریموٹ کنٹرول دھماکے میں ایس ایچ او کولاچی سمیت ۷ اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۴ جنوری: پشاور کے نواحی علاقے ریگی میں بارودی سرنگ دھماکہ ہوا۔سرکاری ذرائع نے ایک پولیس اہل کار کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی۔

۱۵ جنوری: خیبر ایجنسی کی تحصیل لنڈی کوتل کے علاقے بازار ذخہ خیل میں امن لشکر کے دو اہل کاروں کی بم دھماکے میں ہلاکت کی تصدیق کی گئی۔

۱۶ جنوری: شانگلہ کی تحصیل چکیسر کے علاقے ڈاوٹ میں پولیس چوکی کو دھماکے سے اڑا دیا گیا۔سرکاری ذرائع نے ۲ پولیس اہل کاروں کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۱۶ جنوری: شانگلہ کی تحصیل چکیسر کے علاقے سرکول میں پولیس تھانہ بشام کی موبائل کو ریموٹ کنٹرول بم حملے کا نشانہ بنایا گیا۔سرکاری ذرائع نے ایس ایچ او سمیت ۶ اہل کاروں کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۱۶ جنوری: خیبر ایجنسی کی تحصیل لنڈی کوتل میں خاصہ دار فورس کی گاڑی کو بارودی سرنگ دھماکہ میں تباہ کر دیا گیا۔سرکاری ذرائع نے ایک اہل کار کے ہلاک اور نائب صوبے دار کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۹ جنوری: بنوں کی فوجی چھاؤنی میں فدائی عملیہ کے نتیجے میں ۱۰۰ سے زائد فوجی افسر اور اہل کار ہلاک ہوئے۔

۲۱ جنوری: ہنگو کے علاقے توراوڑی میں لیویز چیک پوسٹ پر فائرنگ سے ایک لیویز اہل کار کی ہلاکت کی تصدیق کی گئی۔

۲۱ جنوری: کرم ایجنسی کے علاقے کنڈاؤ تالاب میں چیک پوسٹ پر حملے میں ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک ہونے کی خبر جاری کی گئی۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے

۲۶ دسمبر: شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ میں ماچس گاؤں میں ایک مکان پر امریکی جاسوس طیاروں نے ۲ میزائل داغے۔جس کے نتیجے میں ۴ افراد شہید ہوگئے۔

☆☆☆☆☆

11 جنوری: صوبہ ہلمند.....................صدر مقام لشکر گاہ.....................بارودی سرنگ دھماکہ.....................امریکی فوج کا ایک ٹینک تباہ.....................4 فوجی ہلاک

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

نوید صدیقی

تعلیمی اداروں اور فوج میں خواتین سے زیادتی کے بڑھتے واقعات تشویش کا باعث ہیں: اوباما

امریکی صدر اوباما نے کہا ہے کہ ''خواتین کو جنسی تشدد کا نشانہ بنانا سنگین جرم ہے جو کسی صورت قبول نہیں، خواتین کو ہراساں کرنا یا انہیں جنسی طور پر اذیت پہچانا بنیادی انسانی حقوق کے خلاف ہے۔ فوج میں خواتین کو جنسی تشدد کا نشانہ بنانے کے بڑھتے واقعات کے خلاف لڑ رہے ہیں جب کہ اس کی روک تھام کے لیے بھرپور کوششیں جاری ہیں۔ تعلیمی اداروں میں نوجوان لڑکیوں کی حفاظت کے لیے وائٹ ہاؤس میں ٹاسک فورس قائم کی گئی ہے جو طالبات کی سیکورٹی کو یقینی بنائے گی''۔ واضح رہے کہ وائٹ ہاؤس کی جانب سے جاری ہونے والی حالیہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ تعلیمی اداروں اور فوج میں ہر پانچ خواتین میں سے ایک کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

اسرائیل کی سیکورٹی اولین ترجیح ہے: جان کیری

امریکی وزیر خارجہ جان کیری مقبوضہ بیت المقدس میں اسرائیلی وزیر اعظم کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے نے ایک مرتبہ پھر واضح کیا ہے کہ ''اسرائیل کی سیکورٹی ہمارے ایجنڈے میں سرفہرست ہے''۔

ایران ہمارا دشمن نہیں، حسن روحانی سے ملاقات کے لیے تیار ہوں: اسرائیلی صدر

اسرائیلی صدر شمعون پیریز نے کہا ہے کہ ''میں ایران کے صدر حسن روحانی کے ساتھ ملاقات کے لیے تیار ہوں، ایران ہمارا دشمن نہیں''۔

ڈرون حملے پاکستانی حکومت کی مرضی سے ہورہے ہیں: امریکی سینیٹر

امریکی ایوان نمائندگان کے ڈیموکریٹ رکن فرینک پیلون نے کہا ہے کہ ''ڈرون حملے پاکستان کی حکومت کی مرضی اور تعاون سے ہو رہے ہیں۔ ڈرون حملے اب تک انتہائی موثر ثابت ہوئے ہیں اور بڑی تعداد میں دہشت گردوں کا صفایا کر دیا گیا ہے۔ یہ حملے پاکستان کی مرضی، رضامندی اور تعاون سے کیے گئے، ان سے پاکستان کی خودمختاری اور سلامتی متاثر نہیں ہوتی''۔

یقینی بنائیں گے کہ انتہا پسندی شام سے برطانیہ نہ آئے: جسٹن گریننگ

برطانیہ کی وزیر برائے امور بین الاقوامی ترقی جسٹن گریننگ نے کہا ہے کہ ''برطانوی حکومت یہ بات یقینی بنانے کی کوشش کر رہی ہے کہ شام سے انتہا پسندی برطانیہ تک نہ پہنچ جائے''۔

پاکستان امریکی سٹریٹجک مذاکرات دونوں ملکوں کے مفاد میں ہیں: امریکی محکمہ خارجہ

امریکی محکمہ خارجہ کی ترجمان جین ساکی نے کہا ہے کہ ''پاکستان اور امریکہ کے درمیان سٹریٹجک مذاکرات دونوں ملکوں کے مفاد میں ہیں، پاکستان کے ساتھ نئے جذبے کے ساتھ سٹریٹجک مذاکراتی عمل دونوں ملکوں کے مفاد میں ہے''۔

افغان طالبان سے ہتھیار پھینک کر امن مذاکرات شروع کریں: امریکہ کی اپیل

وائٹ ہاؤس کے ترجمان جے کارنی نے کہا کہ ''کابل میں غیر ملکی ریسٹورنٹ پر طالبان کا حملہ انتہائی افسوس ناک اور قابل مذمت ہے۔ طالبان ہتھیار پھینک کر مذاکرات شروع کریں، جنگ ختم کرنے کا یہی پرامن راستہ ہے''۔

طالبان کا اگلا ہدف بھارت ہو گا: ایم کے نارائن

بھارت کی قومی سلامتی کے سابق مشیر اور مغربی بنگال کے گورنر ایم کے نارائن نے کہا ہے کہ ''طالبان کا اگلا ہدف بھارت میں ہوگا۔ اگر افغانستان میں کام کرنے والے طالبان جیسے عسکریت پسند گروہ افغانستان میں اقتدار حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ان کا اگلا نشانہ بھارت ہوگا''۔

نواز شریف نے کرزئی پر زور دیا کہ سیکورٹی معاہدہ کرلیا جائے: جیمز ڈوبنز

امریکی نمائندہ خصوصی جیمز ڈوبنز نے کہا ہے کہ ''پاکستانی وزیر اعظم نواز شریف نے افغان صدر کرزئی پر زور دیا ہے کہ ۲۰۱۴ء کے بعد امریکی فوج رکھنے کا معاہدہ کرلیا جائے۔ امید ہے بھارت حامد کرزئی کو سیکورٹی معاہدے پر دستخط کے لیے منالے گا''۔

☆☆☆☆☆

12 جنوری: دارالحکومت کابل..................ایک فدائی مجاہد کا پولیس کی ٹریننگ پارٹی پر حملہ..................متعدد ٹریز اور پولیس اہلکار ہلاک..................کئی گاڑیاں تباہ

اک نظر ادھر بھی

صبغۃ الحق

امریکہ ہمارا آقا ہے:مولا بخش چانڈیو

پیپلز پارٹی کے رہنما سینیٹر مولا بخش چانڈیو نے کہا ہے کہ ''امریکہ ہمارا آقا ہے اورآقا کے ہرحکم کو بجالانا ہماری مجبوری ہے، ڈاکٹرشکیل آفریدی کی رہائی اور امریکی امداد لینے کوتو دل نہیں کرتا لیکن امداد لیےاور رہا کیے بغیر اورکوئی راستہ نہیں ہے''۔

پالیمانی کمیٹی نیٹو کے محفوظ انخلا کے سلسلے میں برسلز روانہ

۲۰۱۴ء میں افغانستان سے اتحادی افواج کے محفوظ انخلا پر بات چیت کے لیے نیٹو نے پارلیمانی کمیٹی کو برسلز طلب کرلیا۔سینیٹر مشاہد حسین کی قیادت میں پی پی پی، اے این پی، ایم کیوایم اور مسلم لیگ کے پارلیمنٹیرینز کا ۷ رکنی وفد برسلز پہنچا۔ جہاں اُسے نیٹو کے فوجی ہیڈکوارٹر میں بریفنگ دی گئی اوررواں سال افغانستان سے نیٹو کے انخلا میں پاکستان سےتعاون کے معاملے پرغور کیا گیا۔

صرف پولیو ویکسین ہی کیوں؟

مختلف عالمی اداروں کی رپورٹوں کے مطابق پاکستان میں مختلف بیماریوں کے باعث جاں بحق ہونے والے بچوں میں سے ۵۱فی صد سانس کی بیماریوں،۱۶فیصد ملیریا، ۱۵فی صد ہیضہ اور پیٹ کی بیماریوں جب کہ ۸ فی صد بچے ہیپاٹائیٹس کی بیماری سےفوت ہوتے ہیں......

اس کے باوجود امریکہ اور ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن خطرناک بیماریوں کی بجائے پاکستانی بچوں کوصرف پولیو کے قطرے پلانے پر بضد ہیں جب کہ ملک بھر میں متذکرہ بالا چار بیماریوں میں مبتلا بچوں کی تعداد ایک کروڑ سے زائد ہے،اس کے برعکس پولیو کے متاثرہ بچے صرف دودرجن ہیں۔دودرجن بچوں کی آڑ میں چارکروڑ سے زائد بچوں کو پولیو کےقطرے پلانے پراصرار کس لیے؟پولیو ویکسین میں آخرایسا کیا ہے جو ہر بچے کی رگوں میں ڈالنا ضروری ہے؟

پنجاب کے ۱۰ تعلیمی ادارے قادیانی جماعت کو دینے کا فیصلہ

حکوت پنجاب کی جانب سے تین اضلاع میں واقع ۱۰سرکاری تعلیمی ادارے قادیانی جماعت کودینے کا فیصلہ کرلیا گیا۔نومبر کے آخری ہفتے میں قادیانی جماعت کا ایک وفد مرزا سلیم الدین کی قیادت میں پنجاب کی ایک اعلیٰ شخصیت سے ملا جس کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا۔ان دس اداروں میں سے ۵ ضلع چنیوٹ، ۲ گجرات، ۲سیالکوٹ اور ایک گوجرانوالہ میں واقع ہے۔

پیپلز پارٹی ملک بھر کے گرجا گھروں کے لیے فنڈ جمع کرے گی: بلاول زرداری

پیپلز پارٹی کا چیئرمین بلاول زرداری نے کہا ہے کہ''پیپلز پارٹی اقلیتوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ہم ملک بھرکےگرجا گھروں کے لیےفنڈ جمع کریں گے''۔

کیا پاکستان میں شریعت کی گنجائش ہے؟:کائرہ

پیپلز پارٹی کے رہنما اور سابق وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات قمر زمان کائرہ نے کہا ہے کہ''جب طالبان پاکستان کے آئین اور نظام کوکفر کہتے ہیں اور شریعت کا نفاذ چاہتے ہیں تو کیا پاکستان میں شریعت کی گنجائش ہے؟ پھر کس بات پر مذاکرات ہوں گے؟''۔

سابق آئی جی نویدملک کو وی آئی پی کا درجہ مل گیا

پرویز مشرف کے بعد خیبر پختونخواہ میں اسلحہ سکینڈل میں اربوں روپے ڈکارنے والے سابق آئی جی ملک نوید کوبھی وی آئی پی کا درجہ دے دیا گیا اور اسے جیل سے بیماری کے بہانے لیڈی ریڈنگ ہسپتال منتقل کردیا گیا۔

برطانیہ نے پاسپورٹس کی لوٹ سیل لگا دی

برطانوی حکومت کی مالی صورت حال کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس نے اپنے پاسپورٹس کی لوٹ سیل لگا دی ہے،اس سہولت سےصرف امیر افراد ہی فائدہ اٹھاسکیں گے۔ برطانیہ کی مائیگریشن ایڈوائزری کمیٹی نے اپنا نیا منصوبہ جاری کیا ہے جس کے مطابق برطانوی حکومت ہراس شخص کو ویزا دے سکتی ہے جس کے پاس برطانیہ میں سرمایہ کاری کے لیےکئی ملین پاؤنڈز ہوں۔کمیٹی کی جانب سے ایک ملین، ۵ ملین اور ۱۰ ملین پاؤنڈز کے بونڈ خریدنے والوں یا سرمایہ کاری کرنے والوں کو پیش کش کی گئی ہے جس کےتحت وہ دو، تین یا پانچ سالوں کے لیے رہائش کی درخواست کرسکتے ہیں۔

دنیا بھر کے غریبوں کی نصف پونچی پر ۸۵افرادقابض ہیں

برطانوی خیراتی ادارے'اوکس فیم' نے اپنی رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ گزشتہ ایک سال میں عالمی افق پر امیر،امیر تر اورغریب،غریب تر ہوئے ہیں۔دنیا کے

12 جنوری:صوبہ ہلمند......................صدر مقام لشکرگاہ..........افغان فوجی قافلے پرمجاہدین کا حملہ...................12افغان فوجی ہلاک.........2ٹینک اور گاڑیاں بھی تباہ

۲۴ ممالک سے تعلق رکھنے والے ۱۸۵ امیر و کبیر افراد، دنیا بھر کے غریبوں کی نصف پونجی پر قابض ہیں۔ ان امرا کے اثاثے ایک کھرب ۷۰ ارب ڈالر تک جا پہنچے ہیں۔ جب کہ غریب ملکوں کو ہر سال ۶۰۰ ارب ڈالر سود کی مد میں ادا کرنا پڑتا ہے۔

ہزاروں مسلمانوں کا قاتل سابق اسرائیلی وزیراعظم شیرون مر گیا

صابرہ اور شتیلا کا قصائی، ہزاروں مسلمانوں کا قاتل سابق اسرائیلی وزیراعظم ایریل شیرون ۸ سال تک کومہ میں رہنے کے بعد ۸۵ سال کی عمر میں مر گیا۔

اقوام متحدہ نے ویٹی کن کو بدکردار پادریوں کا محافظ قرار دے دیا

کلیسائے روم کے وفد کی اقوام متحدہ کی کمیٹی برائے تحفظ اطفال کے روبرو پیشی کے موقع پر کمیٹی ارکان نے کلیسا کو بدکردار پادریوں کا محافظ قرار دیتے ہوئے کلیسائے روم سے سوال کیا کہ وہ کیوں کر پادریوں کے ہاتھوں معصوم بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات کو مجرمانہ فعل قرار دینے کے بجائے محض اخلاقیات پر حملہ قرار دیتے اوران مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث پادریوں اور کارڈینل کو پولیس کارروائیوں سے تحفظ فراہم کرتے ہیں؟ واضح رہے کہ کلیسائے روم کی جانب سے امریکہ اور یورپ میں اوباش پادریوں کے ہاتھوں زیادتی کا نشانہ بننے والے بچوں کو مجموعی طور پر ۱۴ ارب ۶۰ کروڑ ڈالر ہرجانہ ادا کیا جا چکا ہے۔ پادریوں کے ہاتھوں زیادتی کے شکار افراد کی مدد کے لیے سرگرم آن لائن جریدے ''ویٹی کن کرائمز'' کی ایک رپورٹ کے مطابق صرف امریکہ میں پادریوں کے ہاتھوں زیادتی کا نشانہ بننے والے بچوں کی تعداد ایک لاکھ ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: محاذوں کی جانب

ایک طرف ان محاذوں پر نوجوانانِ امت کی کمی ہے تو دوسری طرف برما، تھائی لینڈ اور آسام (انڈیا) کے وہ مسلمان بھی چیخ چیخ کر نوجوانانِ امت کو پکار رہے ہیں جن کو چند دنوں کے اندر ہزاروں کی تعداد میں ذبح کر دیا گیا۔ آج اگر برما، تھائی لینڈ، اور آسام میں ہزاروں مسلمان کٹ رہے ہیں، آج اگر مشرقی ترکستان میں چینی مظالم کی انتہا کر رہا ہے تو اس کی ساری کی ساری ذمہ داری اس امت کے ان نوجوانوں پر ہی پڑتی ہے جو ساری امت کو بھول کر اور اپنی ذمہ داریوں کو بھلا کر دنیا کی رنگینیوں میں مگن ہیں اور انہیں سوائے اپنی دنیا بنانے، مال کمانے اور دنیا میں عیش کرنے کے کسی چیز کی پرواہ نہیں۔

ان نوجوانوں کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ آج اگر وہ مظلوموں کی آہ و بکا پر کان نہیں دھر رہے اور ان کی مدد کے لیے نہیں اٹھ رہے تو وہ اس بھول میں نہ رہیں کہ یہ وقت ان پر کبھی نہیں آئے گا، اگر وہ واقعی میں مسلمان ہیں تو یاد رکھیں کہ اگر آج انہوں نے کفر کا ہاتھ نہ روکا تو کل یہ ہاتھ خود ان پر بھی پڑنے والا ہے۔

تو اے نوجوانانِ امت!

آیئے اور کفر کے سرداروں کے خلاف سجے ان محاذوں میں شامل ہو جایئے۔ کل تک تو محاذ صرف ایک علاقے تک محدود تھا، کل تک تو کوئی یہ کہہ بھی سکتا ہوگا کہ وہ محاذ تک پہنچنے کا راستہ نہیں پاتا۔ لیکن آج محاذ آپ کے گھروں کے دروازوں تک پہنچ چکا ہے۔ اسلام نصرت کے حصول کے لیے آپ کے دروازے پر دستک دے رہا ہے۔ اس کی دستک پر لبیک کہنا اور غلبۂ اسلام اور شریعت کی حکمرانی کی جدوجہد میں اپنا کردار ادا کرنا آپ کا اولین فریضہ ہے۔

اے نوجوانانِ امت!

اگر آپ محاذوں تک جانے کا راستہ جاننا چاہتے ہیں تو اپنے دلوں میں اخلاص پیدا کریں کیونکہ محاذوں کی طرف جانے کا ہر راستہ آپ کے اپنے دل سے نکلتا ہے۔ اپنے دلوں میں غلبۂ اسلام اور اپنے مظلوم مسلمانوں کی مدد کا جذبہ پیدا کریں رستے آپ کے سامنے خود بخود کھلتے چلے جائیں گے۔

اے نوجوانانِ امت!

اٹھیں، اپنی قدر پہچانیں، اپنے مقام کو سمجھیں، اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کا احساس کریں اور شریعت کی حکمرانی کے لیے، مسلم علاقوں کی بازیابی کے لیے، اپنے مظلوم مسلمانوں کی نصرت کے لیے اور سب سے بڑھ کر اللہ کی رضا اور اس کی جنتوں کے حصول کے لیے نکلیں۔

محاذ پکار رہے ہیں!!!

☆☆☆☆☆

''آج ہمارے اکثر بھائی ہمیں خطرات سے ڈراتے ہیں لیکن جان لیجیے! حقیقی خطرہ تو قبر میں ہے۔۔۔۔۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُسے ہمارے لیے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنادے۔۔۔۔۔ حقیقی خطرہ تو حساب اور قیامت کے اُس دن کا ہے جس نے بہر حال قائم ہو کر رہنا ہے! کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا کے خطرات سے بچتے بچتے آپ اُس دن کے خطرات میں گِھر جائیں، آپ کی عمر لے دے اور قیل وقال میں گزر جائے اور آپ لا الہ الا اللہ کی نصرت سے پیچھے بیٹھے رہیں''۔

شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ

13 جنوری: صوبہ کنڑ.......ضلع چپہ درہ.......مجاہدین کا افغان فوج کی ایک بیس پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے شدید حملہ.......11 افغان اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی

مجاہد لوگ

دین اپنے پہ جان اپنی فدا کرتے ہیں
ہم زیست کا حق یوں بھی ادا کرتے ہیں

جس دن سے ڈرایا ہمیں دشمن نے قضا سے
ہم موت سے اب روز ملا کرتے ہیں

وہ سجدہ جو امت پہ بہر طور تھا واجب
اُس حکم کی سَر دے کے قضا کرتے ہیں

جس خون کے گرنے سے گریں ساری خطائیں
اُس خون کے گرنے کی دعا کرتے ہیں

کہیں تیغ ، کہیں قلم ، کہیں بات ، کہیں چُپ
جو بھی کرتے ہیں قسم ہم کو بجا کرتے ہیں

جو کہہ دیں بڑے کہہ دیں اُنہیں کہنے کا حق ہے
سر خم کیے چُپ چاپ سنا کرتے ہیں

ڈگمگاتے نہیں پاؤں لہو دیکھ کے اپنا
میداں میں یہ حالات ہُوا کرتے ہیں

جس زور سے آئے تندی بادِ مخالف
ہم اور بھی تب اونچا اڑا کرتے ہیں

اپنے وجدان سے پا لیتے ہیں جو رازِ شہادت
سو جان کو اک جان گنا کرتے ہیں

(وسیم حجازیؔ)

کیا پاکستان اسلام کا قلعہ؟

عالم ربانی مولانا ولی اللہ کابل گرامی شہید رحمہ اللہ، پاکستان کے دستور کے بارے میں فرماتے ہیں:

وهم يدعون انها دولة اسلامية، بل هی حصن الاسلام۔ واما فی نفس الامر، فلست دولة باكستان دولة اسلامية، ولادار اسلام لان دستورها دستور كفری، وبالصلوة والصيام واقامة الجمعة والاعياد لا تكون اسلامية، والا فتكون دول اوروبا وامريكا وغيرها دولة اسلامية بعين هذا الدليل:

هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ

(آل عمران: ١٦٧)۔

(اعلام الاعلام بمفهوم الدين والاسلام اور رفع الحجاب عن مضار الجمهورية والانتخاب،

ص: ٣٣٣-٣٣٤)

''وہ (لوگ جو) بالعموم دعویٰ کرتے ہیں کہ پاکستان ایک اسلامی ریاست بلکہ اسلام کا قلعہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اربابِ حکومت کچھ بھی کہیں، نہ تو پاکستان ایک اسلامی ملک ہے، نہ ہی یہ کسی طرح دارالاسلام کہلا سکتا ہے، کیونکہ اس کا دستور ایک کفری دستور ہے۔ محض نماز، روزے اور جمعہ وعیدین کی ادائیگی سے کوئی خطہ دارالاسلام نہیں بن جاتا، وگرنہ تو عین اسی دلیل کی بنا پر یورپ اور امریکہ کے بھی بہت سے علاقے دارالاسلام قرار پائیں گے۔ (ایسی دلیلیں دینے والوں کے بارے میں قرآنی حکم یہ ہے کہ) یہ اُس دن ایمان کی نسبت کفر سے زیادہ قریب تھے۔ منہ سے وہ باتیں کہتے ہیں جو اُن کے دل میں نہیں ہیں اور جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اللہ اس سے خوب واقف ہے''۔